روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۹

انوار الاسلام ۔ منن الرحمٰن ۔ ضیاء الحق

نور القرآن ہر دو حصہ ۔ معیار المذاہب
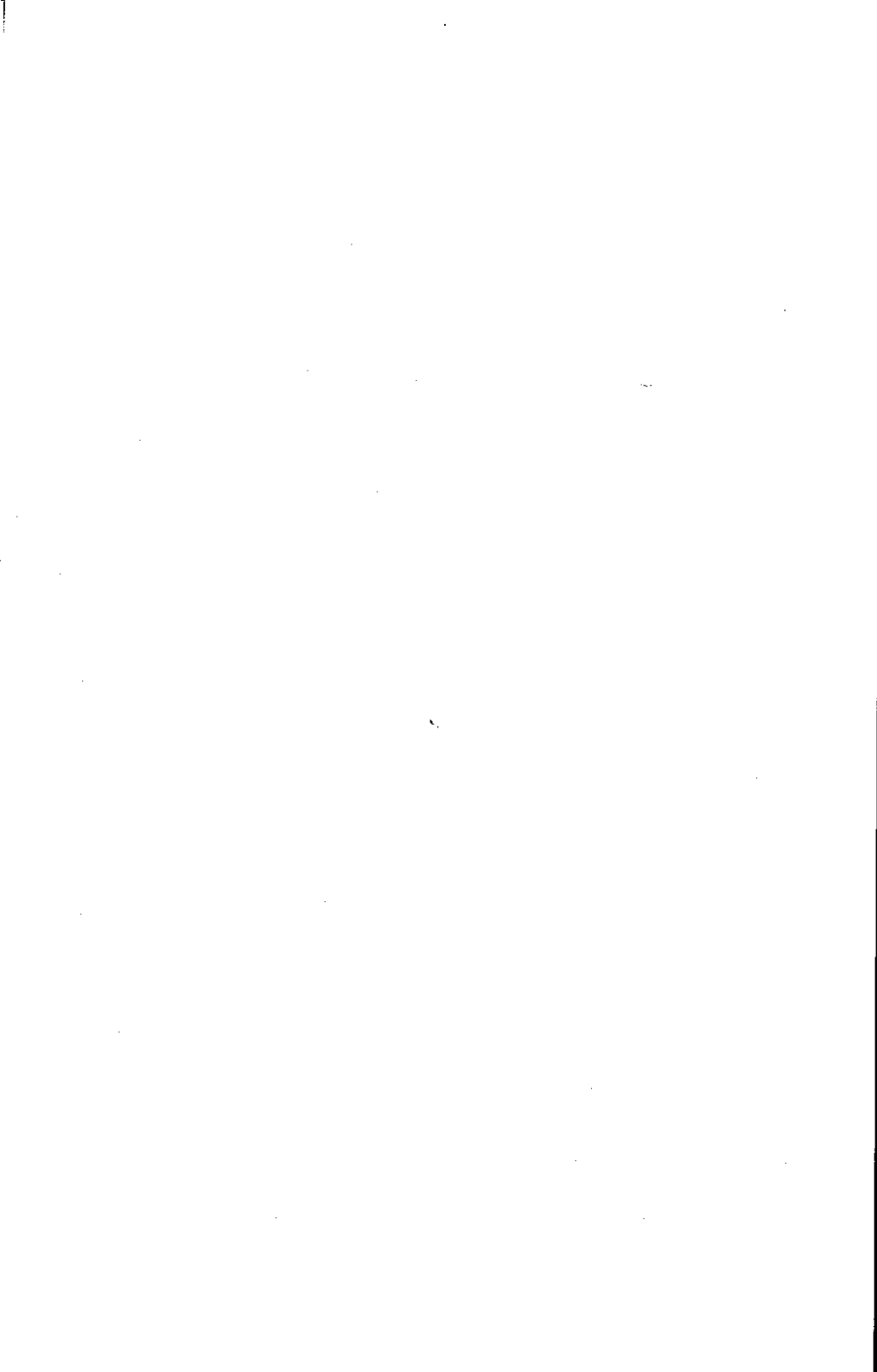
دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ۔ ایڈیشنل ناظر اشاعت

رُوحانی خزائن کی یہ جلد نہم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب انوار الاسلام۔ منن الرحمٰن۔ ضیاء الحق۔ رسالہ نور القرآن ۱ و نور القرآن ۲ اور رسالہ معیار المذاہب پر مشتمل ہے۔ اِن کتب و رسائل کی تاریخ تالیف و اشاعت ۱۸۹۵ء ہے۔

انوار الاسلام و ضیاء الحق

مسٹر عبداللہ آتھم عیسائی مناظر سے متعلق مباحثہ "جنگ مقدس" کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں ہاویہ میں گرایا جائیگا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نکرے۔ جب پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ گذرگئی اور آتھم نہ مرا اور اللہ تعالیٰ نے حسب پیشگوئی رجوع الی الحق کی وجہ سے اُسے مہلت عطا فرمائی تو عیسائیوں نے اِس پر بڑی خوشیاں منائیں اور اُسے عیسائیت کی فتح سمجھ کر ۶ر ستمبر ۱۸۹۴ء کو امرتسر میں آتھم کا جلوس بھی نکالا۔ یہ مقابلہ درحقیقت اسلام اور عیسائیت کا تھا جیسا کہ خود مسیحی اخبار نور افشاں نے بھی لکھا:۔

"مرزا صاحب نے مسیحیوں کے ساتھ مباحثہ اپنے ملہم اور مثیل مسیح ہونے کے بارے میں نہیں کیا بلکہ محمدیت کو مذہب حق اور قرآن کو کتاب اللہ ثابت کرنے اور مسیحیت کو ردّ کرنے کے لئے کیا تھا اور وہ پیشگوئی اختتام مباحثہ پر انہوں نے محمدیت ہی کے مذہب حق اور منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں کی تھی۔" (نور افشاں ۲۰ر ستمبر ۱۸۹۴ء)

لیکن باوجود اِس کے بعض بے غیرت مُلّاؤں اور اُن کے متبعین نے عیسائیوں کے ساتھ مل کر شور و غل اور استہزاء میں برابر کا حصہ لیا اور پیشگوئی کے پورا نہ ہونیکا شور مچایا اور اسپر اعتراضات کئے۔ گندے اور گالیوں سے پُر دل آزار اشتہارات نکالے اور حد درجہ بد زبانی سے کام لیا۔ تب حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نے ان مکفّر ملّاؤں کو ترکی بہ ترکی جواب دیا اور اُن کی اسلام دشمنی کا اِن الفاظ میں تذکرہ فرمایا :-

" بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہیئے اِس بات پر بہت خوش ہوئے ہیں کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک نہیں مرسکا اور مارے خوشی کے صبر نہ کرسکے۔ آخر اشتہار نکالے اور اپنی عادت کے موافق بہت کچھ اُن میں گند بکا۔ اور اس ذاتی بخل کی وجہ سے جو میرے ساتھ تھا اسلام پر بھی حملہ کیا کیونکہ میرے مباحثات اسلام کی تائید میں تھے نہ میر مسیح موعود ہونے کی بحث میں۔ غایت درجہ مَیں اُن کے خیال میں کافر تھا یا شیطان تھا یا دجّال تھا لیکن بحث تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن کریم کے بارے میں تھی۔" (رُوحانی خزائن جلد ہٰذا صلا ۲۴)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پندرہ ماہ کی میعاد گذرتے ہی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو رسالہ انوار الاسلام تحریر فرمایا اور مئی ۱۸۹۵ء میں اِسی موضوع پر رسالہ ضیاء الحق تالیف فرمایا جن میں اِس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور لکھا :-

" کہ خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتا دیا کہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اُس کے رُعب کو تسلیم کرکے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا جس حصّہ نے اُس کے وعدۂ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن بڑے ہاویہ یعنی موت سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا۔" (رُوحانی خزائن جلد ہٰذا صلا ۲)

اور آتھم کے رجوع سے متعلق جو الہامات ہوئے تھے وہ اس رسالہ میں تحریر فرمائے اور قرائن قویّہ سے آتھم کے رجوع بحق ہونے کو ثابت کیا۔ پھر آپ نے چار اشتہار پے درپے شائع کئے جن میں آپ نے اِس شرط پر کہ اگر آتھم مندرجہ ذیل الفاظ میں قسم کھا جائے تو اُس کو ایک ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ پھر دوسرے اشتہار میں اِس انعامی رقم کو دو ہزار اور تیسرے اشتہار میں تین ہزار اور چوتھے اشتہار میں چار ہزار روپیہ کر دیا۔ اور قسم کے الفاظ یہ تھے کہ :-

" پیشگوئی کے دنوں میں ہرگز مَیں نے اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا اور ہرگز اسلام کی عظمت میرے دل پر مؤثر نہیں ہوئی اور اگر مَیں جھوٹ کہتا ہوں تو اے قادر خدا ایک سال تک مجھ کو موت دے کر میرا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر۔"

(رُوحانی خزائن جلد ہٰذا صلا ۳۱۲)

نیز فرمایا:۔

"اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے۔ اور اگر قسم نہ کھادیں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفاء کرکے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔" (رُوحانی خزائن جلد ہذا صفحہ ۱۲)

مزید براں آپؑ نے یہ بھی تحریر فرمایا:۔

"اگر آتھم قسم سے ایک سال تک زندہ سالم رہا تو وہ اس کا روپیہ ہوگا اور پھر اسکے بعد یہ تمام قومیں مجھ کو جو سزا دینا چاہیں دیں۔ اگر مجھ کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کریں تو مَیں عذر نہیں کرونگا۔ اور اگر دنیا کی سزاؤں میں سے مجھ کو وہ سزا دیں جو سخت تر سزا ہے تو مَیں انکار نہیں کرونگا اور خود میرے لئے اس سے زیادہ کوئی رسوائی نہیں ہوگی کہ مَیں اُنکی قسم کے بعد جس کی میرے ہی الہام پر بناء ہے جھوٹا نکلوں۔" (رُوحانی خزائن جلد ہذا صفحہ ۱۲)

مگر آتھم نے قسم کھانے سے گریز کی راہ اختیار کی اور قسم نہ اُٹھائی جس سے اُس کا جھوٹا ہونا اور اللہ تعالیٰ کے الہام کی صداقت کہ آتھم نے رجوع بحق کیا اور اسی وجہ سے وہ موت کے ہاویہ سے بچ گیا دُنیا پر ظاہر ہوگئی۔ اِس طرح آتھم سے متعلق پیشگوئی بڑی آب و تاب سے پوری ہوئی۔ اِس پیشگوئی کو تفصیل سے ہم رُوحانی خزائن جلد گیارہ کے پیش لفظ میں ذکر کریں گے۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ

مِنن الرحمٰن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ علماءِ اسلام کو غفلت میں سوئے ہوئے اور اُنکی بمسدردئ دین اور اس کی خدمت سے عدم توجہی اور دنیا طلبی اور مخالفین کی دین اسلام کے مٹانے کیلئے مساعی اور ان کے حملوں کو دیکھ کر میرا دل بیقرار ہوا اور قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ تب مَیں نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور تضرع سے دُعا کی کہ وہ میری نصرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دُعا کو قبول فرمایا۔ سو ایک دن جبکہ مَیں نہایت بیقراری کی حالت میں قرآن مجید کی آیات نہایت تدبر اور فکر اور غور سے پڑھ رہا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا تھا کہ مجھے معرفت کی راہ دکھادے اور ظالموں پر میری حجت پوری کرے تو قرآن شریف کی ایک آیت میری آنکھوں کے سامنے چمکی اور غور کے بعد مَیں نے اُسے علوم کا خزانہ اور اسرار کا دفینہ پایا۔ مَیں خوش ہوا اور الحمد للہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور وہ آیت یہ تھی۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ..... الخ

اِس آیت کے متعلق مجھ پر کھولا گیا کہ یہ آیت عربی زبان کے فضائل پر دلالت کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی اور قرآن مجید تمام پہلی کتابوں کی ماں ہے اور یہ کہ مکہ مکرمہ اُم الارضین ہے۔

(ملخص از صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۴ روحانی خزائن جلد ہذا)

اللہ تعالیٰ کی اِس راہنمائی کے بعد آپؑ نے کتاب منن الرحمٰن لکھی اور اس کے متعلق آپؑ نے ایک اشتہار دیا جس میں آپؑ نے اِس کتاب کے متعلق لکھا۔

"یہ ایک نہایت عجیب وغریب کتاب ہے جس کی طرف قرآن شریف کی بعض پُرحکمت آیات نے ہمیں توجہ دلائی۔ سو قرآنِ عظیم نے یہ بھی دنیا پر ایک بھاری احسان کیا ہے۔ جو اختلافِ لُغات کا اصل فلسفہ بیان کر دیا۔ اور ہمیں اِس دقیق حکمت پر مطلع فرمایا کہ انسانی بولیاں کس منبع اور معدن سے نکلی ہیں۔ اور کیسے وہ لوگ دھوکے میں رہے جنہوں نے اِس بات کو قبول نہ کیا کہ انسانی بولی کی جڑھ خدا تعالیٰ کی تعلیم ہے۔ اور واضح ہو کہ اِس کتاب میں تحقیق الالسنہ کی رُو سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا میں صرف قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوا ہے جو اُمّ الالسنہ اور الہامی اور تمام بولیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔"

دوسرے لوگوں کی کوششوں کی ناکامی کا جو انہوں نے اپنی زبانوں کو اُمّ الالسنہ ثابت کرنے کیلئے کیں ذکر کرکے فرماتے ہیں:۔

"اب مجھے خدا تعالیٰ کے مقدس اور پاک کلام قرآن شریف سے اِس بات کی ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور اُمّ الالسنہ جس کے لئے پارسیوں نے اپنی جگہ اور عبرانی والوں نے اپنی جگہ اور آریہ قوم نے اپنی جگہ دعوے کئے کہ انہی کی وہ زبان ہے۔ وہ عربی مبین ہے اور دوسرے تمام دعوے دار غلطی اور خطا پر ہیں۔"

پھر اپنی تحقیق اور عربی زبان کے مقابل پر دوسری زبانوں کا ناقص ہونا بیان کرکے فرماتے ہیں:۔

"ہم نے زبان عربی کی فضیلت اور کمال اور فوق الالسنہ ہونے کے دلائل اپنی کتاب میں مبسوط طور پر لکھ دیئے ہیں جو تفصیل ذیل ہیں۔

(۱) عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے (۲) عربی اعلیٰ درجہ کی وجوہِ تسمیہ پر مشتمل ہے۔ جو فوق العادت ہیں۔ (۳) عربی کا سلسلہ اطراد اور مواد اتم اور اکمل ہے (۴) عربی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔ (۵) عربی زبان انسانی ضمائر کا پورا نقشہ کھینچنے کے لئے

پوری پوری طاقت اپنے اندر رکھتی ہے۔

اب ہر ایک کو اختیار ہے کہ ہماری کتاب کے چھپنے کے بعد اگر ممکن ہو تو یہ کمالات سنسکرت یا کسی اور زبان میں ثابت کرے .... ہم نے اس کتاب کے ساتھ پانچہزار روپے کا انعامی اشتہار شائع کر دیا ہے جو فتحیابی کی حالت میں بغیر حرج کے وہ روپیہ اس کو وصول ہو جائیگا۔" (رُوحانی خزائن جلد نہ صفحہ ۳۲۰-۳۲۲)

اس تحقیق سے کہ عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے آپؑ نے اسلام کی عالمگیر فتح کی بنیاد رکھ دی۔کیونکہ عربی زبان کے اُمّ الالسنہ اور الہامی زبان ثابت ہونے سے یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ تمام کتابوں میں سے جو مختلف زبانوں میں مخصوص قوموں کی اصلاح کیلئے انبیاء پر نازل ہوئیں، اعلیٰ اور ارفع، اتم اور اکمل، اور خاتم الکتب اور اُمّ الکتب قرآن مجید ہے اور رسولوں میں سے خاتم النبیین اور خاتم الرسل حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ خیال تھا کہ یہ کتاب دسمبر ۱۸۹۵ء میں شائع ہو جائیگی اور رسالہ ضیاء الحق کو جو مئی ۱۸۹۵ء میں لکھا جا چکا تھا اس کا ایک حصہ بنایا جائیگا لیکن اخبار نور افشاں میں عبداللہ آتھم کی پیشگوئی سے متعلق بعض مضامین کی اشاعت کی وجہ سے ضیاء الحق کے چند نسخوں کا شائع کرنا آپؑ نے مناسب سمجھا۔لیکن افسوس ہے کہ کتاب منن الرحمٰن نا تمام حالت میں رہ گئی اور اسکی اشاعت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد میں جون ۱۹۱۵ء میں ہوئی اور جس حالت میں یہ کتاب آپؑ کی موجودگی میں تھی اُسی صورت میں شائع کر دی گئی۔مگر اس تحقیق کے متعلق آپ کے بعض خدام نے اپنی کوششیں جاری رکھیں چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے ایک مختصر کتاب "اُمّ الالسنہ" لکھی۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اصولوں پر مفصل ریسرچ کی سعادت مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور خلف الرشید حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی جنہوں نے برسوں کی محنت وکاوش سے دُنیا کی مشہور زبانوں سنسکرت۔انگریزی۔لاطینی۔جرمنی۔فرانسیسی۔چینی۔فارسی اور ہندی کے گہرے اشتراک اور عربی کے اُمّ الالسنہ ہونے کا نظریہ پوری شرح وبسط سے نمایاں کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اصول کی روشنی میں ان زبانوں کے بیس ہزار الفاظ کے حل کرنے میں بھاری کامیابی حاصل کی ہے۔

نور القرآن ۱ و نور القرآن ۲

قرآن کریم کے روحانی کمالات کے اظہار اور ان باتوں کے شائع کرنے کے لئے جو راہِ راست کے جاننے اور سمجھنے اور شناخت کرنے کا ذریعہ ہوں اور جن سے وہ سچا فلسفہ معلوم ہو جو دلوں کو تسلی دیتا اور روح کو سکینت اور آرام بخشتا اور ایمان کو عرفان کے رنگ میں لے آتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنے کا ارادہ فرمایا اور بالفعل ایک رسالہ بنام نور القرآن جاری فرمایا۔ مگر افسوس کہ کثرتِ مشاغل و مصروفیات کے باعث اس کے صرف دو نمبر ہی نکل سکے۔ پہلا نمبر تین ماہ یعنی بابت ماہ جون، جولائی، و اگست ۱۸۹۵ء شائع ہوا۔ اور دوسرا نمبر بابت ماہ ستمبر و اکتوبر و نومبر و دسمبر ۱۸۹۵ء اور جنوری و فروری و مارچ و اپریل ۱۸۹۶ء شائع ہوا۔

نور القرآن ۱ میں آپ نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ تحریر فرمائے اور نور القرآن ۲ میں پادری فتح مسیح سکنہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور کے دو خطوط کا جواب تحریر فرمایا جن میں اس کور باطن پادری نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات خاتم النبیین امام الطیبین و سید المعصومین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے اور بے جا اعتراضات کرتے ہوئے نعوذ باللہ آپؐ پر زنا کی تہمت لگائی تھی۔

معیار المذاہب

اس چھوٹے سے رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فطرتی معیار کے لحاظ سے مختلف مذاہب کا مقابلہ کیا ہے بالخصوص آریہ مذہب اور عیسائی مذہب اور اسلام کی خدا تعالیٰ کے متعلق تعلیم کا موازنہ کر کے بتایا ہے کہ صحیح اور فطرت کے مطابق عقیدہ وہی ہے جو اسلام نے پیش کیا۔ اور اس رنگ میں دوسرے مذاہب پر آپؐ نے اسلام کی تعلیم کی برتری اور فوقیت ثابت کی ہے۔

خاکسار
جلال الدین شمس

ربوہ نومبر ۱۹۶۱ء

انڈیکس مضامین
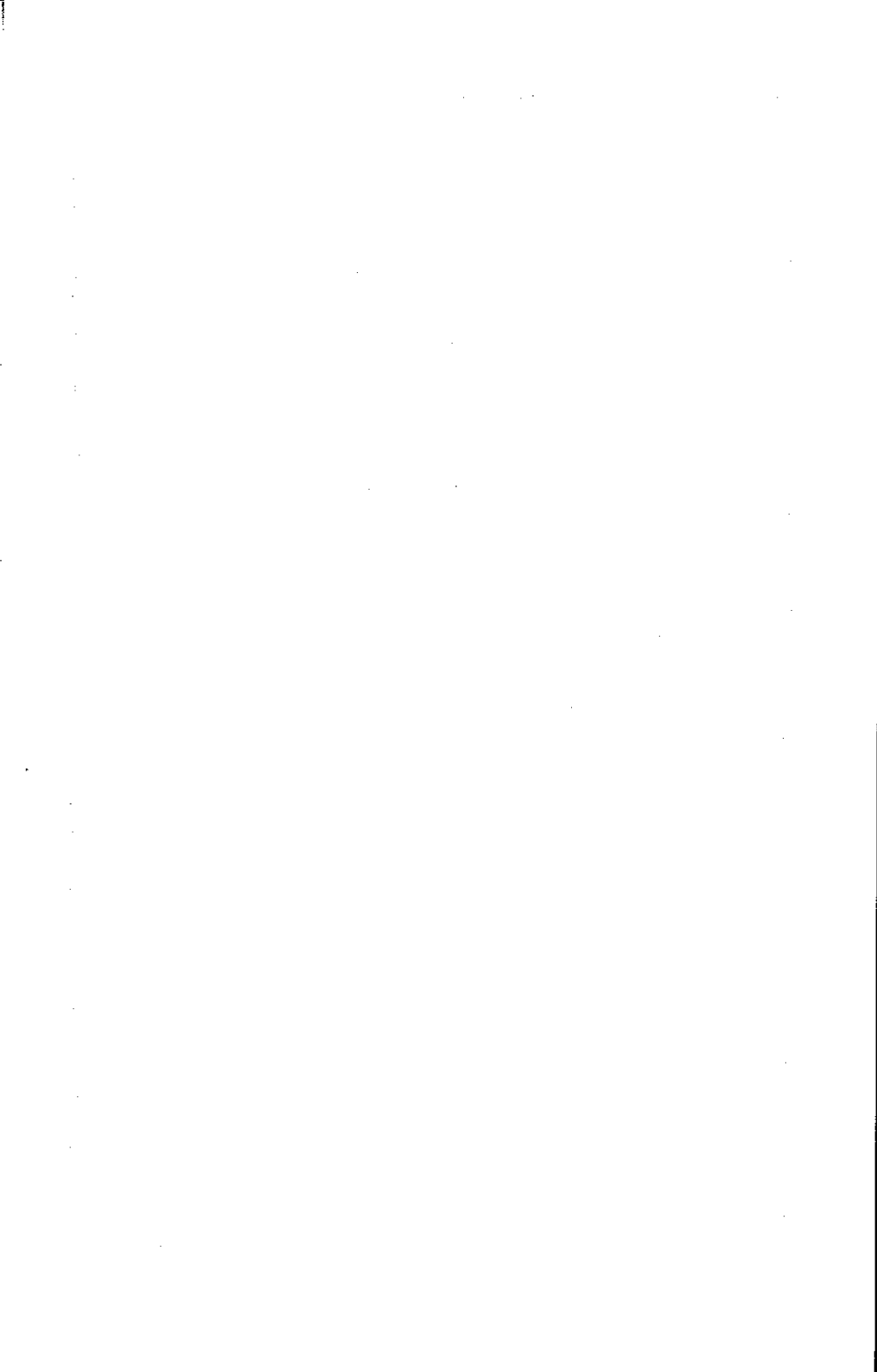
انڈکس

روحانی خزائن جلد نہم بصورت خلاصہ مضامین

(مرتبہ مولانا جلال الدین صاحب شمس)

انڈکس کتاب "انوار الاسلام"

الہام جمع الہامات

انوار الاسلام

پ

پیشگوئی جمع پیشگوئیاں

ایک خاص طائفہ کیلئے اور جو زیرک اور متقی اور فطرتاً سعید اور شریف ہوتے ہیں مفید ہوں اور جو شعلہ مزاج جلد باز سوءظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتاً شقی ہوتے ہیں انکو باہر رکھتا ہے تا خبیث کو طیب کے ساتھ شامل نہ ہونے دے۔ ص ۲۰-۲۱

ج - عذاب سے متعلق پیشگوئیوں کی تاریخ اور میعاد تقدیر مبرم نہیں ہوتی بلکہ وہ میعاد ایسی توبہ اور استغفار سے بھی ٹل سکتی ہے جس پر انسان بعد میں قائم نہ رہے۔ ص ۴۱

د - انذار اور تخویف کی پیشگوئیوں میں یہی سنت اللہ ہے کہ وعید کی تاریخ کو توبہ اور رجوع کو دیکھ کر کسی دوسرے وقت پر ٹال دیتا ہے۔ حاشیہ ص ۱۰۲

ھ - کافر کو بحالت رجوع مہلت دینے سے غرض یہ ہے کہ تا وہ ایمان لے آئے یا اُس پر حجت پوری ہوجائے ص ۸۱

و - پیشگوئی متعلقہ احمد بیگ - دیکھو زیر "احمد بیگ"

ز - پیشگوئیوں میں یوم سے مراد سال - دیکھو "یوم"

پیشگوئی متعلقہ پادری عبداللہ آتھم اور اسکا ماله وما علیہ

۱ - پیشگوئی پوری ہوگئی - پیشگوئی جس کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی وہ صفائی کے ساتھ میعاد کے اندر پوری ہوگئی - فتح اسلام کی ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت اور ہاویہ نصیب ہوگیا۔ ص ۱

۲ - پیشگوئی کے اصل الفاظ ص ۱

۳ - فریق سے مراد - پیشگوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے وہ گروہ مراد ہے جو اس بحث سے تعلق رکھتا تھا - خواہ وہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی یا سرگروہ تھا - ہاں سب سے مقدم آتھم تھا۔ ص ۲

۴ - ہاویہ سے مراد - بحث کرنے والے کے لئے میں نے سزائے موت معنے سمجھے تھے مگر الہامی لفظ صرف ہاویہ ہے اور ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ حق کی طرف رجوع کرنے والا نہ ہو۔ ص ۲

۵ - فریق مخالف اور ہاویہ - ان میں سے کوئی بھی اثر ہاویہ سے خالی نہ رہا :-

۱ - اوّل خدا تعالیٰ نے پادری رائٹ کو لیا جو اس جماعت کا سرگروہ تھا عین جوانی میں ناگہانی موت سے اس جہان سے گذر گیا - امرتسر میں آنریری مشنری تھا - گرجے میں اُسکی موت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے پریچر نے کہا - "آج رات خدا کے غضب کی لاٹھی ہم پر چلی اُسکی خفیہ تلوار نے بے خبری میں ہم کو قتل کیا۔"

۲ - پادری فورمین لاہور میں مرے۔

۳ - پادری ہاول سخت بیماری میں پڑ کر ایک مدت کے بعد مر کر بچا۔

۴ - پادری عبداللہ بھی سخت بیماریوں کے ہاویہ میں گرایا گیا معلوم نہیں بچا یا گذر گیا۔

۵ - جنڈیالہ کا ڈاکٹر یوحنا عیسائیوں کا ایک اعلیٰ رکن جس کو عین مباحثہ میں طبع مباحثہ کا کام سپرد ہوا میعاد مقررہ کے اندر مرا۔

۶ - پھر پادریوں کی خصوصاً پادری عماد الدین کی جو اپنے آپ کو مولوی کہلاتے تھے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر معترض تھے رسالہ

نورالحق کے مقابلے میں عاجز آنے سے اُنکی ذلّت ہوئی اور جواب نہ بن پڑنے سے پانچہزار روپیہ لینے کی بجائے ہزار لعنت اُس کے حصہ میں آئی۔

۷۔ آتھم اسلامی ہیبت کی وجہ سے ہمّ وغم اور خوف میں ایک سودائی کی طرح ہوگیا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کے مطابق اسے تاخیر دی جبتک وہ بیباکی کی طرف رجوع کرکے بدزبانی اور توہین کی طرف میل کرے اور اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے۔ ص۸-۱۰
و ص۱۱ و ص۱۷-۱۸ و حاشیہ ص۲۱
و ص۲۱-۲۳ و ۲۶ و ۳۲ و ۳۶
و ۳۹ و ص۵۹-۶۰ و ص۸۲-۸۳

۶۔ الہام الٰہی (الف) خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتا دیا کہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کرکے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصّہ لیا جس حصہ نے اُس کے وعدۂ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈالدی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن بڑے ہاویہ یعنی موت سے تھوڑے دنوں کیلئے بچ گیا۔ ص۲ و ص۵-۶
و ص۷ و ص۱۸-۱۹ و ص۳۱ و ص۵۶

(ب) آتھم کے رجوع سے متعلق جو الہامات ہوئے اطلع اللہ علی ھمّہ وغمّہ ولن تجد لسنّۃ اللہ تبدیلا... الخ معہ ترجمہ وتفہیم الٰہی۔
ص۲-۳ و ص۹۰

۷۔ آتھم کے رجوع الی الحق کا ثبوت

(الف) الہامی خبر کہ عذاب موت ٹلنے کا باعث اسکا رجوع بحق ہونا ہے۔ ص۲

(ب) اسلامی پیشگوئی کا ہولناک اثر اُس کے دل پر ہوا اور اُس نے اپنے دل کے تصورات اور اپنے افعال وحرکات اور خوفِ شدید اور اپنے ہولناک ہراساں دل سے عظمتِ اسلامی کو قبول کرلیا۔ اور یہ حالت ایک رجوع کرنے کی قسم ہے اگرچہ ایسا رجوع عذاب آخرت سے نہیں بچا سکتا۔ مگر عذاب دنیوی میں ضرور تاخیر ڈال دیتا ہے۔ اور آتھم کے رجوع الی الحق سے متعلق تفصیل۔ ص۴-۵ و ص۷
و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ص۱۸-۱۹ و ۳۰

(ج) پندرہ ماہ کے عرصہ میں اسلامی توہین کے بارہ میں ایک سطر تک شائع نہ کی بلکہ جان کے خوف میں سخت مبتلا ہوگیا کہ اسلامی عظمت کو قبول کیا۔ خوف دکھایا اور ڈرا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی سنّت کے موافق اُس سے وہ معاملہ کیا جو ڈرنے والے دل سے ہونا چاہیئے۔ حق کی طرف جھکنا اور اسلامی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کے ساتھ قبول کرنا درحقیقت ایک ہی بات ہے۔ ص۱۶، ۱۸، ۸۷

(د) آتھم کا ڈرنا محض پیشگوئی کے رعبناک اثر سے تھا۔ ص۱۰۰-۱۰۱ و ص۱۰۲-۱۰۳

(ھ) الہامی پیشگوئی کی عظمت سے ڈرنا بموجب قرآن دباتمثیل رجوع میں داخل ہے اور رجوع

عذاب میں تاخیر ڈالتا ہے ۔ حاشیہ ص ۱۰۹

(و) (۱) اب تو صرف الہام ہی نہیں بلکہ آتھم صاحب نے موت کے خوف کا اقرار اخباروں میں شائع کر کے ہمارے دعویٰ کو ثابت کر دیا ۔ اب اُنکے لئے قسم کھانا ضروری ہوگیا ۔ ص ۱۱۱

(۲) نور افشاں ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء میں آتھم کے بیانات کہ شاید میں مارا جاؤں اور رونے اور بڑے دُکھ میں رہنے کا ذکر ۔ ص ۶۶ ۔ نیز دیکھو حاشیہ ص ۶۷ و ص ۸۴

(ز) رجوع کرنا دل کا فعل ہے جس کو خلقت نہیں جانتی اور خدا تعالیٰ جانتا ہے ۔ خلقت کے جاننے کے لئے یہ فیصلہ قسم کا ہے جو ہم نے کر دیا ۔ ص ۵۸

(ح) آتھم کے رجوع کے تین شاھد

(۱) خوفزدہ صورت جس میں پندرہ ماہ بسر کئے

(۲) باوجود ہزار روپیہ نقد ملنے کے قسم کھانے سے انکار کیا ۔

(۳) تیسرا گواہ یہ دو ہزار کا اشتہار ہے ۔ بصورت انکار از قسم رجوع ثابت ہے ۔ ص ۶۵ نیز دیکھو ص ۷۲-۷۵ و حاشیہ ص ۱۱۱

(ط) محمد سعید مرتد کے نام سے پادریوں نے اشتہار دیا اور از راہِ خیانت الہام میں عبارت "بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" کو حذف کر دیا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ بھی دل میں مانتے ہیں کہ آتھم نے اس شرط سے فائدہ اُٹھایا ص ۱۸-۱۹

۸ ۔ قسم اور مباہلہ کیلئے دعوت معہ انعامی رقوم

(ا) اگر عیسائی صاحبان اسلام کی فتح تسلیم نہ کریں تو مباہلہ کیلئے تیار ہوں اور فریقین ایک میدان میں حاضر ہوں اور آتھم صاحب کھڑے ہو کر تین مرتبہ ان الفاظ میں اقرار کریں .... الفاظ دُعا لکھکر فرمایا اگر ایک سال تک عذاب موت نازل نہ ہوا جو جھوٹوں پر نازل ہوتا ہے تو ہم ہزار روپیہ بطور تاوان آتھم صاحب کو دیں گے ۔ ص ۶ و ص ۵۷

(ب) دو ہزار روپیہ قسم کھا لینے پر انعام ص ۲۵-۲۶ و ص ۳۰ و ص ۶۵

(ج) تین ہزار روپیہ قسم کھا لینے پر انعام اور قسم کے الفاظ ۔ ص ۳۷ و ۷۱ و ۷۴ و ص ۹۴-۹۶

(د) چار ہزار روپیہ قسم کھا لینے پر انعام ۔ ص ۹۷

۹ ۔ آتھم قسم کھانے کیلئے تیار نہیں ہوگا ۔

(۱) وہ اس اشتہار کی طرف رُخ نہیں کریگا ۔ کیونکہ کاذب ہے اور اپنے دل میں خوب جانتا ہے کہ وہ اس خوف سے مرنے تک پہنچ چکا تھا ۔ اور اس کا دل گواہی دیگا کہ ہمارا الہام سچا ہے، گو وہ اس بات کو ظاہر نہ کرے ۔ لیکن اگر دنیا کی ریاکاری سے اس مقابلہ پر آئیگا تو پھر الٰہی عذاب کامل طور پر رجوع کریگا ۔ ص ۱۰-۱۱ و ص ۳۰-۳۱ و ص ۶۷ و حاشیہ ص ۶۹ و ص ۱۱۲

(۲) تین رجسٹری خطوط بنام آتھم۔ کلارک اور عماد الدین۔ کلارک کا جواب جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آتھم صاحب کسی طور سے قسم کھانا نہیں چاہتے۔ ص ۶۳-۶۴

۱۰۔ آتھم کا قسم کھانا کیوں ضروری ہے۔

(۱) رجسٹری خط بنام عبداللہ آتھم۔ الہام کا ذکر کرکے آتھم کے اسلام کی طرف رجوع کے متعلق فرمایا۔ بجز خدا تعالیٰ اور میرے اور آپکے دل کے اور کسی کو خبر نہیں۔ سو اگر آپ الہام کو سچا نہیں سمجھتے تو تین مرتبہ قسم کھا کر صاف کہہ دیں کہ یہ الہام جھوٹا ہے۔ اگر الہام سچا ہے اور میں نے ہی جھوٹ بولا ہے تو اے قادر غیور خدا مجھ کو سخت عذاب میں مبتلا کر۔ اور اسی میں مجھ کو موت دے دے۔ حاشیہ ص ۶۳-۶۴

(۲) عیسائی کہتے ہیں کہ آتھم کی جان مسیح نے بچائی ہم کہتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ اسلامی عظمت کو اپنے دل میں جگہ دینے سے الہام کی شرط کے موافق جان بچ گئی تو اس جھگڑے کا فیصلہ بجز اُن کی قسم کے اور کیونکر ہو سکتا ہے ص ۶۵ و ۹۹ نیز دیکھو ص ۱۱۱

۱۱۔ قسم کھانیکا نتیجہ آتھم کی موت ہوگا۔

(۱) اگر رجوع کیا ہے اور پھر منکر ہے تو قسم کھانے کے بعد ضرور بغیر تخلف اور بغیر استثناء کسی شرط کے اُسپر موت آئیگی۔ ص ۶۶

(۲) اگر آتھم نے جھوٹی قسم کھائی تو ضرور فوت ہو جائیںگے اور عام مجلس میں اس اقرار کی صورت میں کہ مسیح ابن اللہ کو برس تک زندہ رکھنے کی قدرت نہیں مگر برس کے تیسرے حصہ یا تین دن تک ہے تو ہم اس اقرار کے بعد چار مہینے یا تین دن ہی تسلیم کر لینگے۔ ص ۷۰ و ص ۷۹

(۳) اگر آتھم صاحب قسم کھالیں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے۔ اس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے۔ ص ۱۱۴

۱۲۔ حضرت مسیح موعودؑ کی قسم کیلئے آمادگی اور قسم کھانا اور یہ کہ میعاد قسم میں ہم زندہ رہینگے

(الف) اب تو دو خداؤں کی لڑائی ہے۔ یہ شک ٹھیک نہیں کہ شاید جرس میں مرنا ممکن ہے اگر اسی طرح کی قسم راستی کی آزمائش کیلئے ہم کو دی جائے تو ہم ایک برس کیا دس برس تک زندہ رہنے کی قسم کھا سکتے ہیں کہ دینی بحث کے وقت ضرور خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ ص ۶۸-۶۹ و ص ۱۱۳

(ب) اب وہی غالب ہوگا جو سچا خدا ہے۔ اس قسم والے برس میں ہم نہیں مرینگے ص ۷۰ و ص ۷۹

(ج) میں جانتا ہوں کہ مقابلہ کے وقت خدا تعالیٰ ضرور مجھے زندہ رکھیگا کیونکہ ہمارا خدا قادر حیّ و قیوم ہے۔ ص ۱۱۳

(د) الہام کی صحت پر قسم۔ آتھم کے نام خط

اس کے نور افشاں مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۴ء میں مطبوعہ
خط کے جواب میں - اس بات پر قسم کہ الہامی
اطلاع بالکل صحیح ہے - اگر میں اس بیان میں
حق پر نہیں تو خدا مجھ کو آپ سے پہلے موت دے
اور اسی وجہ سے قسم غلیظ مؤکد بعذاب کا آپ سے
مطالبہ کیا جاتا ہے - اور تین ہزار روپیہ انعام -
اگر صدقِ الہام اور صدقِ اسلام پر مجھے قسم
دی جائے تو میں آپ سے ایک پیسہ نہیں لیتا -
آپ کا بیان مطبوعہ بطور بیان شاہد قسم کے
ساتھ مؤکد نہیں - پھر ساتھ ہی انشاء کرتے
ہیں کہ میں عام عیسائیوں کے عقیدہ ابنیت
والوہیت کے ساتھ متفق نہیں - میں تو قسم
بھی کھا چکا آپ بھی کھائینگے تو جو شخص ہم دو
میں سے جھوٹا ہوگا وہ دنیا پر اثرِ ہدایت ڈالنے
کیلئے اِس جہان سے اٹھا لیا جائیگا - سچا قادر
خدا ضرور اپنے بندے کو بچائیگا - اور آتھم
کیلئے قسم کے الفاظ - صفحہ ۹۲-۹۶

۱۴ - آتھم کو قسم پر آمادہ کرنیکے لئے اپیل -

(الف) کہ ڈاکٹر کلارک پادری عماد الدین اور دیگر
پادریوں کو قسم کا واسطہ دیکر آتھم کو قسم
کھانے کیلئے آمادہ کرنے کیلئے اپیل - صفحہ ۹۶

(ب) جو ولد الحلال ہے اور درحقیقت عیسائی
مذہب کو ہی غالب سمجھتا ہے تو چاہیئے کہ ہم سے
دو ہزار روپیہ لے لے اور آتھم صاحب سے ہمارے
منشا کے مطابق قسم دلا دے پھر جو کچھ چاہے
ہمیں کہتا رہے - صفحہ ۸۶ و ۳۲ و ۳۸

۱۴ - آتھم کا عذر (الف) اگر مجھے قسم دینا ہے تو
عدالت میں میری طلبی کرائیے یعنی بغیر جبرِ عدالت
میں قسم نہیں کھا سکتا - مگر یہ نہیں سوچا کہ جو
سچائی کے اظہار کیلئے قسم نہیں کھاتے وہ
نیست و نابود کئے جائیں گے (یرمیاہ ۱۲/۱۲)
حاشیہ صفحہ ۹۹

(ب) ہمارے مذہب میں قسم کھانا ممنوع ہے اور
اِس کا مفصل جواب کہ حضرت عیسیٰ جانتے تھے
کہ قسم کھانا شہادت کی روح ہے - الہٰی قانونِ قدرت
اور انسانی صحیفۂ فطرت اور انسانی کانشنس
گواہ ہے کہ قطع خصومات کیلئے انتہائی حد
قسم ہے - گورنمنٹ کے تمام عہدیدار قسم اٹھاتے
ہیں - پولوس اور خود مسیح نے قسم کھائی -
فرشتے بھی قسم کھاتے ہیں خدا بھی قسم کھاتا
ہے نبیوں نے بھی قسمیں کھائیں معہ حوالجات
بائیبل - صفحہ ۱۰۴-۱۰۹ و صفحہ ۱۱۵

۱۵ - آتھم کا موت سے بچنا -

(الف) آتھم خوب جانتا ہے اس کو مسیح نے جو خود
مر چکا ہے نہیں بچایا - بلکہ سچے اور کامل خدا
کے خوف نے اس کو بچایا ہے - صفحہ ۳۱

(ب) پیشگوئی کے دو پہلوؤں سے رجوع کا
پہلو خدا تعالیٰ نے لیا - اسلئے کہ موت کا
پہلو مجروح اور تختۂ مشق اعتراضات کا ہو گیا
تھا - کوئی کہتا مرنا کوئی نئی بات ہے -

ایک ڈاکٹر صاحب پہلے فتویٰ دے چکے تھے کہ چھ مہینے تک فوت ہو جائیگا۔ کوئی کہتا کمزور بڈھا ہے موت کیا تعجب کوئی کہتا جادو سے مار دینگے۔ اس لئے خدا نے موت کے پہلو کو ٹال دیا اور مسٹر آتھم کے دل پر عظمت اسلام کا رعب ڈال کر دوسرے پہلو سے اُس کو حصہ دیدیا اور اب موت کا پہلو آگیا ہے تا مصنوعی خدا کی حقیقت ظاہر ہو۔ ص ۶۱ - ۶۲

۱۶ - آتھم کا ایک جھوٹا الزام۔ آتھم نے اپنی متواتر تحریروں میں مجھ پر اور میرے بعض مخلصین پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اس لئے اپنی موت سے ڈرتے رہے کہ میں اور میرے بعض دوست ان کے قتل کرنے کے لئے مستعد تھے اور اسکا تفصیلی جواب حاشیہ ص ۹۹ - ۱۰۰

۱۷ - آتھم کا انجام کیا ہوگا!

ل - کامل عذاب کی بنیاد :- مسٹر عبداللہ آتھم میں کامل عذاب کی بنیادی اینٹ رکھدی گئی ہے اور وہ عنقریب بعض تحریکات سے ظہور میں آجائیگی ص ۱۰

ب - کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور آگے کچھ نہیں کیونکہ آئندہ کے لئے الہام میں ونمزق الاعداء کل ممزق ... الخ یقیناً سمجھو ہر ایک پہلو سے فتح ظاہر ہوگی۔ ص ۱۶ - ۱۷

ج - ہنوز بس نہیں خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں بس نہیں کرونگا جب تک اپنے قوی ہاتھ کو نہ دکھلاؤں اور شکست خوردہ گروہ کی سب پر ذلت ظاہر نہ کروں سو آتھم کی موت میں اپنی سنت کے مطابق خدا تعالیٰ نے تاخیر ڈال دی۔ اب اگر آتھم صاحب قسم کھا لیویں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفاء کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔ ص ۱۱۴

۱۸ - آنحضرتؐ کی پیشگوئی حدیث میں کہ مہدی کے گروہ اور عیسائیوں میں ایک مباحثہ ہوگا۔ آسمانی آواز یعنی آسمانی نشانوں اور علامتوں اور قرائن سے یہ ثابت ہوگا الحق مع آل محمد اور شیطانی مکائد سے جابجا یہ آواز آئیگی کہ الحق مع آل عیسیٰ۔ ص ۱۲ - ۱۳ و ص ۹۰

۱۹ - مسلمان اور آتھم کی پیشگوئی۔

(ل) - مسلمانوں کو نصیحت۔ خدا تعالیٰ سے ڈرو یں تعصب اور انکار میں دوسری قوموں کا شکار نہ بن جائیں کیونکہ دوسری قومیں خدا تعالیٰ کی سُنتوں اور عادتوں سے ناواقف اور اس کے ابتلاؤں اور آزمائشوں سے بے خبر ہیں مگر اسلامی تعلیم پانے والے جانتے ہیں ص ۱۲

(ب) - بعض بے غیرت ملاؤں اور اُن کے متبعین کا ذکر۔ جنہوں نے باوجودیکہ بحث اسلام اور عیسائیت کے صدق و کذب پر تھی پھر بھی عیسائیوں کو غالب بتایا اور اُن کے ساتھ مل کر خوشی منائی۔ حالانکہ انہیں غالب اور مجھ کو مغلوب بتلانا سفید جھوٹ ہے اور اس کی تفصیل۔ عبدالحق غزنوی مولوی ثناء اللہ سعداللہ یا غلام رسول یا کوئی اور مولوی ایسا سمجھتا ہو تو آتھم کو حلف پر آمادہ کرے۔ اور ہم

دو ہزار روپیہ بلاتوقف دیدیگے ۔ ص ۲۲-۲۶

و ص ۳۱-۳۲ ، ص ۳۸-۳۹ و حاشیہ ص ۶۸

(۳) سعد اللہ نومسلم ہندو زادہ ایک اشتہار میں لکھتا ہے

(ا) اگر عیسائی فریق پر مصیبتیں پڑیں تو کیا حکیم نورالدین کا ایک شیرخوار بچہ فوت نہیں ہوگیا ۔ جواب ۔ اوّل تو وہ بچہ ضعیف الخلقت تھا ۔ دوسرے الہام مباہلہ کی طرف سے تھا عیسائیوں کی طرف سے کوئی الہام نہ تھا پس شیرخوار بچہ کا فوت ہوجانا عیسائی مذہب کی صداقت کی دلیل نہیں ہوسکتا ۔ حاشیہ ص ۲۷-۲۸

(ب) اس تحریر کے لکھتے وقت خواب میں مولوی صاحب کی گود میں ایک خوش رنگ خوبصورت بچہ دیکھا اور اُن سے کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد وہ لڑکا دیا حاشیہ در حاشیہ ص ۲۷-۲۸

(ج) اعتراض کہ بعض مسلمان الہام کے بعد عیسائی ہوگئے کا جواب یہ ہے کہ دو چار فاسق مسلمانوں کو جنکو ہم نے بدمعاش پاکر اپنی جماعت میں سے خارج کر دیا تھا ۔ مردار دُنیا کیلئے عیسائی ہوگئے تو ہم ثبوت دیتے ہیں کہ اس پندرہ ماہ میں صدہا عیسائی خالصًا للہ مسلمان ہوئے ۔ حاشیہ ص ۲۸ و ص ۸۲

(د) اعتراض کہ اگر مباحثہ کے بعد دو پادری سخت بیمار ہوگئے تو تم بھی اکثر بیمار رہتے ہو کا جواب کہ اگر میں پندرہ ماہ میں بیمار رہا تو اس عرصہ میں کرامات الصادقین ۔ سرّ الخلافہ ۔ نور الحق ۔ تحفہ بغداد عربی کتابیں کیں نشائع کیں جن کے لئے عیسائیوں کے واسطے پانچ ہزار روپیہ کا انعام تھا ۔ حاشیہ ۲۸-۲۹

(ھ) میاں عبدالحق اور میاں عبدالجبار اور دیگر غزنویوں نے آتھم کے نہ مرنے کو میاں عبدالحق سے مباہلہ کا اثر تصور کیا ۔ جواب ۔ دراصل اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو بڑی شکست اور اس کا ثبوت ص ۲۷-۳۲

۲۰ ۔ آتھم کی پیشگوئی سے متعلق عوام الناس کے دو اعتراضوں کا جواب

(۱) اعتراض ۔ اگر آتھم نے حق کی طرف رجوع کیا تھا تو اس کے آثار کیوں اس میں ظاہر نہ ہوئے ۔ جواب یہ رجوع فرعونی رجوع کے موافق تھا نہ حقیقی رجوع کے موافق ۔ تضرع یا استغفار سے عذاب ٹالنا قدیم عادت اللہ ہے ۔ اور متعلقہ آیات ۔ ص ۴۲-۴۳ و ص ۸۵

(۲) اعتراض ۔ آتھم کے پندرہ ماہ میں نہ مرنے سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا پر جھوٹ باندھا ۔

جواب کیا یونس نبی نے بھی جھوٹ باندھا تھا کہ وعدہ مقررہ جس میں کوئی شرط نہ تھی ٹل گیا ۔ اور یہاں تو الہام میں شرط تھی ۔ اسی سلسلہ میں سید عبدالقادر جیلانی رحؒ کی فتوح الغیب میں اور سید ولی اللہ شاہ صاحب کی کتاب فیوض الحرمین میں بحث کا ذکر ۔ ص ۴۳-۴۴

۲۱ ۔ آتھم سے متعلق پیشگوئی پر عیسائیوں اور مسلمانوں کے اعتراضات کے جوابات

پہلا اعتراض ۔ پیشگوئی تو جھوٹی نکلی اب تاویل کی جاتی ہے؟

جواب ۔ تاویل نہیں الہام میں ہی شرط موجود تھی ص ۴۲

دوسرا اعتراض ۔ بیشک شرط موجود ہے لیکن آتھم کے رجوع الی الاسلام کا کیا ثبوت ہے وہ تو اب بھی چھپوا تا ہے کہ میں عیسائی تھا اور عیسائی ہوں ۔

تفصیلی جواب ۔ اس وقت ہم آتھم کو حیثیت

گواہ کھڑا کر کے اُس کو ایک قسم غلیظ دیکر الہام کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں جس سے وہ منکر ہیں باوجود تین ہزار روپیہ انعام دینے کے وہ قسم نہیں کھاتے اور وہ بحیثیت مدعاعلیہ اپنا عیسائی ہونا ظاہر کرتے ہیں الفاظ قسم اور بار بار مطالبہ کا ذکر۔ ص ۷۲-۷۵

تیسرا اعتراض۔ کوئی پنڈت رمّال جفری وغیرہ کی پیشگوئی پر بھی خوف اور دہشت دل میں پیدا ہو جاتی ہے بلحاظ بشریت آتھم کے دل میں ایسا خوف پیدا ہو گیا ہوگا۔

جواب۔ رمّال کی پیشگوئی سے رمل کو خفیف خیال کرنیوالا ہی خائف ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلامی پیشگوئی سے وہی ہراساں اور لرزاں ہوتا ہے جس کا دل اس وقت اسلام کا مکذب نہیں بلکہ مصدق ہے۔ خدا نے اپنی سُنت کے مطابق عمل کیا اور اس کی تفصیل۔ ص ۷۵-۷۷

چوتھا اعتراض۔ مباحثہ میں آتھم سے کہا گیا تھا تم عمدًا حق کو چھپا رہے ہو۔ پس بقول تمہارے وہ اُسوقت بھی اسلام کو حق جانتے تھے۔

جواب امن کی حالت میں اپنے کفر کی حمایت کر کے حق کو چھپانا اور بات ہے لیکن خوف کے دنوں میں درحقیقت اسلامی صداقت کا خوف اپنے دل پر ڈال لینا اور چیز ہے، ص ۷۷-۷۸

پانچواں اعتراض۔ ایک سال کی میعاد کی کیا ضرورت ہے خدا ایک دن میں جھوٹے کو مار سکتا ہے،

جواب بیشک ایک دن میں کیا بلکہ ایک طرفۃ العین میں مار سکتا ہے مگر جب اُس نے الہامی تفہیم سے اپنا ارادہ ظاہر کر دیا تو اُس کی پیروی کرنا لازم ہے صدہا کام ہیں جو ایک دم میں کر سکتا ہے مگر نہیں کرتا قانونِ قدرت سے مثالیں۔ کیا عیسائیوں کا خدا ایک سال تک آتھم کو نہیں بچا سکتا۔ ص ۷۸-۷۹

چھٹا اعتراض کیا خدا آتھم کے منافقانہ رجوع سے اپنے زبردست وعدہ کو ٹال سکتا تھا حالانکہ وہ خود ہی فرماتا ہے ولن یؤخر اللّٰہ نفسًا اذا جاء اجلھا۔

جواب قطعی وعدہ نہ تھا مشروط بشرط تھا۔ ایک شقی کے دل میں خوف کے وقت جو اندیشہ پیدا ہوتا ہے اس کو خدا تعالیٰ نے دنیوی عذاب میں تاخیر ڈالنے کے لئے رجوع میں داخل رکھا ہے جیسا کہ فرعون کا رجوع اور آیت پیش کردہ میں تقدیر مبرم کا ذکر ہے۔ ص ۷۹-۸۰ و حاشیہ ص ۱۰۹

ساتواں اعتراض اگر رجوع کے بعد عذاب ٹل سکتا ہے تو اب بھی اگر آتھم قسم کھا کر پھر اندر ہی اندر رجوع کرلے تو چاہیئے کہ عذاب ٹل جائے۔

جواب قسم کھانے کے بعد خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ قطعی فیصلہ کرے سو قسم کھانے کے بعد ایسے مکار کا پوشیدہ رجوع ہرگز قبول نہیں ہوگا ص ۸۰-۸۱

آٹھواں اعتراض اگر اقرار یا اقبالِ صداقت امر باعث تاخیر موت ہے تو ہم اہلِ اسلام کو موت نہیں آنی چاہیئے۔

جواب صادق مومن لوگ حیاتِ جاودانی پائینگے ایک مومن کی موت ایک پل ہے جو حبیب کو

حبیب کی طرف پہنچاتا ہے ۔ مگر کافر کیلئے موت جہنم کا پہلا زینہ ہے ۔ ایک کافر فاسق کا خوف کے دنوں میں کچھ مدت تک عذاب سے بچ جانا اس لئے ہوتا ہے تا شاید وہ ایمان لاوے یا اُس پر حجت پوری ہو جائے ۔ صفحہ ۸۱-۸۲

نواں اعتراض پادری رائٹ فریق مخالف سے پیشگوئی کی میعاد میں مرگئے تو اس کے مقابلہ میں آپ کے کئی مقرب عیسائی ہو گئے ۔

جواب (ا) وہ بدچلن آدمی تھے جنکو جماعت سے خارج کردیا گیا تھا ۔ نیز دیکھو "مسلمان اور آتھم کی پیشگوئی"

(ب) اس جنگِ مقدس میں چار صورتوں کی عیسائی فریق کو شکست ہوئی ۔ صفحہ ۸۲ تا ۸۳ دیکھو "جنگِ مقدس"

(ج) اس اعتراض کا جواب کہ آتھم کی موت کے لئے دُعائیں مانگنا یہ تو عذاب تھا ۔ یہ ہے کہ سچے مسلمان ہمیشہ غلبۂ اسلام کیلئے دُعائیں مانگتے ہیں یبیتون لربھم سجدًا و قیامًا ۔ دُعا کرنا ہمیشہ نبیوں کا طریق اور صلحاء کی سنت اور علین عبادت ہے ۔ صفحہ ۸۴

دسواں اعتراض ۔ اس اعتراض کا جواب کہ پادری عماد الدین تو جاہل اور عربی سے بے بہرہ ہے ، وہ عربی کتابوں کا جواب کیا لکھتا ۔ وہ مولوی مانا جاتا تھا ۔ اور اس کے ساتھ دوسرے پادری بھی مخاطب تھے ۔ صفحہ ۸۴

گیارھواں اعتراض (ا) سعد اللہ لدھیانوی کے اس اعتراض کا جواب کہ صرف دل میں حق کی عظمت کو ماننا اور اپنے عقائد باطلہ کو غلط سمجھنا کسی طرح عملِ خیر نہیں بن سکتا اور نہ رجوع بحق کہلا سکتا ہے ۔ مع آیاتِ قرآنیہ جن سے ظاہر ہے کہ عذاب دنیوی ایسے کافروں کے سر سے ٹل جاتا ہے جو خوف کے دنوں اور دقتوں میں حق اور توحید کی طرف رجوع کریں ۔ اگر ہمارا یہ بیان غلط ہے تو مولوی محمد حسین بٹالوی کو کہو کہ وہ قسم کھا کر اسے غلط قرار دے ۔ مگر وہ قسم نہیں کھائیگا اور آتھم کو بھی قسم کھانے پر کسی نے مستعد نہیں کیا ۔ صفحہ ۸۴ - ۸۶

(ب) اس سوال کا جواب کہ اگر مرنا ہی عذاب کی نشانی ہے تو قادیانی بھی ضرور ایک دن اس عذاب میں مبتلا ہوگا ۔ یوں تو انبیا بھی فوت ہوگئے لیکن وہ موت جو مقابلہ کے وقت اہلِ حق کی دُعا سے یا اہلِ حق کی ایذاء سے یا اہلِ حق کی پیشگوئی سے اشقیاء پر وارد ہوتی ہے وہ عذاب کی موت کہلاتی ہے کیونکہ جہنم تک پہنچاتی ہے ۔ صفحہ ۸۶

بارھواں اعتراض ۔ سعد اللہ کے اس اعتراض کا جواب کہ ڈھکوسلا بنا لیا کہ آتھم نے رجوع بحق کیا کہ پھر وہ قسم کیوں نہیں کھاتا ۔ صفحہ ۸۶ - ۸۷

تیرھواں ۔ بعض مخلصین کے شبہات کا ازالہ

(ا) آتھم اسلام کی طرف رجوع کرنے سے اپنے خط مطبوعہ میں انکار کرتا ہے ۔

جواب ۔ یہ بحیثیت مدعا علیہ کے انکار ہے

ہم بطور شاہد اس سے قسم لیتے ہیں۔ ص ۸۷-۸۸

(ب) اس شبہ کا کہ آتھم صاحب کے ذمہ اس طرح قسم کھانا انصافاً ضروری نہیں مثلاً جواب کہ اُن کے لئے قسم کھانا کیوں ضروری ہے ص ۸۸-۸۹

(ج) اس شبہ کا کہ اس قسم کی تحدی اور پھر خفیہ طریقوں سے اسکا ثبوت۔ جواب کہ آتھم کا خوف سے سراسیمہ ہونا پھر تین ہزار روپیہ انعام پر بھی قسم نہ کھانا اس کو خفیہ ثابت کرتا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ فرمایا حالانکہ وہ فتح اکثر صحابہؓ پر مخفی تھی۔ مگر دراصل وہ فتح مبین تھی گو اس کے مقدمات نظری تھے۔ اسی طرح یہ فتح بھی مبارک اور بہت سی فتوحات کا مقدمہ ہے اور بعض کیلئے یہ موجب ابتلاء اور بعض کیلئے موجب اصطفاء ہے ص ۸۹-۹۰

چودھواں اعتراض۔ دراصل آتھم کے حواس قائم نہیں اور اب تک دہشت زدہ ہیں۔ اسی لئے پادری صاحبان اُن کو قسم کے لئے آمادہ نہیں کر سکے مبادا قسم کھاتے وقت اسلام کا اقرار ہی نہ کریں۔ جواب یہ خلل بھی پیشگوئی کے بعد میں پیدا ہوا۔ یہ بھی پیشگوئی کی تائید ہی سمجھی جائیگی اور عذاب مقدر کا ایک جزو متصور ہوگی۔ اب جو اُن کی طرف سے نور افشاں میں تحریریں شائع کرائی گئی ہیں وہ اُن کی نہیں کیونکہ جبکہ حواس میں خلل ہے تو اُنکی بات پر کیا اعتماد ص ۹۱-۹۲

۲۲۔ رجوع سے متعلق سوال۔ اگر پیشگوئی رجوع سے بدل سکتی ہے تو وہ ہرگز معیارِ صداقت نہیں ٹھہر سکتی۔ جواب کہ عنداللہ انکار قسم بھی جبکہ منکر پر قسم انصافاً واجب ہے، ایک معیارِ صداقت ہے جس کو کتاب اللہ نے منکر پر حدِ شرعی جاری کرنے کے لئے معتبر سمجھا ہے پھر جو شخص چار ہزار روپیہ تک اتمام حجت کی رقم لیکر قسم کھانے سے انکار کرے تو کیا اس سے اس کا رجوع بحق ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ حاشیہ ص ۱۰

ایک عیسائی کا سوال کہ روپیہ دینا لاف و گزاف ہے۔ جواب جس طرح چاہیں روپیہ کی ادائیگی کی ضمانت دینے کیلئے تیار ہیں ص ۱۱۲-۱۱۳

۲۳۔ محمد حسین بٹالوی کے اعتراضات کے جوابات۔

(۱) اس اعتراض کا جواب کہ آتھم عیسائی کے مذہب میں لالچ کرنا اور قسم کھانا منع ہے۔ ص ۱۱۵

(۲) اس اعتراض کا جواب کہ قرآن میں نہیں کہ عذاب کا وعدہ آیا اور کسی قدر خوف سے ٹل گیا۔ کہ بائبل میں بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے متعلق وحی کہ پندرہ دن تک فوت ہو جائیگا مگر اس کی دعا اور تضرع سے پندرہ دن کا وعدہ پندرہ سال تک بدلا گیا۔ اور اس سے متعلق فیوض الحرمین اور فتوح الغیب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ موسیٰؑ کو تیس رات کا وعدہ تھا پھر دس دن بڑھا دیئے جس سے بنی اسرائیل گوسالہ پرستی کے فتنہ میں پڑے۔ ص ۱۱۶-۱۱۷

نیز وشی الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج وغیرہ سے
حوالے۔ حاشیہ ص ۱۱۶

(۳) اس سوال کا جواب کہ اگر عذاب موت استغفار سے ٹل جاتا ہے تو اس کی نظیر دو۔ قرآن کی آیت لئن انجیتنا من ھٰذہ لنکونن من الشٰکرین فلما انجٰھم اذا ھم یبغون فی الارض بغیر الحق ہے ص ۱۱۸

(۴) اس سوال کا جواب کہ یونس کا وعدہ بھی شرطی تھا۔ تفسیر کبیر۔ درمنثور اور کتاب یونہی کے حوالہ جات جن سے ظاہر ہے کہ چالیس دن تک عذاب آنے کا وعدہ غیر مشروط تھا اور جب عذاب نہ آیا تو یونس نے کہا۔ اب میں ان کی نظر میں کذاب ٹھہر چکا۔ ص ۱۱۹-۱۲۴

ت

تفسیر

۱۔ آیت وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظالمون
اگرچہ شرک ظلم عظیم ہے لیکن اس جگہ ظلم سے مراد وہ سرکشی ہے جو حد سے گذر جائے اور مفسدانہ حرکات انتہا تک پہنچ جائیں۔ ورنہ مجرد شرک کے لئے وعدہ عذاب آخرت ہے اور دنیوی عذاب صرف اعتدار اور سرکشی اور حد سے زیادہ بڑھنے کے وقت نازل ہوتا ہے۔ ص ۱۵

۲۔ آیت ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا۔ خواب میں حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب کی گود میں خوش رنگ بچہ دیکھنا اور آپ کا فرمانا کہ یہ محمد احمد جو وفات پا گیا کے عوض دیا ہے اور اس آیت کا دل میں گذرنا۔
حاشیہ در حاشیہ ص ۲۷-۲۸

۳۔ لن یؤخر اللّٰہ نفسا اذا جاء اجلھا
اس آیت میں تقدیر مبرم کا ذکر ہے معلق کا نہیں
ص ۸۰

۴۔ آیت ان اللّٰہ لا یخلف المیعاد میں المیعاد پر جو الف لام ہے وہ عہد ذہنی کی قسم سے ہے۔ یعنی وہ امر جو ارادۂ قدیمہ میں وعدہ کے نام سے موسوم ہے گو انسان کو اس کی تفاصیل کا علم ہو یا نہ ہو وہ غیر متبدل ہے۔ ورنہ وعدہ بشارت کے ساتھ کسی شرط مخفی کا ہونا ممکن ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بدر کی لڑائی میں دعا کرنا اسی خیال سے تھا
حاشیہ ص ۱۱۸

ج

جنگ مقدس

آتھم سے مباحثہ جس کا نام عیسائیوں نے جنگ مقدس رکھا تھا اُن کو شکست کی چاروں صورتیں نصیب ہوئیں۔ کوئی اُن میں سے مارا گیا۔ کوئی زخمی ہوا یعنی شدید بیمار ہوا اور مرمر کے بچا۔ کوئی لعنتوں کے زنجیر میں گرفتار ہوا۔ کوئی بھاگ گیا اور اسلامی جھنڈے کے نیچے پناہ لے کر جان بچائی۔ ص ۸۳

ح

حدیث (۱) الحق فی آل عیسیٰ مہدی کے

وقت عیسائیوں کی فتح کے لئے شیطان گواہی دے گا اور
مہدی کے لوگوں کے لئے رحمان گواہی دیگا کہ الحق
فی آل محمدؐ ص ۴۶ و حاشیہ ص ۶۹

(۲) عیسائیوں کو آتھم کے معاملہ میں فتحمند قرار دینے
اور اُن کی ہاں میں ہاں ملانے والے مسلمانو!
آج تم نے وہ پیشگوئی پوری کردی جو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو
ستر ہزار کے قریب یہودی یعنی ظاہر پرست میری
امت میں سے دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔
ص ۴۶ و حاشیہ ص ۶۸

د

دُعا

دُعا کرنا ہمیشہ نبیوں کا طریق اور صلحاء کی سُنت
ہے اور عین عبادت ہے۔ مومن صادق پر اس وقت
دُکھ اور عذاب کی حالت وارد ہوتی ہے جب نماز
کی رقت اور ہر وقت دُعا اس سے فوت ہو جاتی ہے
ص ۸۴

ر

رائٹ

رائٹ (پادری) جو آتھم والی میعاد کے
اندر مر گیا۔ اور عیسائیوں کو اس سے سخت دُکھ
پہنچا۔ اُس کا منصب اور درجہ عیسائیوں میں۔ ص ۸
و ص ۸۳

رشید احمد گنگوہی (میاں)

ان کی ایمانداری پرکھنے کیلئے ایک فیصلہ کرنیوالا
اشتہار انعامی ہزار روپیہ جس میں دوسرے علماء
مکفرین پنجاب و ہندوستان بھی مخاطب ہیں۔
مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی کو قسم دلوا کر
ہزار روپیہ ہم سے لیں (جو کہتے ہیں) ص ۴۷

س

سعد اللہ لدھیانوی

(الف) آتھم کی پیشگوئی سے متعلق اس کے بعض اعتراضات
کے جوابات۔ دیکھو حاشیہ ص ۲۷ - ۲۸
و ص ۸۴ - ۸۷

(ب) اس کے ابتر رہنے کے متعلق ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو
الہام ان شانئک ھو الابتر ص ۸۶

ش

شہید

بعض انبیاء بھی شہید ہوئے ص ۸۶

ع

عبد الحق غزنوی

(الف) عبد الحق غزنوی سے مباہلہ اور اس کا اثر
مباہلہ کے بعد ہر ایک امر ایسا پیدا ہوا جو ہماری
عزّت کا موجب اور اُن کی ذلت کا موجب تھا
مثلاً کسوف و خسوف کا نشان۔ مباہلہ کے وقت
ہمارا بڑا بیٹا سخت بیمار تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے
شفا بخشی۔ پندرہ ماہ کے عرصہ میں عربی رسائل
نور الحق۔ کرامات الصادقین اور سرّ الخلافہ لکھے
مولویوں کو مقابلہ پر رسائل لکھنے پر چھ ہزار ستائیس
روپے کے انعامات بھی رکھے مگر کوئی مقابلہ پر
نہ آیا۔ آتھم کی پیشگوئی سچی نکلی۔ اِن چاند تو

کے ثبوت کیلئے مولوی محمد حسین بٹالوی کو منصف ماننا اگر وہ قسم کھا کر کہدے کہ ان سے تمہاری عزت قائم ہوئی تو ہم پانسو روپیہ تم کو انعام دینگے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کیلئے الفاظِ قسم۔ اور بصورت کذب ایک سال تک عذاب کا نازل ہونا۔ ص ۳۳-۳۴

ب۔ تتمہ متعلقہ اثر مباہلہ میاں عبدالحق غزنوی۔ ص ۳۶-۴۱

ج۔ خدا تعالیٰ نے ہزاروں آدمیوں کو اس طرف رجوع دے دیا اور انکی قدامت ص ۴۰

د۔ اولاد کے لئے دن رات ہمت کرتے رہو پھر اگر مردہ لڑکی ہی پیدا ہو تو بے شک کہدینا کہ مباہلہ کا اثر ہے۔ ص ۴۰

ھ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے انا نبشرک بغلام کی بشارت دی ہے۔ حاشیہ ص ۴۰

و۔ لعنتوں کی اقسام کا ذکر جو عبدالحق پر صاف پڑ رہی ہیں اور وہ اُن سے بے خبر ہیں۔ ص ۴۶-۴۷

عبدالحی (مولوی)

عبدالحی ابن حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی ولادت سے متعلق رؤیا۔ حاشیہ در حاشیہ ص ۲۷-۲۸

عذاب

ا۔ سنت اللہ۔ جب تک کافر نہایت درجہ کا بے باک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اسکو ہلاک نہیں کرتا۔ ص ۳

ب۔ مذہبی ضلالت کا محاسبہ قیامت پر ڈالا گیا ہے مطابق حدیث الدنیا سجن للمؤمن و جنّة للکافر کافروں کے لئے یہ دنیا بطور بہشت کے ہے اس لئے جن پر عذاب نازل ہوئے وہ اُن کے کفر کی وجہ سے نہیں بلکہ رسولوں کی تکذیب کرنے اور ایذاء میں حد سے بڑھ جانے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں فساد و فسق اور ظلم و آزار اور شرارت تکبّر میں نہایت کو پہنچ جانے کی وجہ سے نازل ہوئے۔ اور ایسا آدمی خواہ مومن ہو جب ظلم اور ایذاء اور تکبّر میں حد سے بڑھیگا اور عظمت الٰہی کو بھلا دیگا تو عذاب الٰہی ضرور اُس کی طرف متوجہ ہوگا جیسا کہ واذا اردنا ان نھلک قریۃ الآیۃ اور وما کنا مھلکی القریٰ الآیۃ اور آیت ولقد استھزئ برسل من قبلک الآیۃ اور آیت مکروا مکرًا و مکرنا مکرًا الآیۃ سے ظاہر ہے ص ۱۴-۱۶

ج۔ تمام انبیاء کے اتفاق سے مسلّم ہے کہ ڈرنیوالے پر عذاب دنیا نازل نہیں ہوتا بلکہ بے باک اور حد سے بڑھنے والے پر ہوتا ہے۔ ص ۳۰

د۔ عذاب سے متعلق پیشگوئیوں کی میعاد ایسی توبہ اور استغفار سے بھی ٹل سکتی ہے جس پر انسان بعد میں قائم نہ رہ سکے۔ ص ۳۱

ھ۔ تضرع و استغفار سے عذاب کا ٹلنا

قدیم عادت اللہ ہے۔ صـ۴۲

د۔ عذاب کی موت۔ وہ موت جو مقابلہ کے وقت اہل حق کی دعا سے یا اہل حق کے ایذا سے یا اہل حق کی پیشگوئی سے اشقیاء پر وارد ہوتی ہے وہ عذاب کی موت کہلاتی ہے۔ صـ۸۶

عقائد (مکفرین سے خطاب)

ا۔ ہماری عملی حالت اور ضروری عقائد میں ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے۔ کیا ہم کوئی شرک کا کام کرتے ہیں۔ کیا نمازوں کو چھوڑ دیا۔ روزہ و دیگر ارکانِ اسلام سے منکر ہو گئے یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیا؟ صـ۳۴

ب۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ امنا باللہ و ملئکتہ و رسلہ و کتبہ والجنۃ والنار والبعث بعد الموت پر ایمان الخ صـ۳۵-۳۶

ج۔ اگر وفاتِ مسیح کے ماننے کو موجب کفر سمجھتے ہو تو امام مالکؒ امام بخاریؒ حضرت ابن عباسؓ۔ ابن قیمؒ اور معتزلہ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اگر کہو کہ فرشتوں کا حقیقی نزول نہیں مانتے تو یہی مذہب مولوی عبدالحق دہلوی نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ اگر کہو نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نبیوں کی توہین کی ہے تو یہ غلط ہے۔ اگر کہو تاثیر نجوم مانتے ہو تو اسکے شاہ ولی اللہ صاحب بھی قائل ہیں۔ وغیرہ صـ۳۲-۳۵

عماد الدین (پادری) اور اُس کے ساتھ

دوسرے پادریوں کی ذلت و رسوائی اور لعنتوں سے حصہ پانا۔ نورالحق وغیرہ عربی کتب کے مقابلہ سے عاجز آنے کی وجہ۔ صـ۸ و ۶۰ و ۸۳

عیسائی اور مسیح کی الوہیت

دیکھو "مسیح کی ابنیت اور الوہیت"

عیسائی اور جھوٹ بولنا

عیسائی مذہب دنیا میں جھوٹ بولنے میں اول درجہ پر ہے۔ جس نے خدا کی کتاب میں بھی بے ایمانی کرنے سے فرق نہیں کیا۔ اور جعلی کتابیں بنائیں ضـ۱۲۰ و صـ۶۸-۶۹

م

مباہلہ

ا۔ عبدالحق غزنوی سے مباہلہ اور اس کا نتیجہ۔

دیکھو زیر "عبدالحق"

ب۔ آتھم کو مباہلہ کی طرف یعنی قسم کے لئے دعوت

دیکھو زیر "پیشگوئی عبداللہ آتھم"

ج۔ میعاد مباہلہ ایک سال صلحاء کی سنت قدیمہ سے ثابت ہے کہ مباہلہ کی غایت میعاد ایک سال تک ہوتی ہے۔ حاشیہ صـ۳۴

محمد حسین بٹالوی (مولوی)

عبدالحق غزنوی کو مباہلہ کے بعد جو ذلتیں پہنچیں اس کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی کو منصف ماننا اگر وہ قسم مؤکد بعذاب مقید بمدت ایک سال یہ کہدے کہ ان سے ان کے گروہ کی ذلت نہیں بلکہ عزت ہوئی ہے اور پانسو روپیہ انعام کا وعدہ۔ صـ۳۳-۳۴

مخالفین اور سلسلہ احمدیہ

جس چراغ کو خدا روشن کرے تم اس کو بجھا نہیں سکتے ۔ پس فولادی قلعہ کے ساتھ ٹکریں مت مارو کہ تمہارے ٹکروں سے قلعہ ہرگز نہیں ٹوٹے گا ۔ تمہارے ہی سر پاش پاش ہو جائیں گے ۔ ص ۳۴

مسیح موعودؑ

۱ ۔ آپؑ کا صبر و استقلال اور شجاعت اور نیک انجام کے متعلق یقین کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے تو کچھ خوف نہیں تب بھی میں آخر فتحیاب ہونگا ۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا ۔ میری روح ہلاک ہونیوالی روح نہیں ۔ خدا کے ساتھ میرا پیوند کوئی چیز نہیں توڑ سکتی ۔ اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے ۔

ص ۲۳

۲ ۔ سب سے پیاری چیز ۔ مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو ۔ اس کا جلال چمکے ۔ اس کا بول بالا ہو ۔ ص ۲۳

۳ ۔ قدرت خداوندی پر یقین کامل ۔ ہم حلفاً اور زور سے کہتے ہیں کہ ہمارا سچا خدا ایک سال تک ان کو موت دیدیگا اور ہمیں موت سے بچائیگا ہم خدا کے فضل سے جیئنگے جب تک دینی خدمات کا کام پورا نہ کریں ۔ ص ۳۷-۳۸

۴ ۔ ہمارا انجام کیا ہوگا ۔ مفتری کا انجام نہایت ہی برا اور قابل عبرت ہوتا ہے ۔ صادق کسی صورت میں ہلاک نہیں ہوتے ۔ خدا ان پر انکو تباہ کرنے کے لئے مصائب نازل نہیں کرتا بلکہ اس لئے تا وہ پھل اور پھول میں ترقی کریں ۔ زمیندار کے دانہ بونے کی مثال ۔ وہ ورطۂ عظیمہ میں غرق ہونے کیلئے نہیں ڈالے جاتے بلکہ اس لئے کہ تا اُن موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں اور اسکی تفصیل ۔ خدا کا وعدہ ہے کہ آخر کار تجھے فتح دونگا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہیگی ۔ ص ۵۲-۵۴

۵ ۔ صداقت کی دلیل

(ا) کیا حق بجانب آدمی کی وہ نشانیاں ہیں جو آتھم صاحب ظاہر کر رہے ہیں یا یہ نشانیاں جو ان پُرہیبت اور متواتر اشتہارات سے روشن ہو رہی ہیں کیا یہ استقامت کسی جھوٹے میں آ سکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ اُس کے ساتھ نہ ہو ۔ ص ۱۱۳

(ب) کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ کبھی میں نے کوئی ظالمانہ حرکت کی یا ادنیٰ زد و کوب کا استغاثہ میرے پر دائر ہوا ۔ ص ۱۰۱

۶ ۔ اپنے لئے بصورت جھوٹا ہونیکے بددعا ۔ اپنے لئے خدا تعالےٰ سے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاکت چاہنا ۔ اگر وہ پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ۔ اگر قبولیت والی رحمت میرے ساتھ نہیں تو مجھے ہلاک کر دے ۔ اور بعض الہامات کا ذکر جو آپ کے مقام کو بلند ظاہر کرتے ہیں ۔ ص ۱۲۴-۱۲۵

مسیح ناصریؑ کی ابنیت اور الوہیت

عیسائی بندہ پرست ہیں اُن کی نظر میں عیسیٰ مسیح خدا ہے۔ جیسا کہ قرآن نے کہا ہے اور ان کا یہ قول باطل ہے کہ ہم عیسیٰ کو تو ایک انسان سمجھتے ہیں مگر اس بات کے ہم قائل ہیں کہ اس کے ساتھ اقنوم ابن کا تعلق تھا اور اس کا تفصیلی ثبوت۔ حاشیہ ص۹۸-۹۹

موت

مومن کیلئے ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب کی طرف پہنچاتا ہے اور کافر کے لئے جہنم کا پہلا زینہ ہے۔ ص۸۲

مہدی موعود کے چار خاص نشانات

۱ - علماء اس کی تکفیر کریں گے۔

۲ - ماہ رمضان میں خسوف و کسوف کا نشان جو کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت نہیں ہؤا - اور حدیث ان لمھدینا اٰیتین الخ

۳ - مہدی کے وقت ایک فتنہ ہوگا - نصاریٰ اور مہدی کے لوگوں میں ایک جھگڑا ہوگا نصاریٰ کیلئے شیطان کی آواز الحق فی اٰل عیسٰی اور مہدی کے لوگوں کیلئے آسمانی آواز الحق فی اٰل محمدؐ آئیگی۔

۴ - اسکے وقت میں بہت سے مسلمان یہودی طبع دجّال سے مل جائیں گے اور اس کے دعوٰی فتح کے مصدق ہونگے اور ان کی تفصیل۔

۵ - ان چاروں علامتوں کی نظیر پیش کرنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ نقد انعام جو مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی کے ان الفاظ میں قسم کھانے پر دیدیا جائیگا قسم کے الفاظ کا ذکر۔ ص۴۸-۵۲

ن

نبی جمع انبیاء

بعض انبیاء شہید ہوئے ص۸۶

نجات

نجات کا مدار ایمان بالغیب پر ہے ص۲۱

نشان

اللہ تعالیٰ ایسا کھلا نشان نہیں دکھاتا جو کج فطرت موٹی عقل کی نفسانی خواہشوں کے مطابق ہو - کیونکہ ایسا نشان حامی ایمان نہیں ہو سکتا بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمان انتظام کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو مستحق ثواب نہیں رہنے دیتا - کیونکہ بدیہیات کا ماننا موجب ثواب نہیں ہو سکتا۔ ص۲۰-۲۱

ی

یوم

ا - پیشگوئیوں میں یوم سے مراد سال لینے کی حقیقت یہ ہے کہ بعض وقت دن یا ہفتہ یا مہینہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک مناسب حصّہ زمانہ کا مراد ہوتا ہے - مثلاً جیسا کہ دن سے مراد دو تغیرات کے بیچ کا وقت ہے یعنی آفتاب کا طلوع اور آفتاب کا غروب - ایسا ہی وہ وقت جو دو روحانی تغیرات کے اندر واقع ہے اسکا نام دن ہوگا - جیسا کہ بدر کی فتح کیلئے ایک دن کا وعدہ دیا گیا اور دن سے مناسبت یہ تھی کہ یہ فتح بھی دو تغیروں کے اندر تھی - ایک تغیر یہ کہ آنحضرت آفتاب صداقت مدینہ منورہ پر طلوع ہؤا اور اہل مکہ کیلئے غروب کے حکم میں ہوگیا - سو طلوع بھی متحقق ہوگیا اور غروب بھی اس کی تفصیل ص۴۴-۴۵

ب - جب مؤکد اور مکرر طور پر کسی دن یا تاریخ کا وعدہ ہو جائے تو اس سے انسانی دن اور تاریخیں قطعاً اور یقیناً مراد ہوتی ہیں - ص۴۵

انڈکس کتاب "منن الرحمٰن"

اور بعد میں ان کی شاخوں کو سمجھایا جن کو وہ بخوبی سمجھ سکتے تھے۔ دوسری مثال عالم معاد ہے وہ اس کی تفاصیل بھی نہیں سمجھ سکتی تھیں اس لئے توریت میں اچھی طرح اس کی تصریح نہ کی گئی۔ اور اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود میں ایک قوم منکر قیامت ہو گئی اور لفظ باپ سے عیسائیوں نے ایک عاجز بندہ کو خدا بنا لیا۔ حاشیہ ص ۱۵۸-۱۵۹

ت

تفسیر

۱ - (ا) آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں نے انسان کو اپنی عبادت اور معرفت کیلئے پیدا کیا ہے درحقیقت دوسرے لفظوں میں یہ بیان ہے کہ میں نے انسانی حقیقت کو جو نطق اور کلام ہے مع اس کے تمام قویٰ اور افعال کے جو اس کے زیر حکم چلتے ہیں اپنے لئے بنایا ہے اور اس کی تشریح۔ حاشیہ ص ۱۴۶

(ب) اس آیت میں اشارہ کیا کہ جنّ و انس کی خلقت میں اس کی طلب اور معرفت اور اطاعت کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اگر انسان میں یہ مادہ نہ ہوتا تو دنیا میں نہ ہوا پرستی ہوتی نہ بُت پرستی نہ انسان پرستی۔ کیونکہ ہر ایک خطا صواب کی تلاش میں پیدا ہوا ہے۔ حاشیہ ص ۱۵۳-۱۵۴

۲ - آیت الذی اعطی کل شیٔ خلقه ثم هدیٰ یعنی ہر ایک چیز کو اس کے مناسب حال کمالِ خلقت بخشا اور پھر اس کو دوسرے کمالاتِ مطلوبہ کیلئے رہنمائی کی۔ حاشیہ ص ۱۵۴

۳ - ومن اٰیٰته خلق السمٰوٰت والارض و اختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذالک لاٰیٰت للعالمین اس آیت میں تحقیق الالسنہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کو خدا شناسی کا معیار ٹھہرایا ہے۔ حاشیہ ص ۱۶۳-۱۶۴

۴ - لتنذر ام القری ومن حولها اس میں عربی زبان کی فضیلت کا ذکر ہے اور اشارہ ہے کہ عربی زبان اُمّ الالسنہ اور قرآن اُمّ الکتب السابقہ اور مکہ اُمّ الارضین ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ قرآن عربی میں کیوں نازل ہوا۔ اور آنحضرتؐ کیوں خاتم النبیین ٹھہرے۔ ص ۱۸۳-۱۸۸

۵ - آیت الرحمٰن علّم القراٰن خلق الانسان علّمه البیان۔ الشمس والقمر بحسبان کی لطیف تفسیر اور اس سے عربی زبان کی فضیلت اور اس کے اُمّ الالسنہ ہونے پر استدلال۔ اور یہ کہ علّم القراٰن و علّمه البیان میں دو احسان بتلائے۔ قرآن کا نزول اور عربی زبان کو بلاغت اور فصاحت کے ساتھ مخصوص کرنا ص ۱۸۸-۱۹۳

د

دساتیر

کتاب دساتیر مجوس میں "بنام ایزد بخشائندہ و بخشائش گر مہربان دادگر" پارسیوں کی یہ ترکیب بسم اللّٰہ سے کچھ مناسبت نہیں رکھتی۔ اور جو لفظ رحمٰن اور رحیم میں فرق ہے وہ اس میں موجود نہیں اور

جو اللہ کا لفظ وسیع معنے رکھتا ہے وہ ایزد کے لفظ میں ہرگز نہیں پائے جاتے ۔
حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۱۴۹-۱۵۰

دُنیا کی عمر

یہ قطعی بات نہیں کہ عمر دنیا صرف چار یا پانچ ہزار برس تک گذری ہے اور پہلے اس سے زمین و آسمان کا نام و نشان نہ تھا ۔ بلکہ نظرِ عمیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک مدت دراز سے آباد ہے ۔ صفحہ ۱۳۴

ر

ربّ

۱ ۔ لفظ ربّ کی خوبیاں دیکھو زیر "صفاتِ الٰہیہ"

۲ ۔ ربّ اور اَب یعنی باپ کے مفہوم میں فرق ۔ عیسائیوں کا عیسائیت میں لفظ اَب کے استعمال اور قرآن مجید میں اس کے عدمِ استعمال سے فضیلت نکالنا حماقت ہے ۔ اس لئے کہ

(ا) باپ کی حقیقت لغتاً اتنی ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کے نطفے سے پیدا ہو ۔ مگر پیدا کرنے میں اس نطفہ انداز کا کچھ دخل نہ ہو لیکن خدائے قادرِ مطلق خالق بالارادہ اور حافظ و قیوم اور کمالات تک پہنچانے والا ہے اس کے لئے لفظ اَب کا استعمال ازروئے لُغت ناجائز ہے بلکہ اس کے لئے دوسرا لفظ ربّ ہے اور اس کی تفصیل ۔ حاشیہ صفحہ ۱۵۵-۱۵۶

(ب) لفظ اَب یا باپ یا مادر میں کوئی حصّہ پرورش یا ارادہ یا محبت کا شرط نہیں جس وجہ سے انسان یا حیوان باپ کہلاتا ہے ۔ اس وقت محبت کا خیال بھی نہیں ہوتا ۔ محبت دیکھنے اور انس سے بعد میں آتی ہے ۔ صفحہ ۱۵۵ حاشیہ در حاشیہ

(ج) مسیح ناصری پر الزام ۔ نحوی تحقیق سے ظاہر ہے کہ باپ کا لفظ خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال کرنا ایک سوءِ ادب اور ہجو میں داخل ہے جن لوگوں نے کہا کہ مسیح ناصری خدا تعالیٰ کے لئے اَب کا لفظ استعمال کر کے جنابِ الٰہی کو اپنا حقیقی باپ یقین رکھتے تھے انہوں نے نہایت مکروہ اور جھوٹا الزام آپ پر لگایا ۔ حاشیہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷

(د) اَب کا لفظ لغت کی رُو سے چار مادوں کے لحاظ سے بنایا گیا ہے (۱) اباء سے بمعنی نہ ختم ہونے والا پانی (۲) ابی بمعنی رُک جانا بس کرنا ۔ (۳) اباء بمعنی سرکنڈا (۴) ابی بمعنے سقوطِ اشتہا سے مشتق ہے اور ان کے مفہوم کا انطباق لفظ اَب یعنی باپ پر ۔ حاشیہ صفحہ ۱۵۸

(ھ) اس اعتراض کا جواب کہ پہلی کتابوں نے اَب کا لفظ خدا کے لئے کیوں استعمال کیا ۔
دیکھو زیر لفظ "باپ"

ز

زبان

۱ ۔ زبانوں میں اختلاف کا سبب ۔ اختلافِ السنہ کے لئے صرف باہمی بُعد زمان یا مکان سبب نہیں بلکہ اس کا ایک قوی سبب یہ بھی ہے کہ خط استوا کے قرب یا بُعد اور ستاروں کی ایک خاص وضع کی

تاثیر اور دوسرے نامعلوم اسباب سے ہر ایک قسم کی
زمین اپنے باشندوں کی فطرت کو ایک خاص حلق
اور لہجہ اور صورت تلفظ کی طرف میلان دیتی ہے
وہی محرک ایک خاص وضع کلام کی طرف لے آتا ہے
ص ۱۳۴

۲ - کامل زبان کے لئے مفردات کا کامل نظام ضروری
ہے۔ یعنی یہ واجبات میں سے ہے کہ کامل زبان
جو الہامی اور اُم الالسنہ کہلاتی ہے انسانی خیالات
کو الفاظ کے قالب میں ڈھالنے کے وقت پورا
ذخیرہ مفردات کا اپنے اندر رکھتی ہو اور اس کی
تفصیل - ص ۱۴۰-۱۴۲

۳ - الہامی زبان - اگر یہ خصوصیت کسی زبان میں
پائی جائے کہ وہ زبان انسانی خیالات کے قدوقامت
کے موافق مفردات کا خوبصورت پیرایہ اپنے اندر
تیار رکھتی ہے اور ہر ایک باریک فرق جو افعال میں
پایا جاتا ہے وہی باریک فرق اقوال کے ذریعے سے
دکھاتی ہے اور اس کے مفردات خیالات کے تمام
حاجتوں کے متکفل ہیں تو وہ زبان بلاشبہ الہامی
ہے - ص ۱۴۱

س

سنسکرت

آریوں کا دعویٰ کہ سنسکرت کامل اور الہامی اُم الالسنہ
ہے اور پرمیشر کی بولی ہے غلط ہے - وید کی ایک شرتی
بھی اس کی تائید میں آریہ پیش نہیں کر سکے -
ص ۱۳۰

ص

صفاتِ الٰہیہ

۱ - رحمٰن اور رحیم - رحمتِ الٰہی نے دو قسم سے
اپنی ابتدائی تقسیم کے لحاظ سے بنی آدم پر ظہور فرمایا
اوّل وہ رحمت جو بغیر وجود عمل کسی عامل کے بندوں
کے ساتھ شامل ہوئی - جیسا کہ زمین آسمان شمس قمر
ستارے پانی ہوا آگ وغیرہ جن پر انسان کی بقا
اور حیات موقوف ہے - اس سے تناسخ بھی باطل
ثابت ہوتا ہے -
دوسری قسم رحمت کی جو انسان کے اعمال حسنہ پر مترتب
ہوتی ہے جب وہ تضرع سے دعا کرتا ہے تو قبول
کی جاتی ہے - جب محنت سے تخم ریزی کرتا ہے تو
رحمتِ الٰہی اس تخم کو بڑھاتی ہے - ہر عمل صالح
کے ساتھ دینی ہو یا دنیوی رحمتِ الٰہی لگی ہوئی
ہے - یہ دو چشمے عربی زبان میں رحمٰن اور رحیم سے
پکارے گئے جو مفرد لفظ ہیں اور ان کی تفصیل
ص ۱۴۷-۱۵۰

۲ - رَبّ لفظ کی خوبیاں
(۱) لسان اور تاج میں اس کے سات معنے -
مالک - سیّد - مدبّر - مربّی - قیّم - منعم - متمّم -
لکھے ہیں - ان میں سے پہلے تین معنے خدا تعالیٰ
کی ذاتی عظمت پر اور باقی چار نام خدا تعالیٰ کے
ان فیوض پر دلالت کرتے ہیں جو بلحاظ اس کی
کامل سیادت اور کامل تدبیر کے اس کے بندوں پر دائم ہیں
ان کے معانی اور تفصیلی تشریح - حاشیہ ص ۱۵۲-۱۵۵

(ب) لغتِ عرب کی رُو سے ربوبیت کے معنے نہایت ہی وسیع ہیں اور عدم کے نقطہ سے مخلوق کے کمالِ تام کے نقطہ تک ربوبیت کا لفظ ہی اطلاق پاتا ہے اور خالق وغیرہ الفاظ اسم ربّ کی فرع ہیں -

حاشیہ صـ۱۵۴

(ج) رَبّ اور آب یعنی باپ میں فرق دیکھو "ربّ"

۳ - ربوبیّت و احدیّت - صفاتِ دوریہ ہیں۔ کبھی ذاتِ الٰہی تجلیاتِ ربوبیّت کا اور کبھی تجلیات احدیت کا تقاضا کرتی ہے - یہ صفات دوری طور پر ظہور کرتی ہیں جیسے رات اور دن اور خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں ہوتیں۔ کبھی اُس کی ذات افنا رچاہتی ہے کبھی انشاء - اور اس عالم پر کبھی ایسا وقت آجاتا ہے کہ بجز خدا تعالیٰ کے کوئی فرد باقی نہیں رہتا - پھر اُس کے بعد مخلوقات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اسی سے نوعِ انسانی کی قدامت کا مسئلہ باطل ہو جاتا ہے -

صـ۲۰۳-۲۰۵

۴ - صفت احدیت غیر کی نیستی چاہتی ہے - بجز اُن مومنوں کے جو خدا کے گھر میں داخل ہو گئے اور فنا فی اللہ ہو کر خدا تعالیٰ کی محبت میں فوت ہو گئے - خدا تعالیٰ اُن کو اپنی حیات سے حیات عطا کرتا ہے اور اس کی غیرت ان کو فنا نہیں کرتی - کیونکہ اس کی وحدانیت اُن پر محیط ہو جاتی ہے -

صـ۲۰۵

۵ - قاعدہ - جہاں ایسے دو مترادف لفظوں میں جو صفات یا افعالِ الٰہیہ کے متعلق ہیں فرق ظاہر کرنا مقصود ہو تو صفات یا افعالِ الٰہی کی اس تقسیم کی طرف متوجہ ہوں جو نظامِ قانونِ قدرت دکھلا رہا ہے - کیونکہ عربی کی اصل غرض الٰہیات کی خدمت ہے - اور اس کی تشریح -

صـ۱۴۹ - ۱۵۰

ع

عبدالکریمؓ (مولوی سیالکوٹی)

تمام تعلقات چھوڑ کر کئی مہینوں سے اس کام (اشتراکِ السنہ ثابت کرنے کیلئے) کے لئے میرے پاس موجود ہیں -

صـ۱۴۳

عربی زبان

۱ - عربی زبان ام الالسنہ اور الہامی زبان ہے -

(الف) اور کسی انسان کی ایجاد نہیں - تمام زبانوں میں ایک اشتراک ہے اور ان مشترک زبانوں کی ماں عربی زبان ہے جس سے یہ زبانیں نکلیں -

صـ۱۲۹ ، صـ۲۴۰

(ب) اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سکھلایا کہ عربی ام الالسنہ اور نوع انسان کے لئے ایک اصلی اور الہامی زبان ہے -

صـ۱۹۶

(ج) قرآن کریم سے معلوم ہوا کہ عربی دلائلِ نبوت آنحضرتؐ کا ایک ذخیرہ ہے -

صـ۱۶۶

۲ - اُمّ الالسنہ ثابت کرنے کیلئے تین مراحل کا طے کرنا ضروری ہے - پہلا مرحلہ زبانوں کا اشتراک (دُوسرا مرحلہ عربی کا ام الالسنہ ہونا بہ پایۂ ثبوت

پہنچانا - تیسرا مرحلہ عربی کا بوجہ کمالات فوق العادت کے الہامی ثابت کرنا - اور ان تینوں امور کا ثبوت اس کتاب میں دیا گیا ہے۔ ص ۱۳۰ - ۱۳۴

۴ - عربی زبان کے ام الالسنہ اور الہامی ہونے کا ثبوت اور اسکے کمالات و فضائل خاصہ

(ا) عربی کے کمالات خاصہ میں سے یہ ہے کہ وہ فطری نظام اپنے ساتھ رکھتی ہے اور الٰہی صفت کی خوبصورتی اسی رنگ میں دکھاتی ہے جس رنگ سے خدا تعالیٰ کے اور کام دنیا میں پائے جاتے ہیں - باقی تمام زبانیں عربی کا ایک مسخ شدہ خاکہ ہیں - خدا سے نکلی ہوئی چیز خارق عادت شمائل رکھتی اور اس کی نظیر بنانے پر انسان قادر نہیں ہوتا ص ۱۳۲

(ب) عربی زبان اور غیر زبانوں میں فرق سمجھانے کے لئے دو مثالیں - ص ۱۳۲ - ۱۳۳

(ج) عربی زبان باریک اشارات سے کبھی الف لام تعریف سے اور کبھی تنوین سے ایسا ہی زیر و زبر و پیش سے مخاطب کو سمجھا دیتی ہے جبکہ دوسری زبانیں وہی مضمون طولانی فقروں سے بھی نہیں سمجھا سکتیں - اور اس کی مثالیں اور اس کے بہت سے الفاظ کہ وہ ایک حرف ہیں مگر اس کے معنے دو یا تین لفظ پہ مشتمل ہیں - اور اس کی مثالیں - ص ۱۳۳

(د) عربی کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ متفرق زبانوں میں جس قدر خواص ہیں وہ سب اسمیں جمع ہیں - مثال کے طور پر چینی سنسکرت اور امریکن زبانوں کے بعض خواص کا ذکر اور ان کا عربی زبان میں پایا جانا - ص ۱۳۳ - ۱۳۴

(ہ) توریت سے ثابت ہے کہ پہلے ایک ہی زبان تھی (پیدائش کے اصل عبرانی الفاظ اور اسکی تشریح) پھر خدا تعالیٰ نے بمقام بابل ان میں اختلاف ڈال دیا - اور بابل عراق عرب میں تھا اور اختلاف یوں ہوا کہ بابل میں رہنے والے مختلف ملکوں میں نکال دیئے گئے - ص ۱۳۵ و ۱۳۶

(و) فضائل خاصہ جو اس زبان سے خصوصیت رکھتے اور اس کے ام الالسنہ اور کامل الہامی زبان ہونے کی قطعی دلیل ہیں پانچ خوبیاں ہیں

پہلی خوبی - عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے۔

دوسری خوبی عربی میں اسماء باری تعالیٰ - اسمائے ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضائے انسانی اپنی اپنی وجہ تسمیہ میں بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہیں -

تیسری خوبی - عربی کا اطراد مواد الفاظ بھی پورا نظام رکھتا ہے -

چوتھی خوبی - عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ - الف لام اور تنوین اور تقدیم و تاخیر سے فقروں کا کام نکال لیتی ہے -

پانچویں خوبی - ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے جو انسان کے تمام

بایک در بایک عناصر اور خیالات کا نقشہ کھینچنے کے لئے کامل وسائل ہیں۔ ص ۱۲۷-۱۲۸

(ز) <u>عربی کے بعض کمالات و خواص</u>

(۱) اوسع اللغات ہے۔

(۲) نظام مفردات میں اتم ہے۔

(۳) اور مرکبات کے درجہ بدرجہ رکھنے میں سب سے زیادہ محل مناسب تک پہنچے ہوئے اور لطائف و اشارات پر سب سے زیادہ دلالت کرنے والے ہیں۔

(۴) اس کی اسماء کی بناوٹ میں بہت سے علوم پائے جاتے ہیں۔

(۵) اور اس کے نظام مفردات کے کمال کا ثبوت فطرتِ انسانیہ کے مختلف حالات کے مناسب مفردات کا پایا جانا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونا اور اس کی تفصیل۔ ص ۲۱۷-۲۲۱

(۶) یہ ایک ایسی زبان ہے جو لطائف صنعت سے مزین ہے۔ طبعی معانی متعددہ کے مقابلہ میں ایک ہی لفظ وضع میں رکھا گیا ہے تا اسکا بولنا آسان ہو۔ یہ خوبی دوسری زبانوں میں نہیں۔ ہندی زبان اور ہندوؤں کا ذکر جو اسے اعلیٰ اور الہامی زبان خیال کرتے ہیں حالانکہ اس میں عربی زبان کی طرح مفردات نہیں مرکبات ہیں۔ اور مفردات طبعًا مرکبات پر مقدم ہیں اور جو بعض مفردات دوسری زبانوں میں پائے جاتے ہیں ان کی وجہ تسمیہ اُن میں نہیں پائی جاتی اور اُن کی کنہ عربی کی طرف لوٹائے بغیر معلوم نہیں ہوسکتی۔ عبرانی اور سریانی زبانوں کا اشتراک سب کے نزدیک مسلّم ہے اور وہ عربی کی محرّف شکلیں ہیں۔ ص ۲۲۱-۲۲۳ و ص ۲۴۲

(ح) <u>عربی اور سنسکرت میں مفردات کے لحاظ سے فرق</u>

سنسکرت کے فاضل اس کے چار سو روٹ بتاتے ہیں اور عربی کے محقق عربی زبان کے مفردات ستائیس لاکھ سے کچھ زیادہ۔ نظامِ مفردات کے لحاظ سے عربی زبان اور دیگر زبانوں میں فیصلہ کا طریق جس سے ہر زبان کی فصاحت و بلاغت کا بھی اندازہ ہو جائیگا۔ ص ۱۴۲-۱۴۳

(ط) کلمات میں <u>فرقوں کا راز</u> ظاہر کرنے کے لئے انسان کی خلقت اور اُس کے بعد کی ہر حالت کے مفردات کا پایا جانا۔ سلالۃ طین[1]۔ مٹی سے پیدائش کی وجہ سے آدم[2]۔ جب دو اُنس اُس کی طینت میں رکھ دیئے تو انسان[3]۔ ایک اُنس جس سے پیدا ہوا۔ دوسرا خالق رحمٰن کا جیسے ماں باپ کا اُنس بھی بچوں میں پایا جاتا ہے۔

<u>ماؤں کے رحموں کے ذریعہ پیدائش کے لحاظ سے</u>

تغیر اوّل کا نام ماء دافق اور نطفہ پھر علقہ۔ مضغہ۔ عظام۔ لحم۔ نفس۔ جنین۔ ولید۔ صبی۔ رضیع۔ فطیم و فطیم۔ دارج۔ رباعی۔ خماسی۔ مثغور۔ مثغر۔ مترعرع۔ یافع مراہق۔ حزور۔ شاب۔ کہل۔ شیخ۔ خوف مفند۔ المتوفی اور ان سب کی وجہ تسمیہ کا ذکر۔ ص ۲۴۴-۲۴۷

(ی) <u>اشتراک السنہ</u> کی مثال لفظ اُمّ و اُمّہ ہے

یہ لفظ عربی۔ہندی۔فارسی۔انگریزی میں مشترک ہے لیکن تسمیہ کی حقیقت سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں نہیں پائی جاتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری زبانوں کا لفظ عربی سے بگڑا ہوا ہے۔ ص ۲۲۷-۲۲۸

۴۔ آیات قرآن مجید سے عربی زبان کے اُم الالسنہ ہونے کا ثبوت

(الف) عربی زبان کے اُمّ الالسنہ اور قرآن کے اُمّ الکتب اور مکّہ کے اُمّ الارضین اور قرآن کے عربی میں نزول اور خاتم النّبییّن کے عرب سے ظاہر ہونیکا استدلال آیت لتنذر اُمّ القریٰ ومن حولہا سے ص ۱۸۳-۱۸۸ و ۲۰۷ و ۲۰۹

(ب) تائیدی آیات بھی مذکورہ بالا آیت کی تائید ہوتی ہے ایک آیت خلق الانسان علّمہ البیان ہے۔ بیان سے مراد عربی زبان ہے۔ جیساکہ آیت بلسان عربی مبین سے ظاہر ہے کیونکہ صرف عربی زبان کی یہ وصف بیان فرمائی اور اس سے پہلے علّم القرآن میں عربی زبان کے سیکھنے کی تلقین کی۔ البیان سے عربی بلاغت کی طرف اشارہ کیا کہ وہی کامل اور حوائج فطرتِ انسانی کے مقابل اس میں مفردات ہیں اور دوسری زبانوں کو قرآن نے اعجمی ٹھہرایا اور اس کے بعد آیت الشمس والقمر بحسبان میں بتایا کہ عربی اور قرآن چاند اور سورج کی طرح ہیں اور ان کا بھی حسبان ہے اور اس کی تفصیل۔ اور عربی زبان کی تعریف کہ وہ خدا سے نکلی ہے اور قانون قدرت میں جو کچھ پایا جاتا ہے اس میں اس کے لئے لفظ مفرد موجود ہے۔ گویا صحیفۂ قدرت اور عربی مرایا متقابلہ ہیں۔ ص ۱۸۸-۱۹۵ و ۲۰۷ – ۲۰۹

دوسری آیت للعالمین نذیرًا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نذیرا للعالمین ہونے سے ظاہر ہے کہ مکّہ تمام دنیا کی ماں اور اصل اللغات کا مبدا اور کائنات کا مرکز ہے اور عربی اُمّ الالسنہ اور قرآن ام الصحف المطہرہ ہے۔ ص ۲۰۷-۲۰۸

تیسری آیت۔ انسان کو سمیع قرار دینے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اُسے پہلے کچھ سُنایا ص ۲۱۱

چوتھی آیت۔ اسی طرح علّم اٰدم الاسماء میں اشارہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے آدم کو سمیات کے ذریعہ کلمات سکھائے۔ سمیات سے مراد ایسے امور ہیں جنکا بیان کرنا بذریعہ اشارات ممکن ہے اور یہ کہ حقائق اشیا عربی زبان میں سکھائے گئے۔ اسم کے معنے نحویوں کے لینے ضروری نہیں اور یہ خیال درست نہیں کہ حضرت آدمؑ کو تمام زبانیں سکھائی گئی تھیں اور بائیبل سے ثبوت کہ پہلے زبان ایک ہی تھی۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے تمام نظام پیدائش میں وحدت رکھی ہے۔ انسان کو نفس واحدۃ سے اور ہر چیز کو پانی سے حیات بخشی اور اس کی تفصیل ص ۲۱۱ - ۲۱۴

پانچویں آیت۔ ان اوّل بیت وضع

للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین میں
بھی اشارہ ہے کہ عربی زبان سب زبانوں پر سبقت لے
گئی ہے۔ کیونکہ بیت لوگوں کے مجمع سے خالی نہیں ہوتا
اور وہ کلام کے محتاج ہیں کیونکہ معاشرہ فہم و تفہیم پر
موقوف ہے۔

چھٹی آیت اذ بوأنا لابراھیم مکان البیت
دلیل ہے کہ مکہ دنیا کی پہلی عمارت ہے۔ اس سے عربی کا
پہلی زبان ہونا ثابت ہوتا ہے جو آدم کو سکھائی گئی۔
اور عربی کے مفردات کی شان کا ذکر۔ اور مرکبات کی
شان کے زیادہ ارفع ہونے کا بیان اور اس کی وجہ
تمثیلوں کے ساتھ۔ ص ۲۳۳ - ۲۳۹

ساتویں آیت - ومن آیٰتہ — اختلاف
السنتکم والوانکم سے استدلال۔
(ل) کہ جیسے ایک رنگ سے کئی رنگ ظاہر ہوئے
اسی طرح ایک زبان سے کئی زبانیں۔ ص ۲۱۵
(ب) انسان کو پیدا کر کے خدا نے بیان سکھایا اور
عربی کو ہر زبان کی ماں بنایا۔ جیسا کہ ایک رنگ
سے کئی رنگ بنائے۔ ص ۱۲۶ - ۱۲۸
(ج) تائیدی احادیث (۱) ابن عساکر نے بروایت
ابن عباسؓ یہ حدیث بیان کی ہے کہ آدم کی زبان
جنت میں عربی تھی۔ (۲) عبدالملک وغیرہ سے
روایات ہیں کہ پہلی زبان عربی تھی جو آدمؑ جنت
سے لائے پھر زبان بدل گئی پہلے سریانی ہوئی
اسی لئے اس کو عربی اول کہتے ہیں (۳) پھر
دیلمی کی حدیث مثلت بی امتی فی الماء والطین

اور آدمؑ کی طرح مجھے بھی اسماء سکھائے گئے۔ تعلیم آدم
اور اس حدیث میں اسماء سے مراد زبان عربی مبارک
ہے۔ ص ۲۱۴ - ۲۱۶

۵ - علاوہ ازیں زبانوں کا اشتراک بھی اس امر کی
دلیل ہے کہ ان کا کوئی اصل ہے۔ ص ۲۱۶

۶ - عربی زبان کا معلّم خدا ہے

(ل) خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پیدا شدہ چیزوں کی اوّلی
علامت کہ وہ معرفت باری کا ذریعہ اور اس کی
راہ کی خادم ہیں - عربی زبان میں بدیہی طور پر
پائی جاتی ہے۔ آیت وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون سے استدلال کہ خدا انسان کا خالق
ہے اس لئے زبان کا معلّم بھی وہی ہے۔ اور صرف
عربی زبان ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے صفات
اور افعال اور ارادوں کی چہرہ نمائی اور اپنے
فعل اور قول کی تطبیق کے لئے ایک متکفل خادم
پیدا کیا ہے۔ سو عربی کے ظہور و بروز کا اصل
مقصود الٰہیات کا روشن چہرہ دکھلانا ہے اور
اس کے ثبوت میں صفت رحمٰن اور رحیم کا
تفصیلی ذکر۔ حاشیہ ص ۱۳۶ - ۱۵۰

نیز دیکھو زیر "صفاتِ الٰہیہ" اور "تفسیر"

(ب) نطق اور بیان کی طاقت انسانی پیدائش کا تتمہ
ہے اور نطق حقیقت انسانی کا نور ہے اس لئے
وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس خدا ہی
انسان کا معلّم ہوا۔ اس کے ماننے بغیر توحید تام
نہیں ہوتی اور عربی زبان کے مفردات میں جو

علوم پائے جاتے ہیں وہ شاہد ہیں کہ عربی زبان صرف
خدا کا فعل ہے۔ ص ۱۹۵۔۲۰۰ و ۲۰۶ و ۲۰۷
(ج) اس اعتراض کا جواب کہ نطق بغیر تعلیم کے حاصل
نہیں ہوتا اور کوئی بچہ بغیر معلم نہیں بول سکتا یہ ہے
کہ اسی سے ثابت ہے کہ پہلے انسان کو جبکہ کوئی
اور معلم نہیں تھا خدا نے نطق سکھایا۔ پس
بشر اول آدم کا معلم خدا تھا۔ ص ۲۰۰۔۲۰۲

۷۔ عربی کے اُمّ الالسنہ ہونے پر دو اعتراضوں کا جواب

(ا) اگر تمام زبانوں کی جڑ اور اصل ایک ہی زبان کو
تسلیم کیا جائے تو عقل اس بات کو قبول نہیں کر
سکتی کہ صرف تین چار ہزار برس تک ایسی زبانوں
میں جو ایک ہی اصل سے نکلی تھیں اس قدر فرق
ظاہر ہو گیا ہو۔ اور دیگر مؤثرات کی مثالیں۔
ص ۱۳۴۔۱۳۵

(ب) اس اعتراض کا جواب کہ اگر عربی اُمّ الالسنہ
ہے تو اس کی نسبت اور تمام زبانوں کی نسبت
مساوی نہیں بلکہ بعض سے کم اور بعض سے زیادہ
مثلاً عربی زبان اور سنسکرت۔ ص ۱۳۷

۸۔ میکسملر کے شبہات و وساوس کا جواب۔

(ا) جن قوموں نے دوسری قوموں کو بنظر تحقیر گونگی اور
عجمی وغیرہ القاب سے یاد کیا علم اللسان کا
آغاز نہ ہوا؟
جواب۔ یہ درحقیقت اہل عرب پر اعتراض ہے
جو دوسری زبانوں کو عجمی کہتے ہیں۔ اور اس بات
کا ثبوت کہ یہ دو لفظ عجم اور عرب انسان
کی طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے میکسملر
اپنی کتاب میں تسلیم کرتے ہیں کہ مفردات زبان کا اپنی طرف
سے بنا لینا کسی انسان کا کام نہیں اور عرب واقعی
عرب اور دوسری قومیں عجم کہلانے کی مستحق تھیں
اور بائیبل سے ثبوت کہ اس میں بھی اہل عرب کو
عرب قرار دیا گیا ہے۔ اور پانچہزار روپیہ انعام
کا ذکر۔ حاشیہ ص ۱۹۰۔۱۹۲

(ب) عرب اور عجم کے تفصیلی معنے۔ ص ۲۰۸۔۲۱۱

(ج) میکسملر کا دعویٰ کہ پنتی کوسٹ کے دن جب
حواریوں نے مختلف زبانیں بولیں علم اللسان کا آغاز
ہوا۔ گویا بولیوں کی تحقیق کی بنا عیسائی مذہب نے
ڈالی۔ غلط ہے۔ کیونکہ اعمال باب ۲ میں تصریح
ہے کہ حواریوں نے اُس دن وہی بولیاں بولیں
جو یروشلم کے یہودی بولتے تھے چینی یا سنسکرت
وغیرہ نہیں بولیں۔ بولیوں کی تحقیق کی طرف
توجہ دلانے والا بجز قرآن کریم اور کوئی دنیا
میں ظاہر نہیں ہوا۔ جیسا کہ آیت ومن آیاته
خلق السمٰوٰت والارض واختلاف السنتکم
والوانکم سے ظاہر ہے۔ حاشیہ ص ۱۶۲۔۱۶۴

۹۔ مخالفوں کو مقابلہ کرنے کیلئے دعوت اور پانچہزار روپیہ انعام

(ا) اگر آریہ سنسکرت کو اُمّ الالسنہ سمجھتے ہیں تو وہ
سنسکرت کو ثابت کریں کہ وہ ان فضائل خمسہ میں
عربی کی شریک اور مساوی ہے یا اُس پر غالب
ہے تو ہم ان کو پانچہزار روپیہ بلا توقف دینے کا
حتمی وعدہ کرتے ہیں۔ اِسی طرح اس اعتراض

کی بھی گنجائش نہ رہیگی کہ آپ تو سنسکرت جانتے نہیں پھر کس طرح یہ وعدہ کرتے ہیں کہ صرف عربی زبان میں یہ فضائل خمسہ پائے جاتے ہیں صـ ۱۳۸-۱۴۰ و ۱۶۲

(ب) مخالفین کو دعوت کہ وہ اپنی زبانوں میں یہ خوبیاں دکھلائیں - اور پانچہزار روپیہ انعام لیں۔ اگر دو حَکَم حلف کے ساتھ شہادت دیں -
صـ ۲۳۹-۲۴۰ ، ۲۴۳

۱۰ - شکریۂ احباب - اشتراک السنہ ثابت کرنے کے لئے مخلص دوستوں نے وہ جانفشانی کی ہے جو یقیناً رہتی دنیا تک یادگار رہے گی۔ آٹھ دوستوں کے اسماء - اور حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی خاص کوشش کا ذکر۔
صـ ۱۴۳-۱۴۴

علماءِ زمانہ

مسلمان علماء کی بُری حالت کا ذکر کہ وہ خدمتِ دین نہیں کرتے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے اُس کی تکفیر کرتے ہیں - اور اُن میں سے اکثر میں دیانت نہیں - دنیا دار اور مرائی ہیں - دین کو شریروں کا نشانہ دیکھتے ہوئے غافلوں کی طرح سوئے پڑے ہیں - وغیرہ
صـ ۱۴۷-۱۴۹

ق

قرآن مجید

۱ - قرآن مجید کی تعریف - وہ ایک لعلِ تاباں اور مہرِ درخشاں ہے جس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں ہزارہا پہلو سے ظاہر ہو رہی ہیں - صـ ۱۲۸

۲ - امتیازی خصوصیت - وہ اپنی تمام ہدایات اور کمالات کی نسبت آپ ہی دعویٰ کرتا اور آپ ہی اس دعویٰ کا ثبوت دیتا ہے اور یہ عظمت کسی اور کتاب کو نصیب نہیں - صـ ۱۲۸

۳ - منجانب اللہ ہونے کی دلیل - قرآن کا عربی زبان میں نازل ہونا جو اُمّ الالسنہ اور الہامی زبان ہے یہ دلیل کسی پہلی کتاب نے اپنی سچائی کی تائید میں پیش نہیں کی اور اس کی تفصیل -
صـ ۱۲۸-۱۳۰

۴ - عربی میں نزول کی وجہ - کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی ہدایت کے لئے آئی ہے وہ اصل الہامی زبان میں جو اللہ تعالیٰ سے نکلی جو اُمّ الالسنہ ہے نازل ہوئی ہے - تا اس کو ہر یک زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو - اور ان چیزوں کی برکات اپنے اندر رکھے جو خدا تعالیٰ کے باریک ہاتھوں سے نکلتی ہیں - صـ ۱۲۹

۵ - اُمّ الکتاب - مہیمن اور اکمل ہونا -

(ل) الٰہی کتابوں میں سے اعلیٰ اور ارفع اور اتم اور اکمل اور خاتم الکتب صرف قرآن کریم ہی ہے اور وہی اُمّ الکتب ہے جیسا کہ عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے - صـ ۱۳۰

(ب) حقیقی اور کامل اور اتم اور اکمل وحی جو دنیا میں آنے والی تھی وہ صرف قرآن شریف ہے۔ صـ ۱۴۲

۶ - الہام وحی کا اکمل نزول اس زبان میں ہونا ضروری ہے جو زبان اپنے ذخیرۂ مفردات میں

بے نظیر ٹھہر کر اصل الہامی زبان اور فطرت اللہ ہوگی وہی اس لائق ٹھہرے گی کہ خدا تعالیٰ کا اعلیٰ اور اکمل الہام اُسی میں نازل ہو اور دوسرے الہام اِس الہام کی ایسی ہی فرع ہیں جیسا کہ دوسری بولیاں اس بولی کی فرع ہیں - اور وہ حقیقی اور اکمل وحی صرف قرآن شریف میں ہے

ص ۱۲۱ - ۱۲۲

۷ - قرآن کریم دس قسم کے نظام مفردات پر مشتمل ہے

جو اپنے کمالِ تام کی وجہ سے دس دائروں کی طرح قرآن میں پائے جاتے ہیں جن کو دوائر عشرہ سے موسوم کرسکتے ہیں - اور یہ سلسلہ مفردات کا قرآن کریم کے تعلیمی نظام سے جو اکمل اور اتم ہے بالکل مطابق ہے - لیکن دوسری زبانوں میں الٰہی کتب میں یہ بات نہیں پائی جاتی - نہ قرآن کریم کی طرح دوائر عشرہ ان کتابوں میں پائے جاتے ہیں -

دوائر عشرہ کی تفصیل - حاشیہ ص ۱۵۰ - ۱۵۲

۸ - قرآن مجید کی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور دساتیر مجوس کے فقرہ "بنام ایزد بخشایندہ الخ" میں فرق - دیکھو زیر "دساتیر"

۹ - فصاحت و بلاغت - قرآن کریم نے ہر یک لفظ کو اپنے محل پر رکھ کر دکھلا دیا - اور فصاحت اور بلاغت کو ایسے طور سے کھول دیا کہ وہ بلاغت اور فصاحت دین کی دو آنکھیں بن گئیں

حاشیہ ص ۱۵۹

۱۰ - تحقیق السنہ - بولیوں کی تحقیق کی طرف توجہ دلانے والا بجز قرآن کریم اور کوئی دنیا میں ظاہر نہیں ہوا - اس پاک کلام نے یہ فرمایا - ومن اٰیٰتہ خلق السمٰوٰت والارض واختلاف السنتکم والوانکم الآیۃ - حاشیہ ص ۱۶۳

۱۱ - قرآن اور عربی زبان چکّی کے دو پاٹ یا میاں بیوی کی طرح ہیں - ص ۲۲۱

قصیدہ عربی

جو اللہ تعالیٰ کی حمد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پر مشتمل ہے - اِس کا پہلا شعر ؎

یا من احاط الخلق بالآلاءِ
نثنی علیک ولیس حول ثناءِ

اور آخری شعر یہ ہے ؎

یامن اریٰ ابوابہ مفتوحۃ
للسائلین فلا ترد دعائی

ص ۱۹۹ - ۲۰۳

ک

کفارہ

کفارہ کا مسئلہ عیسائیوں کی انسانی قوتوں پر فالج کی طرح گرا کہ انہیں بلکہ نکما اور بے حس کر دیا - نور افشاں مورخہ ۲۱ رجون ۱۸۹۵ء میں کفارہ پر مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ ایک سچے عیسائی کو نیک چلنی کی ضرورت نہیں کیونکہ اعمالِ حسنہ کو نجات میں کچھ بھی دخل نہیں نجات کیلئے کفارہ ہی کافی ہے - حاشیہ ص ۱۵۷

ل

لیکھرام آریہ سماج کا ایک نہایت ذلیل

منن الرحمٰن

۱ - وجہ تالیف - تا تمام زبانوں کا اشتراک ثابت کروں پھر زبان عربی کے اُم الالسنہ اور اصل الہام ہونے کے دلائل دوں - پھر عربی کی اس خصوصیت کی بناء پر قرآن کریم کا منجانب اللہ اور اعلیٰ اور ارفع اور ام الکتاب ہونیکا ثبوت دوں - ص ۱۲۸ ، ص ۱۳۰

۲ - عربی زبان میں لکھنے کی وجہ ص ۱۳۵ ، ص ۲۴۸

۳ - اس کتاب کی تالیف ایک القاء فی الروع کے سبب سے ہوئی - ص ۱۹۷

۴ - تاریخ تالیف - ڈیڑھ ماہ میں یہ کتاب تیار ہوئی - اپریل ۱۸۹۵ء کے کچھ دن گذرنے کے بعد یہ کام شروع ہوا اور مئی ۱۸۹۵ء ابھی کچھ باقی رہتا تھا کہ انجام کو پہنچ گیا - ص ۱۳۹

۵ - خطبہ اور تمہید

(ا) - خطبہ اور تمہید کو عربی زبان میں لکھنے سے غرض عربی زبان کے اُن صفاتِ خاصہ کی طرف توجہ دلانا ہے کہ ہر نازک سے نازک مضمون ادا کرنے کے وقت صرف مفردات سے کام لیتی ہے اور مرکبات کی طرف حاجت نہیں پڑتی اور تاکہ مخالفین اگر ممکن ہو تو اپنی زبانوں میں اسکا مقابلہ کر کے دکھلا دیں - اور نا عاجز آ کر یہ دعویٰ منہ پر نہ لادیں کہ اُن کی زبان بھی الہامی زبان ہے - ص ۱۴۵ حاشیہ

(ب) خطبہ اور تمہید جسکا مقابلہ نظام مفردات میں سنسکرت کے مدعی آریہ اور دوسری قوموں سے مطلوب ہے - ص ۱۴۵

(ج) خطبہ اور تمہید میں جن تین سو کلمات مفردہ میں جو صدہا لطائف اور عجائب پر مشتمل ہے ہم اسجگہ بالفعل دو لفظوں کی خوبیاں بطور نمونہ پیش کرینگے - ص ۱۴۵ حاشیہ

۶ - یہ کتاب ایک مقدمہ اور کئی باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے - ص ۱۶۸

۷ - مقدمہ میں اسباب تالیف کتاب اور جو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا اور موجود زمانہ میں ظلمات کی کثرت اور علماء اور عوام کی بُری عادت اور دشمنانِ اسلام کی مخالف اسلام مساعی کا ذکر - اور آپ کا اس حالت سے بیقرار ہو کر خدا تعالیٰ سے دُعا کرنا - اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا منکشف کرنا کہ عربی اُم الالسنہ ہے - اور اس کی مؤیدات کا ذکر ص ۱۷۳-۲۴۸

میکسملر

میکسملر کے شبہات و وساوس کا جواب حضور نے اپنی کتاب "لیکچرز" میں علم اللسان کے تحت لکھے ہیں - دیکھو زیر "عربی"

ن

نورالدین رضؓ (حکیم مولوی)

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے نہ صرف اتنی ہی مدد دی (یعنی اشتراک الالسنہ ثابت کرنیکی) بلکہ اس کام کیلئے عمدہ عمدہ کتابیں انگریزی اپنی قیمت سے خرید کر منگوا دیں اور اس مطلب کے لیے قیمتی کتابوں کا ذخیرہ اکٹھا کیا - ص ۱۴۳

تـــمـــت

انڈکس کتاب "ضیاء الحق"

الف

اللہ تعالیٰ

آتھم

ابولہب

اشتہار کتاب منن الرحمٰن جس میں آپنے ذکر فرمایا

افترا کی سزا

الہام جمع الہامات

تک اس معاملہ کو نہ پہنچا دے ورنہ انجام اس کا

سلب ایمان اور ابولہب کا خطاب ہے۔

ص ۲۹۴

ایلیا

ایلیا کا نزول مسیح سے پہلے ہونے کے متعلق پیشگوئی اور حضرت مسیح ناصریؑ کا اس کی تاویل کرنا اور مسلمانوں کے اس شبہ کا جواب کہ شاید یہ پیشگوئی محرّف ہوگئی ہوگی۔ اور چونکہ قرآن نے حضرت مسیحؑ کو نبی قرار دیا ہے اس لئے ایلیا کے نزول کی پیشگوئی کو از قبیل استعارہ سمجھ کر تاویل کرنا ضروری ہوگا۔ ص ۳۰۲-۳۰۷

پ

پادریوں اور عیسائیوں کا جھوٹ سے پیار

عیسائی قوم کو جھوٹ کی بندشوں میں کمال حاصل ہے، پورٹ صاحب کی کتاب مؤید الاسلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کبوتر کا جعلی واقعہ اور جعلی انجیلیں بنائیں اور دین کی ترقی اور حمایت کے لئے جھوٹ بولنا نہ صرف جائز بلکہ ذریعۂ نجات قرار دیا۔ اپریل فول کی رسم جاری کی۔ عبدالمسیح اور عبداللہ ہاشمی کا جھوٹا قصہ۔ نور افشاں ۱۵ر جنوری ۱۸۹۵ء میں اکبر مسیح کی موت کا کہ دل کے صدمہ سے ہوئی اور یہ کہ توحید سے وہ توبہ کر چکا تھا۔ الوہیت مسیح کا قائل ہو کر مرا۔ یہ سب جھوٹ تھا۔ اور وہ زندہ موجود ہے۔ ص ۲۹۸-۳۰۰

پیشگوئی جمع پیشگوئیاں

پیشگوئیوں کا ایک اصل

پیشگوئیوں میں یہی قاعدہ قدیم سے ہے کہ اگر کوئی لفظ دو معنوں کا متحمل ہو تو پیشگوئی کے انجام کے بعد جو معنے واقعات موجودہ سے ظاہر ہوں وہی لئے جاویں۔ ص ۲۸۶-۲۸۷

پیشگوئی متعلقہ عبداللہ آتھم

۱۔ عیسائیوں کے اس اعتراض کا جواب کہ عبداللہ آتھم کھلے کھلے اسلام نہیں لایا۔ یہ ہے کہ پیشگوئی میں صرف رجوع کی شرط تھی۔ اور رجوع کا لفظ پوشیدہ طور پر حق قبول کرنے پر بھی دلالت کرتا ہے۔ اگر کھلے کھلے اسلام لانا مراد ہوتا تو رجوع کی بجائے یہ الفاظ پیشگوئی میں ہوتے۔ ص ۲۵۷-۲۵۹

و ص ۲۸۶-۲۸۷

۲۔ آتھم کے رجوع الی الحق ہونے کے قرائن

(الف) اوّل آتھم کا باوجود عیسائیوں کے سخت اصرار کے نالش نہ کرنا۔

دوسرا قرینہ۔ اپنے ڈرتے رہنے کا اپنی زبان سے دو دو کر اقرار کرنا۔

تیسرا قرینہ۔ پھر خوفناک حالت میں سراسیمہ ہو کر شہر بشہر بھاگتے پھرنا۔

چوتھا قرینہ۔ یہ کہنا کہ خونی فرشتوں نے تین مقام پر تین حملے میرے پر کئے۔

پانچواں قرینہ۔ باوجود چار ہزار روپیہ پیش کرنے کے قسم نہ کھانا۔ اور اس کی تفصیل۔

ص ۲۶۰-۲۶۹، ۲۸۷، ۲۸۹، ص ۲۹۵-۲۹۷

و ص ۳۰۰-۳۰۱

(ب) (۱) پیشگوئی سنتے ہی آتھم کے چہرہ پہ ایک خوفناک اثر پیدا ہوگیا تھا۔ اور اس کے

حواس کی پریشانی اسی وقت سے دکھائی دینے لگی تھی جو بعد میں کمال کو پہنچ گئی۔ ص ۲۶۱

(۲) آتھم کو خونی سانپ دکھائی دیا جو باہر سے نہیں بلکہ آتھم کے ہی دل و دماغ سے نکلا تھا۔ چونکہ سانپ موت کا اژدہا ہے۔ اس لئے پہلے ہی دکھائی دیا جو انسانی نسل کا پہلا دشمن ہے اور عربی میں حیّہ کہتے ہیں۔ جو بزبان حال کہتا ہے حیّ علی الموت۔ ص ۲۶۲-۲۶۶

(۳) تعلیمیافتہ سانپ کے حملہ سے ڈر کر امرتسر سے بھاگ کر لدھیانہ اپنے داماد کے پاس گئے۔ تو بعض مسلّح آدمی اُن کو نیزوں کے ساتھ دکھائی دیئے۔ اس کوٹھی میں بھی روتے رہے اور یہاں سے بھی بھاگے۔ ص ۲۶۶-۲۶۷

(۴) نالش اور قسم سے پہلو تہی نے آتھم کا رجوع الی الحق ہونا ظاہر کر دیا مگر پھر بھی آتھم اس جرم سے بری نہیں ہے کہ اس نے حق کو علانیہ طور پر زبان سے ظاہر نہیں کیا۔ ص ۲۶۹

(۵) لدھیانہ سے دوسرے داماد کے پاس فیروزپور پہنچے۔ تو وہاں بعض آدمی تلواروں یا نیزوں کے ساتھ آپڑے۔ اب کی دفعہ اُن پر خطرناک خوف طاری ہوا۔ اگر یہ حملے فی الواقعہ ہوتے تو وہ نالش کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر کلارک اور دوسرے عیسائیوں کے اصرار کے باوجود انہوں نے ایسا نہ کیا۔ ص ۲۶۹-۲۷۲، ۲۷۵، ۲۷۶ و ص ۲۸۷ و ص ۲۹۱

(۶) قسم سے گریز باوجود چار ہزار روپیہ انعام کے وعدہ اور بائیبل سے جوازِ قسم پر حوالہ جات۔ ص ۲۷۲-۲۷۴

(۷) تین حملوں کا ہماری جماعت پر الزام لگانا۔ ہماری جماعت کے لئے ازدیاد ایمان و یقین کا موجب اور آتھم کے جھوٹا ہونے کا بدیہی ثبوت ہے۔ کیونکہ جماعت کا ہر شخص جانتا ہے کہ ایسے حملوں کی مجھے تعلیم نہیں ہوئی۔ جماعت سے خطاب کہ اگر کسی کو ایسا مشورہ دیا گیا ہے تو اُس کی سخت بے ایمانی ہوگی اگر ظاہر نہ کرے۔ ص ۲۸۲-۲۸۴ و ۲۹۰

(۸) پیشگوئی کا اثر۔ نہ صرف آتھم پر بلکہ اس مجلس کے جس میں پیشگوئی سُنائی گئی تمام عیسائیوں پر اس کا اثر ہوگیا تھا۔ اور پیش بندی کے طور پر اسی دم کہنا شروع کر دیا تھا کہ آتھم کے مرنے کی تو ایک ڈاکٹر نے خبر بھی دے رکھی ہے کہ چھ ماہ تک مر جائیگا۔ ص ۲۸۴

(۹) پیشگوئی آتھم درحقیقت دو پہلو رکھتی تھی جس کی تاثیر نہ صرف مرنا بلکہ دوسرے پہلو کے لحاظ سے زندہ رہنا اور موت سے بچ جانا بھی اس کی ضروری تاثیر تھی۔ ص ۳۱۴

(۱۰) تصفیہ کی صورت قسم اور انعام۔
آتھم اگر ہمارے پیش کردہ الفاظ میں اب بھی قسم کھا لے تو چار ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا اگر تاریخ قسم سے ایک سال تک زندہ سالم رہا تو وہ اس کا روپیہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد یہ تمام قومیں مجھ کو جو سزا چاہیں دیں۔ اگر

منظور تھا۔ اس لئے باریک طرز پر پوری ہوئی۔ مگر اس کے اور بھی لوازم ہیں جو بعد میں ظاہر ہونگے جیسا کہ کشف ساق کی پیشگوئی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ صفحہ ۳۱۸-۳۱۹

ح

حیّہ

حیّہ عربی میں سانپ کو کہتے ہیں جو بزبانِ حال کہتا ہے حيّ على الموت موت کی طرف آجا۔ اسی وجہ سے اس کا نام حیّہ ہوا۔ صفحہ ۲۹۳

ش

شریف احمد (صاحبزادہ میرزا)

رسالہ انوارالاسلام میں خدا تعالیٰ کی بشارت شائع کر دی گئی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائیگا۔ اس الہام کے مطابق ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء میرے گھر لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا۔ صفحہ ۳۲۳

شعر جمع اشعار

بزبان فارسی پہلا اور آخری شعر ؎

دعویٰ حق پُر از اشارات خداست ٭ گر نفہمد جاہلے کجدل رواست

لعنتِ اہل جفا آسان بود

لعنت آں باشد کہ از رحماں بود

صفحہ ۳۰۸-۳۰۹

دو اور شعر ان اشعار میں سے ؎

اے پے تکفیر ما بستہ کمر ٭ خانہ ات ویراں تو در فکر دگر

نیستی گر لعنت بر ما کند ٭ او نہ بر ما خویش را رسوا کند

صفحہ ۳۰۹

ض

ضیاء الحق

۱۔ رسالہ ضیاء الحق کی تالیف کا باعث یہ ہوا ہے کہ باوجود ہمارے چار اشتہاروں کے جن میں ہم نے آتھم کے قسم کھانے پر چار ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا۔ پادری صاحبان مصر ہیں کہ آتھم کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور ڈاکٹر مارٹن کلارک نے ایک گندا اشتہار نکالا ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ہمارے مذہب میں قسم کھانا ایسا ہی منع ہے جیسا کہ مسلمانوں میں سور کا گوشت کھانا اور اس کا تفصیلی جواب۔ صفحہ ۲۵۶-۲۵۷ نیز دیکھو زیر "پیشگوئی متعلقہ آتھم"

۲۔ اس کے متعلق اشتہار کہ رسالہ ضیاء الحق اصل میں منن الرحمٰن کا حصہ کیا گیا ہے جو انشاء اللہ دسمبر ۱۸۹۵ء تک چھپ جائیگی مگر نور افشاں ۳ ستمبر ۱۸۹۵ء میں ایک مضمون کی اشاعت کی وجہ سے جس میں لکھا ہے کہ ایک سال گذر گیا اور آتھم زندہ ہے اس کی چند کاپیوں کا شائع کرنا مناسب سمجھا گیا۔ اور اس کا جواب کہ ایک سال تک مرنے کی شرط تو اسوقت تھی اگر وہ قسم کھا لیتا قسم کے الفاظ اور آتھم کے رجوع بحق کی بحث۔ صفحہ ۳۱۰-۳۱۹

ع

عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کا نتیجہ

اُس نے اپنے اختیار میں اپنے فتحیاب ہونے کی

علامت یہ بیان کی تھی کہ اُس کے بھائی کے مرنے کے بعد اُس کی بیوی اُس کے قبضہ میں آئی اور یہ بھی اشارہ کیا تھا کہ اُس کے لڑکا پیدا ہونے کی اُمید ہے مگر کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ انوار الاسلام میں الہٰی بشارات مندرج کر دی گئی تھی لڑکا دیا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا۔ صفحہ ۳۲۲

عربی

زبان عربی کی فضیلت اور کمال اور فوق الالسنہ ہونے کے پانچ دلائل۔ دیکھو انڈکس منن الرحمٰن زیر "عربی کے فضائل خاصہ"

عیسائی اور جھوٹ

دیکھو زیر "پادریوں"

ق

قرآن شریف

۱۔ صرف قرآن شریف اُم الالسنہ اور الہامی اور تمام بولیوں کی سرچشمہ اور منبع زبان میں نازل ہوا۔ صفحہ ۲۵۰

۲۔ قرآن شریف سے ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور اُم الالسنہ جس کے لئے پارسیوں نے اپنی جگہ اور عبرانی والوں نے اپنی جگہ دعوے کئے کہ وہ اُنہی کی زبان ہے وہ عربی مبین ہے اور باقی دعویدار غلطی پر ہیں۔ صفحہ ۳۲۰

قصیدہ

قصیدہ بزبان فارسی جس کا پہلا شعر ہے

حمد و شکر آں خدائے کردگار ؎ کز وجودش ہر وجودے آشکار

اور آخری شعر یہ ہے

دین و دنیا جہاد خواہد ہم تلاش
رو براہش جہد کن ناداں مباش

صفحہ ۲۵۱-۲۵۶

م

مجدّد زمانہ

ا۔ اگر کوئی بات کسی مجدّد وقت کی سمجھ میں نہ آوے تو کچھ مضائقہ نہیں کہ ڈرتے ڈرتے نیک نیتی اور پاکدلی کے ساتھ اس مسئلہ میں بحث کرے مگر عداوت اور بدزبانی تک اس معاملہ کو نہ پہنچاوے کہ انجام اس کا سلبِ ایمان اور ابولہب کا خطاب ہے۔ صفحہ ۲۹۴

ب۔ جنکو لوگ اس صدی کیلئے سچے مجدّد کہتے تھے وہ مدت ہوئی مر گئے۔ محمد حسین بٹالوی نے نواب صدیق حسن خان اور بعض ملاؤں نے مولوی عبدالحی لکھنوی کو اس صدی کا مجدّد خیال کیا تھا۔ وہ صدی کے آتے ہی اِس جہان سے گذر گئے اور جو انکی نظر میں جھوٹا ہے وہ اب تک بارہ برس گذرنے پر بھی جھوٹا ہے۔ صفحہ ۳۱۷-۳۱۸

مسیح ناصریؑ

ا۔ دو پیشگوئیوں کا ذکر کہ اس زمانہ کے بعض لوگ زندہ ہونگے کہ مَیں پھر آؤنگا جو پوری نہ ہوئی۔ دوسری کہ مسیح کے آنے سے پہلے ایلیاہ نبی آئیگا اور وہ نہ آیا۔ صفحہ ۳۰۲ نیز دیکھو زیر "پیشگوئی اور ایلیاہ"

(ب) آپ کی نبوت - اگر قرآن مسیحؑ کی نبوت کا مصدق ہو کر اُن کو نبیوں میں داخل نہ کرتا تو ان کا نبی ہونا بھی ثابت نہ ہوتا۔ مگر قرآن کی تصدیق کی وجہ سے ہم حضرت مسیحؑ کو سچا نبی مانتے ہیں اور اُن کی نبوت سے انکار کرنا صریح کفر ہے۔ صفحہ ۳۰۳-۳۰۴

(ج) احیاءِ موتٰی - اگر یہ درست ہوتا کہ مسیح اپنے اقتدار سے مردوں کو زندہ کر سکتے تھے - تو چاہیئے تھا کہ ایلیا کو آسمان سے اُتار لیتے یا زندہ کر لیتے۔ صفحہ ۳۰۶-۳۰۷

(د) وفات - قرآن و حدیث میں موتِ مسیحؑ کے الفاظ موجود ہیں اور توفی کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے بجز مار دینے کے اور کوئی ثابت نہیں - دنیا کے مولوی متفق ہو کر بھی اِنّی متوفّیک اور فلمّا توفّیتنی کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے اس کے خلاف ثابت نہیں کر سکتے - امام ابن حزمؒ - امام مالکؒ اور امام بخاریؒ وغیرہ اکابر کا بھی یہی مذہب ہے۔ صفحہ ۳۰۷-۳۰۸

مفتری کی سزا اور مسیح موعودؑ کا دعوٰی

مَیں آج تم میں ظاہر نہیں ہُوا بلکہ سولہ برس سے حق کی دعوت کر رہا ہوں - تمہیں یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ مفتری جلد ضائع ہو جاتا ہے اور خدا پر جھوٹ بولنے والا جھاگ کی طرح نابود کیا جاتا ہے۔ صفحہ ۳۱۷

منن الرحمٰن

منن الرحمٰن سے متعلق اشتہار - صفحہ ۲۵۰ ، صفحہ ۳۲۰-۳۲۲

نیز دیکھو زیرِ "اشتہار"

نزولِ ایلیاہ و مسیحؑ

دنیا میں کسی کے دوبارہ آنے اور دنیا میں دوبارہ آباد ہونے کے بارے میں قرآن کریم صاف فیصلہ فرماتا ہے کہ ایسا ہونا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ صفحہ ۳۰۵

تمّت

انڈکس

نور القرآن ۱؎ و نور القرآن ۲؎

و

معیار المذاہب

الف

اللہ

آتھم کی پیشگوئی اور مولوی

آیاتِ قرآنیہ

۱۳ - تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرًا ۔ ص ۳۶۰

۱۴ - ولمن انتصر بعد ظلمہٖ فاولٰئک ما علیھم من سبیل ۔ ص ۳۷۳

۱۵ - قل انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا وما بطن ۔ ص ۴۲۸

۱۶ - یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود و النصارٰی اولیاء ص ۴۳۴

۱۷ - یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم ۔ ص ۴۳۴

۱۸ - لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ـــ الیٰ ـــ فاولٰئک ھم الظٰلمون ص ۴۳۵

۱۹ - حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم ص ۴۳۶

۲۰ - ان من شیء الا یسبح بحمدہٖ

دیگر آیات ۔ دیکھو زیر "تفسیر"

احیاءِ موتٰی

احیاءِ حقیقی تو خود باطل اور الہامی کتابوں کے مخالف ہے ہاں اعجازی احیاء جس میں دنیا کی طرف رجوع کرنا۔ اور دنیا میں پھر آباد ہونا نہیں ہوتا ممکن تو ہے ۔ مگر خدائی کی دلیل نہیں ۔ حاشیہ ص ۲۶۳ نیز دیکھو کشف قبور

اخطل

عیسائی شاعر جو عبدالملک بادشاہ کے عہد میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کا زمانہ پایا - وہ پکا عیسائی بلکہ پادری ذوالصلیب کے نام سے مشہور تھا اُس نے اپنے دیوان میں اپنی بدکاری اور اُس وقت کے عیسائیوں کی نہایت مکروہ بدچلنی کا نقشہ کھینچا ہے کہ وہ شراب خوری اور ہر قسم کی بدکاری اور فسق وفجور میں مبتلا تھے ۔ ص ۳۴۴ - ۳۵۰

استغفار

ا ۔ استغفار کی تعلیم جو نبیوں کو دی جاتی ہے اسکو عام لوگوں کے گناہ میں داخل کرنا حماقت ہے ۔ دوسرے لفظوں میں یہ لفظ اپنی نیستی اور تذلل اور کمزوری کا اقرار اور مدد طلب کرنے کا متواضعانہ طریق ہے ۔ مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا یا گناہ کا اندیشہ ہے خدا تعالیٰ اس بلا یا اس گناہ کو ظاہر ہونے سے روک دے یا ڈھانکے رکھے ۔ ص ۲۵۵ - ۲۵۶

ب ۔ روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رکھنے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا ہی استغفار ہے ۔ ص ۳۵۷

ج ۔ انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے ۔ ص ۳۵۸

د ۔ جس شخص نے نبی یا رسول یا راستباز یا پاک فطرت کہلا کر اس چشمہ سے منہ پھیرا ہے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ۔ ص ۳۵۸

ھ ۔ کوئی راستباز نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے استغفار کی حقیقت سے منہ پھیرا اور اس حقیقی چشمہ سے

مرسبز نہ ہونا چاہا - ہاں سب سے زیادہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سرسبزی کو مانگا - اور
خدا تعالےٰ نے سب سے زیادہ اُسے سرسبز
اور معطر کیا - صہ ۲۵۸ نیز دیکھو زیر "مغفرت"

اسلام

ا - اس دین کا نام اسلام رکھا - تا انسان اللہ تعالےٰ
کی عبادت نفسانی اغراض سے نہیں بلکہ طبعی جوش
سے کرے - کیونکہ اسلام تمام اغراض کے چھوڑ
دینے کے بعد رضا بقضا کا نام ہے - صہ ۴۴۱

ب - اسلام کی تبلیغ واشاعت - ہمارے دین
کی روشنی پھیلانے کیلئے پہلی تقریب انگریزی گورنمنٹ
کے ذریعہ مذہبی آزادی اور اظہار رائے کی
کی آزادی کا قیام ہے - صہ ۴۶۲ نیز دیکھو "مذاہب"

اشتہار

اشتہار متعلق کتاب منن الرحمٰن صہ ۳۲۵ - ۳۲۹
نیز دیکھو انڈکس ضیاء الحق زیر "اشتہار"

الہٰی کتاب

دیکھو زیر لفظ "کتاب"

اُم الخبائث

ا - شرک اور فسق اور بُت پرستی اُم الخبائث
ہیں - صہ ۴۳۸

ب - شراب اُم الخبائث ہے - حاشیہ صہ ۳۴۳

انجیل

ا - دیکھو زیر "قرآن اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ"

ب - انجیل کی تعلیم کا ناقص ہونا یسوع مسیح کے

اس قول سے ظاہر ہے کہ تم ایک اور آنے والے کی
انتظار کرو - اور ایک نبی مقدس کی خوشخبری جس کی
تعلیم اکمل ہوگی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں - صہ ۴۲۸ - ۴۲۹

ج - انجیل اور یورپین فلاسفر
یورپین فلاسفروں کی انجیل سے بیزاری کا ذکر
اور وہ ایسی تعلیم نہیں مانتے - مثلاً شیطان کا
یسوع کو اپنے ساتھ لے جانا کیونکہ وہ شیطان
کے تجسم کے قائل نہیں - اور یہ کہ باپ نے مغلوب
الغضب ہو کر سب کو ہلاک کرنا چاہا - اور
ایک بیٹا ہے جو اس کے مجنونانہ غضب کو
سولی پر چڑھ کر ٹال دیتا ہے - پھر خدا کو تین جسم
پر منقسم کر دینا - ایک ابن اللہ آدمی کی شکل میں روح القدس
کبوتر کی شکل میں - تیسرے وہ جسم جس کے داہنے ہاتھ
جا بیٹھا - حاشیہ صہ ۴۸۱ - ۴۸۲

اندرین

اندرین بلاد شام میں ایک قصبہ کا نام ہے جس میں
حضرات عیسائی ہر قسم کی شراب بناتے تھے - حاشیہ صہ ۳۵۱

انگریزی گورنمنٹ

ا - گورنمنٹ کے قوانین بنانے کا اصول رعایا کی کثرت
رائے ہے - اور اُس نے کبھی یہ اشتہار نہیں دیا -
کہ اس کے قوانین خطا اور غلطی سے خالی ہیں -
صہ ۳۷۸ - ۳۷۹

ب - اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس گورنمنٹ کے زمانہ
میں ہوتے تو یہ سعادتمند گورنمنٹ ان کی کفش برداری کو

بنا فخر سمجھتی - جیسا کہ قیصر روم صرف تصویر دیکھکر اٹھ کھڑا ہوا تھا - صفحہ ۳۸۲

ج - گورنمنٹ کا شکریہ کہ اس نے ہمیں دعوت اور تبلیغ اسلام کا وہ موقعہ دیا جو پہلے کسی بادشاہ کو بھی نہ مل سکا - اس گورنمنٹ نے اظہار رائے کی وہ آزادی دی ہے جس کی نظیر کہیں نہیں - آزادی کے علاوہ لوگوں کی تعلیم کا انتظام کر رہی ہے - صفحہ ۴۶۰ - ۴۶۲

د - اس سوال کا جواب کہ یہ دانا گورنمنٹ کیوں ایسے مذہب سے تعلق رکھتی جس میں انسان کو خدا بنا کر سچے خدا کے قدیم اور غیر متغیر جلال کی کسرشان کی جاتی ہے - یہ ہے کہ ملک داری کا خیال اور قومی حمایت کی مصلحت آخرت کے امور کی طرف سر اٹھانے نہیں دیتے - صفحہ ۴۶۳ - ۴۶۴

ب

بہشت

پادری فتح مسیح کا اعتراض کہ بہشت کی تعلیم محض نفسانی ہے جس سے ایک خدا رسیدہ شخص کی کچھ تسلی نہیں ہوسکتی - جواب - جیسے انسان ارتکاب جرائم یا کسب خیرات یا اعمال صالحہ روح اور جسم دونوں سے کرتا ہے - ایسا ہی جزا اور سزا کا اثر بھی دونوں پر ہی ہونا چاہیئے - خود عیسائی مانتے ہیں کہ روح اور جسم دونوں کو جہنم میں ڈالا جائیگا - پھر جزا دینے کے وقت کیوں ایسا نہ ہو - ہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے - بہشت کی نعمتیں فوق الفہم اور مخفی ہیں - اور جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے وہ مثال کے طور پر ہے اور اس کی تفصیل بائبل کے حوالہ جات جن میں جسمانی سزا کا ذکر ہے - صفحہ ۴۲۱ - ۴۲۶

پ

پادری

۱ - آنحضرتؐ اور اہل عرب - پادریوں نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے مقابلہ میں مسیح نے تو کوئی اصلاح نہیں کی - تو جیسا کہ پادری جیمس نے شائع کیا ہے جاہلوں کو اس طرح دھوکا دیا کہ عرب کے لوگ پہلے سے صلاحیت پذیر ہونے کے لئے مستعد تھے - اور بت پرستی اور شرک انکی نگاہوں میں حقیر ٹھہر چکا تھا - اگر یہ درست ہے تو انہیں تیرہ سو برس کی کوئی تحریر دکھانی چاہیئے جس میں ان کا یہ اقرار ہو کیونکہ قرآن نے اس کے مخالف ثبوت دیا ہے بعض عیسائی پادریوں نے یہ کہہ دیا درحقیقت اصلاح کچھ چیز نہیں اور نہ کبھی ہوئی - مسیح صرف خودکشی کے لئے آیا تھا اور اس کا جواب - حاشیہ صفحہ ۳۶۷ - ۳۶۸

۲ - گالیاں - پادری صاحبان تحقیر و توہین اور گالیاں دینے میں اول نمبر پر ہیں - ہم نے چالیس برس انکی گالیاں سنکر ان کے فرضی یسوع کے متعلق ترکی بہ ترکی جواب دینے کا طریق اختیار کیا ہے - اور پادری فتح مسیح کا ذکر جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں - صفحہ ۳۷۴ - ۳۷۵

۳ - پادری فتح مسیح دیکھو زیر "فتح مسیح"

۴ - پادریوں کو نصیحت - ہم نے بہتیرا چاہا کہ آپ لوگ بھلے مانس بن جاویں اور گالیاں نہ دیا کریں مگر آپ لوگ نہیں مانتے - آپ ناحق اہل اسلام کا دل دکھاتے ہیں - اگر آپ لوگ مسیح کے خیر خواہ ہوتے تو ہم سے جناب مقدس نبی کے ذکر میں بے ادب پیش آتے - ہم کسی عدالت کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نہ کرینگے - مگر آئندہ کے لئے سمجھاتے ہیں کہ ایسی ناپاک باتوں سے باز آجاؤ - ص ۳۹۴-۳۹۵

ت

تثلیث

ا - انجیل میں تثلیث کا نام و نشان نہیں - ص ۳۷۱

ب - پونٹ صاحب قائل ہیں کہ تثلیث افلاطون کے ایک غلط خیال کی پیروی کا نتیجہ ہے - مگر قریب قیاس ہے کہ یہ شرک کے انبار پہلے ہند سے وید و ودیا کی صورت میں یونان گئے پھر وہاں سے نادان عیسائیوں نے چرا چرا کر انجیل پر حاشیئے چڑھائے - حاشیہ ص ۳۶۴

تفسیر آیات قرآنیہ

۱ - لیکون للعالمین نذیرًا کے معنے یہ ہیں کہ کہ تمام دنیا بگڑی ہوئی تھی - کیونکہ انذار کا محل فاسق اور مشرک اور بدکار ہی ہیں - ص ۳۳۷

۲ - الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی - اس میں اشارہ ہے کہ ان کی تکمیل بھی ہوگئی جن کو قرآن پہنچایا گیا - اور رسالت کی علت غائی کہاں تک پہنچ گئی - حاشیہ ص ۳۵۲

۳ - اذا جاء نصر اللہ والفتح الخ

(ا) اس میں اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اپنی زندگی میں اسلام کے زمین پر پھیلنے کا جو جوش تھا وہ مراد آپ کی پوری ہوگئی - یہ خوشخبری نہ مسیح کو نہ موسیٰ کو ملی کیونکہ ان میں اس درجہ کا جوش نہ تھا جس کا ذکر آیت لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین میں ہے - حاشیہ ص ۳۵۴-۳۵۵

(ب) اس سورۃ میں بتایا گیا کہ جس کام کیلئے آپؐ تشریف لائے تھے وہ پورا ہوگیا - اس میں آپؐ کی وفات کی طرف بھی اشارہ ہے - اور استغفار کے ضمن میں یہ وعدہ دیا گیا کہ اس دین کے لئے غمرت کھا خدا تعالےٰ اس کو ضائع نہیں کرے گا -

ص ۳۵۵-۳۵۶ و ص ۳۶۵-۳۶۷

۴ - قالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ ذالک قولھم بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل الآیۃ یہ آیت صریح ہندوؤں اور یونانیوں کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ پہلے انہی لوگوں نے انسانوں کو خدا قرار دیا - عیسائی انکے نقش قدم پر چلے - ان میں تثلیث ہندوؤں میں ترے مورتی "برھما

بشن - مہادیو کا مجموعہ مراد ہے - وہ بھی عیسائیوں کی طرح جب سمجھا نہ سکیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ ایک الیشر کا بھید ہے - حاشیہ ص ۳۶۱ - ۳۶۲

۵ - ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقویٰ - عدل بغیر سچائی پر قدم ماننے کے حاصل نہیں ہو سکتا - اس میں دشمن کے حقوق کی حفاظت کی ہے - یہ نہیں کہا کہ دشمن سے محبت کرو - کیونکہ لوگ محبت کے پردہ میں دشمنوں کے حقوق مار لیتے ہیں - ص ۴۰۹ - ۴۱۰

۶ - الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان الآیۃ یعنی ایسا جسے ربانی شعار کے ادا کرنے سے کسی فوق الطاقت عذاب کی وجہ سے روکا جائے اور دل اس کا ایمان سے تسکین یافتہ ہے - وہ عنداللہ معذور ہے اور اس کی تفصیل - ص ۴۱۱ - ۴۱۲

۷ - ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد الآیۃ یعنی ایسے لوگ جو فوق الطاقت دکھ کی حالت میں اپنے اسلام کا اخفاء کریں ان کا اس شرط سے گناہ بخش جائیگا کہ دکھ اٹھانیکے بعد ہجرت کریں - یعنی ایسی عادت سے یا ایسے ملک سے نکل جائیں - جہاں دین پر زبردستی ہوتی ہے - ص ۴۱۲

۸ - ھدی للمتقین - یعنی یہ کتاب اس غرض سے اتری ہے کہ تا جو لوگ گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں ان کو باریک سے باریک گناہوں پر بھی اطلاع دی جائے - تا وہ ان برے کاموں سے بھی پرہیز کریں - ص ۴۱۵

۹ - اشربوا فی قلوبھم العجل یعنی گوسالہ سے ایسی محبت کی گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلایا گیا - ص ۴۳۰

۱۰ - عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم یعنی اے کافرو - یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا - ص ۴۳۳

۱۱ - لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین - یعنی تیری شفقت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ تو ان کے غم میں ہلاک ہونے کے قریب ہے - ص ۴۳۳

۱۲ - وتواصوا بالمرحمۃ اس جگہ مرحمہ سے مراد شفقت ہے کہ بندوں پر شفقت کرو - ص ۴۳۳

۱۳ - ان تولوھم ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظالمون - تولی دوستی کو کہتے ہیں - جس کا دوسرا نام مودت ہے اور اصل حقیقت دوستی اور مودت کی خیر خواہی ہے جو عام یہود اور نصاریٰ اور ہنود سے کرنا جائز ہے - ص ۴۳۵

۱۴ - ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ - (ل) احسان میں یہ بات داخل ہے کہ ایسے طور سے عبادت کرے گویا خدا کو دیکھ رہا ہے - ایتاء ذی القربیٰ یعنی جیسے

بچہ سے اُس کی والدہ یا کوئی اور شخص محض قرابت کے جوش سے کسی کی ہمدردی کرتا ہے۔ بنی نوع سے سچی ہمدردی کا حق ادا کرو۔ ص ۴۳۴-۴۳۵ و ص ۴۳۷

(ب) اطاعت کرنیوالوں کی تین قسمیں - اوّل وہ لوگ جو باعث محجوبیت و رؤیت اسباب کے احسانِ الٰہی کا اچھی طرح ملاحظہ نہیں کرتے - آیت میں عدل سے مراد اطاعت برعایت عدل ہے۔ دوسرے وہ انسان جن کی نظر رؤیت اسباب سے بالکل پاک اور منزہ ہو کر خدا تعالیٰ کے احسان کو دیکھ لیتی ہے۔ اور اسی عبادت کا نام قرآن میں احسان ہے - تیسرے ایتاءِ ذی القربیٰ کا مرتبہ ہے جو متواتر احسانات کے ملاحظہ سے پیدا ہوتا ہے اور آیت فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم میں اسی طرف اشارہ ہے - یہ تیسرا مرتبہ محبت ذاتی کا ہے جس میں تمام اغراض نفسانی جل جاتے ہیں - اسی کی طرف آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ میں اشارہ کیا ہے۔ ص ۴۳۷-۴۴۰

۱۵ - فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکراً یعنی ایسی محبت نہ وہ اپنے باپ سے کرتے ہیں نہ اپنی ماں سے نہ اپنے دوسرے پیاروں سے - ص ۴۳۶

۱۶ - بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن الآیۃ یعنی وہ لوگ نجات یافتہ ہیں جو خدا کو اپنا وجود حوالے کر دیں اور اُس کی نعمتوں کے تصور سے اِس طور سے اُس کی عبادت کریں کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہیں - گویا اُن کا مدعا خدا اور اس کی عبادت ہو جاتی ہے - ص ۴۴۰

۱۷ - ویطعمون الطعام علیٰ حبّہ الآیۃ یعنی خدا کی محبت سے مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو روٹی کھلاتے ہیں - اور کہتے ہیں اِس سے نہ ہم شکر گذاری چاہتے ہیں اور نہ ہماری خدا کے چہرہ کے سوا کوئی اور غرض ہے - ص ۴۴۱

تقویٰ

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی جس قدر کوئی تقویٰ کی دقیق راہیں اختیار کرے - اُسی قدر خدا کے نزدیک اس کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے - پس یہ اعلیٰ مرتبہ کا تقویٰ ہے کہ قبل از خطرات خطرات سے محفوظ رہنے کی تدبیر کی جائے - ص ۴۴۶

توریہ

(ا) - اسلامی اصطلاح میں یہ ہے کہ فتنہ کے خوف سے ایک بات کو چھپانے کیلئے یا کسی اور مصلحت پر ایک راز کی بات مخفی رکھنے کی غرض سے ایسے پیرایہ میں بیان کی جائے کہ مخاطب کا خیال دوسری طرف چلا جائے جو متکلّم کا مقصود نہیں اور غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ جھوٹ نہیں محض حق ہے جیسا کہ بعض احادیث میں مسلمانوں میں صلح کرانے کے لئے یا اپنی بیوی کو کسی فتنہ اور خانگی ناراضگی یا جھگڑے سے بچانے کیلئے یا جنگ میں اپنے مصالح دشمن سے مخفی رکھنے کی غرض سے توریہ

ح

حجۃ الوداع

حدیث کا مقام

د

دین

ش

شراب

شیطان

ب ۔ ہر ایک متکبّر جو اس زندگی کے سرچشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہیں چاہتا وہ شیطان ہے ۔ ص ۳۵۸

ص

صحابہؓ

صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حواریانِ مسیح کا مقابلہ راستگوئی کے لحاظ سے ۔ ص ۴۰۳

ع

عبداللہ غزنویؒ (مولوی)

عبداللہ غزنویؒ کا ایک کشف مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق " می بینم کہ محمد حسین پیراہن کلاں پوشیدہ است لاکن پارہ پارہ شدہ است" تعبیر یہ فرمائی کہ " آں پیراہن علم است کہ پارہ پارہ خواہد شد" ۔ قاضی ضیاء الدین ساکن قاضی کوٹ کا خط بنام مولوی محمد حسین بٹالوی ۔ ص ۴۵۶-۴۵۸

عرب

ا ۔ جسقدر بدچلنی اور بداعمالی عربوں میں آئی وہ درحقیقت عربوں کی ذاتی فطرت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ عیسائیوں سے آئی تھی ۔ حاشیہ ص ۲۴۱-۲۴۲

و حاشیہ ص ۳۴۴ ۳۵۱

ب ۔ عرب اور شراب ۔ دیکھو زیر "شراب"

عرش اور ہزارہا عالم

عرش سے مراد مقدس بلندی کی جگہ ہے اور جیسا کہ ایک شخص کسی اونچی جگہ بیٹھ کر یمین و یسار پر نظر رکھتا ہے ایسا ہی استعارہ کے طور پر خدا تعالیٰ بلند سے بلند تخت پر تسلیم کیا گیا ہے جس کی نظر سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ۔ اور اوپر کی طرف وہ ایک انتہائی نقطہ کی طرح ہے جس کے نیچے سے دو عظیم الشان عالم کی دو شاخیں نکلتی ہیں ۔ اور ہر ایک شاخ ہزار عالم پر مشتمل ہے جن کا علم بجز ذاتِ باریؐ کسی کو نہیں ۔ جو اس نقطۂ انتہائی پر مستوی ہے جس کا نام عرش ہے ۔ ربّ العرش ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ مالک الکونین ہے ۔ ص ۴۹۱-۴۹۲

عضد الدین مراد آبادی

عضد الدین مراد آبادی کا خط جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب نور الحق اور مولوی محمد حسین کی تحریروں کا ذکر کرکے علماء کے رویّہ کو ناپسندیدہ اور حضرت مسیح موعودؑ کو مجدّدِ وقت تسلیم کیا ہے ۔ ص ۴۵۲-۴۵۳

عمرو بن کلثوم تغلبی

سبع معلقات کے چوتھے معلقہ میں عمرو نے گواہی دی ہے کہ اس کا قبیلہ بنی تغلب جو عیسائی تھے اوّل درجہ کے خونی جنگجو شراب خور اور فسق و فجور پر کھلا کھلا ناز کرنے والے تھے ۔ ص ۲۵۱ حاشیہ

عیسائی

ا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہ نسبت یہود کے عیسائیوں کی بدچلنی سب سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی ۔ پادری فنڈل نے "میزان الحق" میں اور ڈیون پورٹ نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے ۔ فاضل قسیس ٹیلر اور ڈیون پورٹ اور پروفیسر باسورتھ نے تسلیم کیا ہے کہ

عیسائی مذہب کی قدیم بدچلنیوں نے اس کو ہلاک
کر دیا ہے۔ اور باسورتھ نے کہا ہے کہ عیسائی قوم
کے ساتھ تین لعنتیں لازم و ملزوم رہی ہیں ۔
زناکاری۔ شراب خوری۔ قمار بازی۔ مشہور عیسائی
اخطل کی اسپر شہادت۔ حاشیہ ص ۳۴۲-۳۴۴
و حاشیہ ص ۲۶۴ و نیز دیکھو زیر "اخطل"

۲۔ عیسائی اور شراب

ا۔ عیسائیوں کو بجز شراب پینے کے اور کیا کام
تھے۔ یہی تو اُن کے دین کی جزو اعظم ہے جو
عشاء ربانی میں داخل ہے۔ حاشیہ ص ۲۵۱
و نوٹ ص ۳۴۲

ب۔ عرب کے ملک میں بھی عیسائی شراب لیگئے
اور ملک کو تباہ کیا اور اس زمانہ میں بھی
انواع و اقسام کی شرابوں کے موجد عیسائی لوگ
ہیں ۔ حاشیہ ص ۳۵۱-۳۵۲

۳۔ اسلام سے دشمنی۔ عیسائیوں کو اسلام سے
اسقدر دشمنی ہے جس قدر شیطان کو دشمنی سچائی سے
ہے۔ جہاد پر اعتراض کا جواب کہ موسیٰ نے کئی
لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے۔ مگر کوئی عیسائی
اسے بُرا کام قرار نہیں دیتا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر معترض ہیں جنہوں نے پہلے تلوار اٹھانیوالوں پر
تلوار اُٹھائی۔ اُن پر جو بہت سے مسلمانوں کو مار
چکے تھے۔ پھر آپ نے نہ بچوں کو مارا نہ بوڑھوں
کو ۔ حاشیہ ص ۳۵۳

۴۔ عیسائی اور جھوٹ۔ عیسائیوں میں اپریل فول
کی گندی رسم جاری ہے۔ ناحق جھوٹ بولنا تہذیب
کی بات سمجھی جاتی ہے۔ عیسائی لوگ جھوٹ سے بہت
ہی پیار کرتے ہیں۔ اُن کے ایک مقدس بزرگ کا قول
ہے جھوٹ بولنا نہ صرف جائز بلکہ ثواب کی بات
ہے۔ ص ۴۰۸-۴۰۹

۵۔ عیسائیوں سے ایک سوال۔ اگر عیسائیوں کا خدا
کسی کو گناہ میں ہلاک کرنا نہیں چاہتا تو پھر اس
نے اُن شیاطین کی پلید روحوں کو جن کا ذکر انجیل
میں ہے اُن کی نجات کیلئے کیا بندوبست کیا
ہے۔ اُن کے لئے کونسا اس کا بیٹا دنیا میں آیا۔
ص ۲۷۵

ف

فتح مسیح

ا۔ پادری فتح مسیح کے ایک نہایت گندے خط
کا ذکر جس میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو گالیاں دینے کے علاوہ آپ پر نعوذ باللہ زنا کی
تہمت لگائی اور حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ
کی نسبت بدزبانی کی۔ اور اس کے خط کا جواب۔
ص ۳۷۶-۳۷۷

ب۔ فتح مسیح کے خط بنام مولوی عبدالکریم صاحبؓ میں
اعتراضات کے جوابات

(۱) اعتراض حضرت عائشہؓ نو برس کی تھیں جب ان
سے شادی کی۔

جواب (۱) یہ صرف ایک راوی سے منقول ہے۔ ضروری
نہیں کہ نو برس کی عمر ہو۔ دو چار برس کا فرق

ناخواندہ لوگ اچھی طرح محفوظ نہیں کر سکتے۔ اگر نو برس بھی فرض کئے جائیں تو بھی جائے اعتراض نہیں۔ حال کے ڈاکٹروں کا اسپر اتفاق ہے کہ نو برس تک بھی لڑکیاں بالغ ہو سکتی ہیں۔ بلکہ سات برس تک بھی اولاد ہو سکتی ہے۔
ص ۳۷۷ - ۳۷۹

ب - الہامی کتب کے مسائل میں پادری صاحب نے گورنمنٹ کے قانون کی رو سے اعتراض کر دیا جو معصوم عن الخطاء نہیں۔ الزامی جواب کہ جن نبیوں نے خلافِ قانونِ انگریزی شیر خوار بچے قتل کئے جنہوں نے بیگانے کھیتوں کے خوشے توڑ کر کھائے۔ اور یسوع مسیح جو کسی کے انجیر کے درخت کی طرف پھل کھانے کیلئے دوڑا اور دو ہزار کسی کے خنزیر تلف کئے تعزیراتِ ہند کی رُو سے اس کی کیا سزا ہے؟
ص ۳۷۸ — ۳۸۰

ج - یہ اعتراض کہ نو برس کی لڑکی سے جماع کرنا زنا کے حکم میں ہے۔ سراسر غلط ہے۔ کم از کم انجیل سے ہی یہ ثابت کیا ہوتا۔
ص ۳۸۰

۲- اعتراض کہ آنحضرتؐ اپنی بیوی سودہؓ کو پیرانہ سالی کے سبب سے طلاق دینے کیلئے مستعد ہو گئے تھے جواب۔ سراسر غلط ہے اور خلافِ واقعہ، کتب معتبرہ احادیث میں مذکور ہے کہ خود سودہؓ کو ہی اپنی پیرانہ سالی کی وجہ سے دل میں طلاق کا اندیشہ ہوا تھا نیل الاوطار سے حدیث کے الفاظ۔
ص ۳۸۰ - ۳۸۲

۳- اعتراض اگر آنحضرتؐ جیسا شخص گورنمنٹ انگریزی کے زمانہ میں ہوتا تو گورنمنٹ اس سے کیا کرتی؟ جواب۔ یہ سعادت مند گورنمنٹ ان کی کفش برداری کو اپنا فخر سمجھتی اور خادمانہ اور متواضعانہ طور پر پیش آتی جیسا کہ قیصر رُوم نے کیا (صحیح بخاری کی حدیث کے الفاظ) کہ اگر مجھے اُس نبی کی صحبت میں رہنے کی سعادت حاصل ہوتی تو میں اُس کے پاؤں دھویا کرتا۔ اگر حضرت مسیح کی نسبت کسی چھوٹے سے جاگیردار کا بھی ایسا کلمہ ثابت کر دیں تو ہزار روپیہ نقد انعام لیں اور الزامی جواب۔
ص ۳۸۲ - ۳۸۷

۴- اعتراض آپ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ مرتد جو خود خونی اور اپنے کام سے سزا کے لائق ٹھہر چکے تھے کیوں بے رحمی سے قتل کئے گئے؟ جواب۔ اسرائیلی نبیوں نے تو شیر خوار بچے بھی قتل کئے کیا اُن کی نبوت سے منکر ہو؟ یا موسیٰ کے وقت خدا اَور تھا اور آنحضرتؐ کے وقت اَور؟
ص ۳۸۷ - ۳۸۸

۵- حضرت زینبؓ کے نکاح پر اعتراض اور اسکا جواب کہ مطلقہ سے نکاح کرنا زنا نہیں۔ صرف مُنہ کی بات سے نہ کوئی بیٹا بن سکتا ہے نہ باپ نہ ماں بن سکتی ہے۔ جس نے یہ کہا کہ زنا کے بغیر طلاق نہیں ہو سکتی اُس نے قبول کر لیا کہ صرف اپنے مُنہ سے کسی کو ماں یا باپ یا بیٹا

کہہ دینا کچھ چیز نہیں - ورنہ وہ کہدیتا کہ اپنی بیوی کو ماں کہہ دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے
ص ۳۸۸ - ۳۸۹

۶ - اعتراض - خندق کھودتے وقت چاروں نمازیں قضا کی گئیں - جواب کہ اللہ تعالیٰ نے بوقت ضرورت نمازوں کو جمع کرنے اور قصر کرنے کا حکم دیا ہے - معتبر حدیث میں چار نہیں بلکہ صرف عصر کے فوت ہو جانے کا ذکر ہے - اگر ایسا ہو بھی تو جائے اعتراض نہیں کیونکہ شریعت وہی ٹھہر جاتی ہے جو نبی عمل کرتا ہے اور الزامی جواب -
ص ۳۸۹ - ۳۹۱

۷ - اعتراض - حضرت عائشہؓ کا نام لیکر کہ جناب مقدس نبی کا بدن سے بدن لگانا اور زبان چوسنا خلاف شرع تھا - جواب - جو حلال اور جائز نکاح میں اُن میں یہ سب باتیں جائز ہوتی ہیں - مردمی اور رجولیت انسان کی صفاتِ محمودہ میں سے ہیں - یسوع مسیح چونکہ مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازدواج سے سچّی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے - اس لئے یورپ میں بدکاری کی کثرت ہوئی - تفصیل سے ذکر -
ص ۳۹۲ - ۳۹۳

۸ - اعتراض - آنحضرتؐ نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی - اور اپنے دین کو چھپانے کے لئے قرآن میں صاف حکم دے دیا ہے -

جواب (الف) قرآن شریف نے جسقدر راستی کے التزام کیلئے تاکید کی ہے انجیل میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے - بیس برس کا عرصہ ہوا میں نے اس بارہ میں قرآنی آیات لکھ کر ایک رقم کثیر بطور انعام مقرر کر کے اشتہار دیا تھا اگر کوئی عیسائی انجیل سے ایسی تاکید نکال کر دکھاوے -
ص ۴۰۲ - ۴۰۳

(ب) قرآن نے دروغگوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے - فاجتنبوا الرجس من الاوثان و اجتنبوا قول الزور اور فرمایا یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علیٰ انفسکم الآیۃ
ص ۴۰۳

(ج) صحابہؓ اور حواریوں کا مقابلہ - اگر انجیل میں ایسی تاکید ہوتی تو پطرس اول درجہ کا حواری کیوں جھوٹ بولتا اور جھوٹی قسم کھاتا کہ میں اس کو نہیں جانتا - مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ محض راستگوئی کی وجہ سے شہید ہوتے رہے اور الٰہی گواہی کو مخفی نہ رکھا - اور انجیل سے ثابت ہے کہ خود یسوع اس شہادت کو مخفی رکھتے تھے -
ص ۴۰۳

(د) کسی حدیث میں جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں جبکہ حدیث میں ان قتلت واحرقت آیا ہے ہاں بعض احادیث میں توریہ کے جواز کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے - اور اس سے نفرت دلانے کی غرض سے کذب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے -

حقیقی کذب اسلام میں پلید اور حرام اور شرک
کے برابر ہے۔ اور توریہ یسوع کے کلام میں
بہت پایا جاتا ہے انجیل سے اس کی مثالیں۔
ص ۴۰۴-۴۰۶

(ھ) قرآن پر یہ افتراء ہے کہ دین چھپانے کے لئے
حکم دیتا ہے۔ قرآن تو اُن پر لعنت بھیجتا ہے
جو دین کی گواہی کو عمداً چھپاتے اور جھوٹ
بولتے ہیں۔ اور آیت الّا من اکرہ وقلبہ
مطمئن بالایمان کا صحیح مطلب اور
اُنکی معافی کی شرائط اگلی آیت ثم ان ربّك
للذین ھاجروا الآیۃ میں مذکور ہیں۔ غرض
خدا نے اس اخفاء کو محل مدح میں نہیں رکھا۔
بلکہ ایک گناہ قرار دیا ہے اور اس کا کفارہ
اسے اگلی آیت میں بتایا ہے۔ ص ۴۱۲-۴۱۴

(و) آپ کے اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ
اگر کوئی عیسائی کسی فوق الطاقت دکھ کے
وقت عیسائی دین کی گواہی سے زبانی انکار
کرے تو وہ ہمیشہ کیلئے مردود ہو گیا اور
اس کیلئے کوئی توبہ نہیں تو پھر پطرس کو باوجود
دروغگوئی اور انکار اور ایمان چھپانے کے
کیوں قبول کر لیا؟ ص ۴۱۳-۴۱۴

(ز) اس وسوسہ کا جواب کہ کامل گناہ انجیل میں
ہے۔ دیکھو زیر "قرآن اور انجیل کا مقابلہ"

۹- اعتراض۔ اس اعتراض کا جواب کہ لا الٰہ
الّا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے گناہ
دُور ہو جاتے ہیں یہ ہے کہ یہ بالکل صحیح اور حقیقت
ہے۔ اگر اس کلمہ پر کسی کا خاتمہ ہو تو نجات
پا جائیگا۔ جب لا الٰہ الّا اللہ کا پرتوہ دل پر
پڑتا ہے تو نفسانی ظلمات کے جذبات کالعدم
ہو جاتے ہیں۔ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے
کی ضرورت یہ ہے تا خدا کے کلام پر بھی ایمان
حاصل ہو جائے۔ ص ۴۱۸-۴۲۰

نیز دیکھو "لا الٰہ الّا اللہ"

۱۰- وضو پر اعتراض کا جواب دیکھو زیر "وضو"

۱۱- بہشت کے متعلق اعتراض کا جواب
دیکھو زیر "بہشت"

۱۲- اعتراض۔ اسلامی تعلیم میں جب تک کوئی
گناہ کا مرتکب نہ ہو جائے تب تک ایسے
شخص سے مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ محض دلی خیال
پر خدا پرسش نہیں کریگا۔ مگر انجیل میں دلی
خیال پر بھی عذاب ہوگا۔

جواب۔ تب انجیل خدا کی طرف سے نہیں۔
حق بات وہی ہے جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمائی
عند اللہ مجرم ٹھہر جانے کی تین ہی قسمیں ہیں۔
اول کہ زبان پر ناپاک کلمے دین اور راستی اور
انصاف کے برخلاف جاری ہوں۔ دوسرے
جوارح یعنی ظاہری اعضاء سے نافرمانی کے
حرکات صادر ہوں۔ تیسرے یہ کہ دل نافرمانی
پر عزیمت کرے۔ آیت ولکن یؤاخذکم
بما کسبت قلوبکم میں اسی طرف اشارہ ہے

اور آیت ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا میں کان اور آنکھ اور دل کے گناہوں کا ذکر کیا ہے ۔ صرف ایسے خیالات جو انسان کے اپنے اختیار میں نہیں گناہ میں داخل نہیں ۔ ص ۴۲۶ - ۴۲۸

۱۳- اعتراض ۔ اسلامی تعلیم میں غیر مذہب والوں سے محبت کرنا کسی جگہ حکم نہیں آیا ۔ اور یہ کہ بجز مسلمان کے کسی سے محبت نہ کرو ۔

الجواب ۔ محبت کی حقیقت کہ سچی محبت کرنیوالا اپنے محبوب میں فنا ہو کر اس کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے ۔ خدا سے محبت کرنیوالا ظلی طور پر بقدر استعداد خدا کے نور کو حاصل کر لیتا ہے اور شیطان سے محبت کرنیوالا تاریکی سے حصّہ لیتا ہے ۔ اسی لئے قرآن مجید صرف خدا تعالیٰ اور صلحاء سے محبت کو جائز رکھتا ہے شیطانی رنگ اور رنگ والوں سے نہیں ۔ ان سے کمال درجہ شفقت کی ہدایت کرتا ہے ۔ نصاریٰ ۔ یہود اور ہنود سے دوستی ہمدردی اور خیر خواہی کر سکتا ہے لیکن محبت نہیں ۔ تفصیلی جواب مع آیاتِ قرآنیہ ۔ ص ۴۲۹ - ۴۳۶

نیز دیکھو زیر "محبت" "محبت و شفقت میں فرق" اور زیر لفظ "تفسیر"

۱۴- اعتراض کہ مسلمان لوگ خدا کے ساتھ بلا غرض محبت نہیں کرتے ۔ ان کو یہ تعلیم نہیں دی گئی کہ خدا اپنی خوبیوں کی وجہ سے محبت کے لائق ہے ۔

جواب (الف) یہ اعتراض انجیل پر پڑتا ہے نہ قرآن پر ۔ کیونکہ انجیل میں خدا سے محبت ذاتی رکھنے اور محبت ذاتی سے اس کی عبادت کرنی چاہیئے کا ذکر نہیں ۔ قرآن میں فاذکروا اللّٰہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرًا اور والذین اٰمنوا اشد حبًّا للّٰہ آیا ہے یعنی خدا جیسی محبت وہ کسی سے نہیں کرتے و دیگر آیات ۔ ص ۴۳۶ - ۴۳۷

(ب) قرآن شریف نے اعلیٰ طبقہ عبادتِ الٰہی اور اعمال صالحہ کا یہی رکھا ہے کہ محبت الٰہی اور رضاء الٰہی کی طلب سچے دل سے ظہور میں آوے اور ایسی تعلیم انجیل میں نہیں ۔ ص ۴۴۱

(ج) اسلام ۔ اس دین کا نام اسلام اسی غرض سے رکھا ہے کہ تا انسان خدا کی عبادت نفسانی اغراض سے نہیں بلکہ طبعی جوش سے کرے ۔ اسلام تمام اغراض کو چھوڑ دینے کے بعد رضا بقضاء کا نام ہے ۔ ص ۴۴۱

(د) اگر کہو انجیل نے خدا کو باپ کہہ کر محبتِ ذاتی کی طرف اشارہ کیا تو یہ غلط ہے ۔ انجیلوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے خدا کے بیٹے کا لفظ دو طور سے استعمال کیا ہے اور اس کی تفصیل ص ۴۴۱ - ۴۴۳

۱۵- اعتراض ۔ محمدؐ صاحب کی ایک غیر عورت پر نظر پڑی تو اپنے گھر میں آکر اپنی بیوی سودہؓ سے خلوت کی ۔ جو شخص غیر عورت کو دیکھ کر اپنے نفس پر غالب نہیں آسکتا وہ فردِ اکمل

کیونکر ہو سکتا ہے؟

جواب :- حدیث کے اصل الفاظ کا ذکر۔ حدیث میں صرف حاجت پورا کرنیکا ذکر مباشرت کا نہیں۔ پھر یہ آنحضرتؐ سے مروی نہیں اگر فرض بھی کیا جائے۔ تو یہ راوی کا اپنا خیال ہے، اگر کیا بھی ہو تو پھر بھی قابل اعتراض بات نہیں۔ اور اس کی تفصیل۔ تقوٰی اور عصمتِ انبیاء کا ذکر۔ اور الزامی جواب۔ تعجب ہے، کہ ایک شرابی کھاؤ پیو کو شہوت پرست نہ کہا جائے اور وہ پاک ذات جس کی زندگی کا ہر فعل خدا کے لئے تھا اس کا نام اس زمانہ کے پلید طبع شہوت پرست رکھیں۔ آنحضرت اور یسوع کا مقابلہ پاکدامنی کے لحاظ سے

(دیکھو زیر "آنحضرتؐ اور یسوع کا مقابلہ تقوٰی کے لحاظ سے")

ص ۴۴۴ - ۴۴۹

۱۶ - اعتراض - متعہ کا جائز کرنا اور پھر ناجائز کرنا - جواب :- اسلام نے متعہ کو رواج نہیں دیا بلکہ گھٹایا۔ پہلے نہ صرف عرب بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں متعہ کی رسم تھی۔ پُرانی رسم کے مطابق ایک دو دفعہ عمل ہُوا۔ اور متعہ ایک موقت نکاح تھا۔ لیکن وحی الٰہی نے آخر اسے حرام کر دیا۔ عیسائی فوجوں کے لئے فاحشہ عورتوں کا مہیا کرنا اور یسوع مسیح کی دادیوں اور نانیوں کا ذکر۔ ص ۴۵۰-۴۵۲

ق

قرآن شریف

۱ - دعوٰی اور دلیل - قرآن مجید کی یہ اعجازی خاصیت ہے کہ وہ اپنے دعوٰی اور دلیل کو آپ ہی بیان کرتا ہے۔ اور یہی ایک اوّل نشانی اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ ص ۳۳۱

۲ - قرآن اور آنحضرتؐ کی نبوت پر دلیل

قرآن نے یہ دعوٰی کیا ہے کہ وہ خداؔ کا کلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی اور رسول ہیں جن پر وہ کلام اُترا اور اس سے متعلقہ آیاتِ قرآنیہ۔ ص ۳۳۴

دلیل (۱) قرآن نے اپنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ رسول ہونے کے لئے جو دلیل پیش کی ہے وہ ضرورتِ زمانہ ہے یعنی کہ وہ وقت بزبانِ حال پکار کر کہہ رہا ہو کہ ایک آسمانی مصلح اور کتاب کا آنا ضروری ہے۔ اور پھر ایسے وقت میں الہامی پیشگوئی کے ذریعہ واپس بلایا جائے کہ جب ایک عظیم الشان انقلاب روحانی ظہور میں آچکا ہو۔ اور یہ دلیل جس طرح قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ظاہر ہوئی کسی اور نبی اور کتاب کے حق میں ظاہر نہیں ہوئی۔ اور اس کی

تفصیل مع آیاتِ قرآنیہ - صفحہ ۳۳۶-۳۳۸

(ب) یہود کی عملی اور اعتقادی خرابیوں کا ذکر اور قرآن کی آیت اہل کتاب سے متعلق وکثیر منہم فاسقون کا ذکر جس سے ضرورتِ قرآن ظاہر ہے - صفحہ ۳۳۹-۳۴۱

(ج) دوسرا پہلو اس دلیل کا کہ آپ اس وقت اپنے مولیٰ کی طرف بلائے گئے جب آپ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے تھے - آیات الیوم اکملت لکم دینکم یعنی قرآن کے اتارنے اور تکمیل نفوس سے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح کی لطیف تفسیر - صفحہ ۳۴۲-۳۵۵ نیز دیکھو "تفسیر"

(د) ضرورتِ قرآن - پادری ٹھاکر داس نے لکھا کہ قرآن کے نزول کی کیا ضرورت تھی؟ ضرورت یہ تھی کہ جب تمام عیسائی جذامیوں کی طرح گل سڑ گئے اور اُن کی صحبت سے دوسرے لوگ بھی تباہ ہو گئے تو قرآن آیا - حاشیہ صفحہ ۳۵۲-۳۵۳

قرآن اور انجیل کی تعلیم کا مقابلہ

۱ - راستگوئی اور صدق سے متعلق تعلیم

قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے - جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں - جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں - جھوٹوں کی صحبت چھوڑ دو وغیرہ لیکن انجیل میں یہ تعلیم کہاں ہے - پھر آیت لا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا میں دشمنوں کے حقوق کی حفاظت کی تعلیم دی اور عدل اور انصاف اور دوستی کیلئے وصیت کی - انجیل نے دشمنوں سے پیار کی تعلیم دی مگر یہ تعلیم نہ دی - لوگ اپنے دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں لیکن محبت کے پردے میں ان کے حقوق دبا لیتے ہیں پس آیت میں معیارِ محبت کا ذکر ہے - صفحہ ۴۰۹-۴۱۰

۲ - تقویٰ کی راہیں

(الف) انجیل تقویٰ کی راہوں کو کامل طور پر بیان نہیں کر سکتی - اور نہ انجیل نے دعویٰ کیا - مگر قرآن شریف کی علت غائی ھدًی للمتقین ہے - صفحہ ۴۱۵ نیز دیکھو "تفسیر"

(ب) متی میں یسوع کا قول ہے کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کرتا ہے - لیکن قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ تو شہوت اور بغیر شہوت کے بیگانہ عورت کے مونہہ پر نظر مت ڈال - اُن کے حُسن کے قصے مت سُن قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم الآیۃ - جو شخص آزادی سے نامحرم عورتوں کو دیکھتا رہیگا آخر ایک دن بدنیتی سے بھی دیکھیگا - اور یورپ میں زناکاری کا سبب نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنے کی عادت ہے - اوّل نظر بدکاریاں پھر معانقہ پھر بوسہ وغیرہ - صفحہ ۴۱۶-۴۱۸

۳ - نیکی اور بدی - قرآن کی تعلیم یہی ہے کہ بدی حقیقی تبھی دُور ہوتی ہے جب نیکی اُس کی جگہ لے لے ۔ ص ۴۱۷

۴ - نجات - قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ کسی کو بجز اس کے نجات نہیں کہ گناہ سے سچّی نفرت پیدا کرے مگر انجیل نے سچی نفرت کی تعلیم نہیں دی - قرآن کہتا ہے کہ جب تک تم اپنے تئیں پاک نہ کرو اس پاک گھر میں داخل نہ ہو گے مگر انجیل کہتی ہے ہر ایک بدکاری کر تیرے لئے یسوع کی خودکشی کافی ہے ۔ ص ۴۲۱

۵ - خداؔ پر باپ کا لفظ اطلاق کرنا نہایت ناپاک طریق ہے - مگر قرآن کریم نے یہ تو کہا کہ خداؔ کو ایسی محبت سے یاد کرو جیسا کہ باپوں کو یاد کرتے ہو مگر یہ نہیں کہا کہ تم حقیقت میں خدا کو باپ سمجھ لو ۔ ص ۴۴۳

۶ - دُعاؔ - قرآن نے تو ہمیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دُعا سکھلائی یعنی ہمیں اس راہ پر قائم کر جو نبیوں صدیقوں اور عاشقانِ الٰہی کی راہ ہے مگر انجیل یہ سکھلاتی ہے کہ ہماری روز ینہ کی روٹی آج ہمیں بخش دے ص ۴۴۳

قیصرہ ہند

ہم نے ایک معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ وہ درحقیقت اسلام سے محبت رکھتی ہے - اور اُس کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت تعظیم ہے - چنانچہ ایک ذی علم مسلمان سے اردو بھی پڑھتی ہے - اسی وجہ سے مَیں نے اسلام کی طرف ایک خاص دعوت سے انہیں مخاطب کیا تھا ۔ ص ۳۸۳ - ۳۸۴

ک

کتاب

۱ - الہامی کتاب کی پہلی نشانی علمی طاقت اور یہ ہے کہ جس ثبوت اور عقیدہ کی اُس نے بنیاد ڈالی ہے اس کو معقولی طور پر ثابت بھی کرتی ہو ۔ ص ۳۳۱

۲ - الٰہی کتاب کا حقیقی حلیہ اور زندہ معجزہ صرف یہی ہے کہ وہ علم اور حکمت اور فلسفۂ حقّہ کی معلّم ہو اور صرف مدعی نہ ہو بلکہ ہر ایک دعویٰ کو تسلّی بخش طریق سے ثابت کرے ۔ ص ۳۳۲

۳ - کتاب اللہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ کتاب اپنے منجانب اللہ ہونے کی مدعی بھی ہو ص ۳۳۵

کشفِ قبور

مُردوں سے باتیں کرا دینے والے بہت گذرے ہیں مگر یہ طریق کشفِ قبور کے قسم میں سے ہے ۔ حاشیہ ص ۳۶۳

کفارہ

۱ - مسیح کی خودکشی کے خیال نے عیسائیوں کو ہلاک کر دیا اور جس قدر توریت کے احکام بدیوں سے بچنے کے متعلق اور نیک راہوں پر چلنے

کے تھے کفارہ نے سب سے فراغت کردی۔
ص ۳۵۳ ، ص ۳۵۴ ، ص ۴۲۱

ب۔ کفارہ سے رحم اور عدل باطل ہوتا ہے۔ بیٹے کو درد قولنج ہو اور باپ سر پھوڑے تو یہ احمقانہ حرکت ہوگی۔ خدا کے بندوں کی بھلائی کے لئے جان دینا یا جان دینے کے لئے مستعد ہونا ایک اعلیٰ اخلاقی حالت ہے مگر اس میں خودکشی کو شامل کرنا حماقت ہے جانفشانی کا پسندیدہ طریق اس کامل مصلح کی لائف میں چمک رہا ہے جس کا نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
حاشیہ ص ۳۶۸ ، ص ۴۱۷

گ

گناہ

ا۔ تین وجہ سے انسان گناہ سے رُک سکتا ہے۔
(۱) یہ کہ خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔
(۲) یہ کہ کثرتِ مال جو بدمعاشیوں کا ذریعہ ہے اس کی بلا سے بچے۔
(۳) یہ کہ ضعیف اور عاجز ہو کر زندگی بسر کرے۔ حکومت کا زور پیدا نہ ہو۔
حاشیہ ص ۳۴۳

ب۔ گناہ کی حقیقت بجز اس کے کچھ نہیں کہ سرکشی کی طونی سے نفسانی جذبات کا شور وغوغا ہو جس کی متابعت کی حالت میں ایک شخص کا نام گنہگار رکھا جاتا ہے۔ ص ۴۱۹

گورنمنٹ انگریزی

دیکھو زیر "انگریزی گورنمنٹ"

ل

لا الٰہ الا اللہ

اس کے معنے یہ ہیں۔ لا مطلوب لی ولا محبوب لی ولا معبود لی ولا مطاع لی الا اللہ۔
ص ۴۱۹

م

محبت

محبت کے معنے پُر ہو جانا ہیں۔ اس کی تائید میں عربی محاورات کا ذکر۔ سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق کو پسند کرتا ہے گویا اسی کا روپ ہو جاتا ہے۔ پس قرآنی تعلیم کی رُو سے بجز خدا تعالیٰ اور صلحاء کے محبت کسی اور سے جائز نہیں اور اس سے متعلقہ آیاتِ قرآنیہ
ص ۴۳۰-۴۳۲

محبت اور شفقت میں فرق

محبّت میں محب اپنے محبوب کے تمام قول اور فعل کو بنظرِ استحسان دیکھتا ہے اور اس کے رنگ میں رنگین ہونا چاہتا ہے۔ مگر شفیق شخص مشفق علیہ کے حالات بنظر خوف وعبرت دیکھتا ہے حقیقی مشفق مشفق علیہ سے ہمیشہ نرمی سے پیش نہیں آتا بلکہ محل اور موقعہ کے مناسب حال کارروائی کرتا ہے۔ اور ڈاکٹر کی مثال جو بعض وقت ہاتھ پیر کاٹتا ہے۔ اور بعض وقت شربت پلاتا اور مرہم لگاتا ہے۔
ص ۴۳۲-۴۳۳

محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ - آپؐ کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل -
دیکھو زیر "قرآن"

۲ - آپؐ کا دعویٰ تھا کہ میں تمام قوموں کے لئے آیا ہوں - لیکون للعالمین نذیرًا - یہ دعویٰ نہ تورات نے موسیٰؑ کے لئے کیا نہ انجیل نے عیسیٰؑ کیلئے - ص ۳۳۶ - ۳۳۷

۳ - آباء واجداد - آپؐ کے آباء واجداد کے سوا جن کو اللہ جلّشانہٗ نے اپنے خاص فضل وکرم سے شرک اور دوسری بلاؤں سے بچائے رکھا - باقی تمام لوگ عیسائیوں کے بدنمونہ کو دیکھ کر انواع واقسام کی بدچلنیوں میں مبتلا ہو گئے تھے - حاشیہ ص ۳۴۱

۴ - آپؐ کے زمانہ میں عیسائیوں کی بدچلنی کی حالت - دیکھو زیر "عیسائی"

۵ - مشن میں کامیابی -

(ا) نبی کے آنے کی علت غائی کے دو رکن ہوتے ہیں جو کسی نبی میں ایسے پورے نہیں ہوئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں - آپؐ نے اس دنیا سے کوچ نہ کیا جب تک کہ دین اسلام کو تنزیل قرآن اور تکمیل نفوس سے کامل نہ کیا گیا - پس کتاب اللہ بھی پوری ہو گئی اور تکمیل نفوس بھی - اور کفر کو ہر ایک پہلو سے شکست اور اسلام کو ہر ایک پہلو سے فتح حاصل ہوئی - ص ۳۵۱ - ۳۵۴

(ب) آپؐ درحقیقت ایسے وقت میں آئے جس وقت ایک سچے کامل نبی کو آنا چاہیئے تھا - اور آپؐ نے آتے ہی اپنی ضرورت دنیا پر ثابت کر دی - تمام قوموں کو انذار کیا اور نہ مرے جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کر دیا - اور سورۂ نصر بھی نازل ہو گئی - ص ۳۵۹ - ۳۶۸

۶ - آپؐ کی اصلاح عام اور جن خرابیوں بدیوں اور بداعتقادیوں کو دور کیا اُن کا ذکر - اور آپ کی کامیابیوں کو مشتبہ کرنے کے لئے پادریوں کا فریب - حاشیہ ص ۳۶۶
نیز دیکھو زیر "پادری"

۷ - اعتراض اور جواب - ایک بُت پرست کہہ سکتا ہے کہ آپ نے بُت پرستی کا استیصال کیا - مجوسی کہہ سکتا ہے آتش پرستی کو دور کیا - عیسائی کہہ سکتا ہے کہ عرب سے عیسائی عقیدہ کی بنیاد اکھیڑ دی - قمار بازی وغیرہ بدیوں کو دور کیا - لیکن انہوں نے اچھا نہیں کیا - ہمارے نزدیک ہمارا طریق صحیح تھا -

جواب :- اِن میں سے کوئی بھی اپنے کو قصوروار نہیں مانیگا - لیکن بعض ان کے بعض کے خلاف گواہ ہیں - ہندو رامچندر اور کرشن کو خدا مانتے ہیں لیکن وہ ابن مریم کو خدا نہیں مانیں گے - عیسائی رامچندر اور کرشن کو خدا تسلیم نہیں کریں گے - پس ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا

مکذب ہے - اور ایک دوسرے کی خرابی کو تسلیم کرتا ہے تو اس صورت میں آنحضرتؐ کے بارے میں ہر یک فرقہ کو اقرار کرنا پڑا ہے کہ درحقیقت آپ کے ہاتھ سے دنیا کی عام اصلاح ظہور میں آئی - جب کہ سب اہل مذاہب اس زمانہ میں سخت بدچلن اور بدراہوں میں مبتلا ہو گئے تھے اور اس کا ثبوت - حاشیہ صفحہ ۳۵۹ - ۳۶۴

۸ - پادری فتح مسیح کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات - دیکھو "فتح مسیح"

۹ - محمدؐ اور مسیح ناصریؑ کا مقابلہ

(ا) حضرت موسیٰؑ و مسیحؑ سے مقابلہ - کوئی یہودی یا عیسائی یا آریہ ایسا مصلح نہیں پیش کر سکتا جس کا آنا اشد ضرورت کے وقت ہو - اور جانا اس غرض کی تکمیل کے بعد ہو - اور مخالفوں کو اپنی ناپاک حالت کا خود اقرار ہو حضرت موسیٰؑ نہ وعدہ کے ملک تک پہنچ سکے نہ بنی اسرائیل کو تزکیہ نفس نصیب ہوا مسیحؑ کے حواریوں کا حال انجیل سے ظاہر ہے بارہ مخلص بھی جب مسیح کو پکڑا گیا بھاگ گئے - ایک نے تیس روپے لے کر ان کو خونیوں کے حوالے کر دیا - پطرس نے انکار کیا اور لعنت کی - صفحہ ۳۶۹ - ۳۷۱

(ب) گردنکشوں کے برتاؤ کے لحاظ سے - قیصر روم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط ملنے پر کہا - میں اپنا فخر سمجھتا ہوں کہ خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور غلاموں کی طرح جناب مقدس کے پاؤں دھویا کروں - اور کسریٰ فرمانروائے ایران نے جب آپؐ کے پکڑنے کیلئے سپاہی بھیجے تو آپ نے انہیں یہ جواب دیا - وہ جس کو تم خداوند خداوند کہتے ہو - تمہارا خداوند آج رات مارا گیا - اس کے بیٹے شیرویہ نے اسی رات اسکو قتل کر دیا تھا لیکن ہیرودیس نے حضرت مسیحؑ کو مجرموں کی طرح پلاطوس کی طرف چالان کیا - وہ ایک مدت تک شاہی حوالات میں رہے اور پلاطوس نے یہودیوں کے حوالے کر دیا - صفحہ ۳۸۴ - ۳۸۷

(ج) راستگوئی میں مقابلہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ میں برہنہ تلواروں کے سامنے کہا کہ میں نبی اللہ ہوں اور یسوع نے کانپ کر اپنے شاگردوں کو تعلیم دی کہ کسی سے نہ کہنا میں یسوع مسیح ہوں - صفحہ ۴۰۶ - ۴۰۷

(د) خدا کو مقدم کرنا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ چاہو تو دنیا میں رہو اور اگر چاہو تو میری طرف آؤ - مگر آپؐ نے خدا کے پاس جانا اختیار کیا - اور وفات کے وقت بھی باالرفیق الاعلیٰ کے الفاظ کہے - مگر یسوع نے ساری رات رو رو کر دعا کی کہ جان بچ جائے اور سولی پر بھی ایلی ایلی لماسبقتنی کہا - صفحہ ۴۱۰ - ۴۱۱

(ھ) **تقویٰ میں مقابلہ** ۔ یسوع صاحب کے پاس ایک زانیہ عورت عین جوانی کی حالت میں اس سے مل کر بیٹھتی اور اس کے پاؤں پر اپنے بال ملتی اور حرامکاری کے عطر سے اس پر مالش کرتی اور وہ اس کی تعریف کرتا تھا ۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تقویٰ دیکھیئے ۔ عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہ ملاتے اور بیعت کے وقت بھی انہیں زبانی توبہ کی تلقین کرتے تھے ۔
صفحہ ۴۴۸ - ۴۴۹

(و) **روحانی قوت** ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میرا شیطان مسلمان ہوگیا ۔ مگر یسوع کا شیطان اس کے گمراہ کرنے کی فکر میں رہا اور ایک پہاڑ پر آزمانے کے لئے لے گیا ۔ اور دنیا کی دولتیں دکھائیں جس میں اشارہ تھا کہ جب عیسائی قوم شیطان کو سجدہ کرے گی تو دنیا کی تمام سہولتیں ان کو دی جائیں گی ۔ حاشیہ صفحہ ۴۷۵ - ۴۷۶

محمدؐ اور مسیحؑ پر افتراء

ان دو مقدس نبیوں پر خبیث لوگوں نے سخت افترا کئے ۔ پہلے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو لعنۃ اللہ علیہم زانی کہا اور دوسرے کو ولد الزنا ۔ صفحہ ۳۸۰

مخالفین کو تنبیہہ

اگر وہ فی الواقعہ اپنی کتابوں کو منجانب اللہ سمجھتے ہیں تو اس موقعہ پر ہمارے دلائل کے مقابل پر وہ بھی دلائل پیش کریں ۔ لیکن ہماری طرح دعویٰ اور دلیل اپنی کتاب سے پیش کریں ۔
صفحہ ۳۳۲ - ۳۳۳

مذہب جمع مذاہب

(ا) **شناخت کے تین ذرائع** ۔ مذاہب کی شناخت کا ایک ذریعہ تو وہ مذہبی اور اظہار رائے کی آزادی ہے جو گورنمنٹ انگریزی نے دے رکھی ہے ۔ دوسرا ذریعہ چھاپنے خانوں کی کثرت ہے ۔ تیسرا ذریعہ راہوں کا کھلنا اور ڈاک کا حسن انتظام اور دور دور ملکوں سے کتابوں کا آنا جانا ہے ۔ صفحہ ۴۶۳

ب ۔ مذاہب ثلاثہ کا مقابلہ خدا شناسی کے لحاظ سے

ہمارے ملک کے تین مذاہب آریہ ۔ عیسائی اور اسلام ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک کو دعویٰ ہے کہ میرا ہی مذہب حق اور درست ہے ۔ ان تینوں مذاہب کو مقابلہ کرکے دیکھا جائے کہ کس میں یہ خاصیت ہے کہ فقط اس کے طریق خداشناسی پر ہی نظر ڈالنا دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے ۔ صفحہ ۴۶۴ - ۴۶۵

آریہ مذہب کا خدا

وہ موجودہ ارواح اور اجسام صغار کو جو قدیم اور اس کے وجود کی طرح انادی اور واجب الوجود ہیں باہم پیوند کر دیتا ہے ۔ لیکن اس پر کوئی دلیل نہیں کہ ایسی قدیم چیزوں کو پرمیشر کی کیا حاجت ہوتی ہے

ہندوؤں کے پرمیشر کی حقیقت یہی ہے کہ وہ اخلاقی اور الوہیت کی طاقتوں میں نہایت کمزور اور قابلِ رحم ہے۔ نہ وہ انسانوں کی طرح معاف کرتا اور توبہ قبول کرتا ہے اور نہ ہی وہ احسان کرتا ہے اور اس کی تفصیل صفحہ ۴۶۵ - ۴۶۸

عیسائی مذہب کا خدا جس کا نام یسوع

رکھا ہوا ہے۔ جو مریم کا بیٹا تھا۔ جو گرفتار ہوا۔ اور ساری رات رو رو کر دعا کر کے پھر بھی اپنے مطلب سے نامراد رہا۔ پھر سولی پر کھینچا گیا۔ اور ایلی ایلی لما سبقتنی کہتا ہوا مر گیا۔ اور کہتے ہیں کہ خدا ہو کر سولی پر کھینچا گیا تا اس کی موت گنہگاروں کے لئے کفارہ ٹھہرے۔

ہندوؤں کے خدا بشن نے دنیا کے گناہ دور کرنے کے لئے نو مرتبہ تولد کا داغ اپنے لئے قبول کیا۔ آٹھویں دفعہ کہتے ہیں ایک کنواری لڑکی کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ قرآن نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ پہلے ہندوؤں نے اُن سے یونانیوں نے ایسے خیالات لئے اور اُن کے فضلہ خوار عیسائی بنے وغیرہ۔ صفحہ ۴۶۸ - ۴۷۵

اسلام کا خدا

اسلام کی خداشناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ الست بربکم قالوا بلیٰ۔ یعنی ہر ذرہ ذرہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے اس کا حکم بردار ہے۔ اس کی طرف جھکنے کے لئے ہر یک طبیعت میں کشش پائی جاتی ہے۔ اور یہ دلیل کہ ہر چیز کا خالق ہے۔ ازلی ابدی اور غیر فانی ہے اور موت اُس پر جائز نہیں۔ اسی طرح وہ ہر چیز کا قیوم بھی ہے۔ یعنی ہر ایک چیز کی بقا اسی کے ساتھ ہے سو وہ رب العرش یعنی مالک کونین ہے وغیرہ۔ صفحہ ۴۸۶ - ۴۹۲

نیز دیکھو زیر "عرش"

مُردوں کو زندہ کرنا

دیکھو زیر "احیاءِ موتیٰ"

مسیح موعودؑ

ا۔ <u>مسیح ناصری اور یسوع</u>

(ا) ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور اُس کے پیارے تھے جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ وہ ہمارے نبی کریمؐ پر ایمان لائے تھے۔ اس لئے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں۔ بلکہ ہم نے ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادریوں کی گالیاں سُن کر اختیار کیا ہے۔ صفحہ ۳۷۴ - ۳۷۵

نیز دیکھو زیر "پادری"

(ب) ہمیں حضرت مسیحؑ کی شانِ مقدس کا بہرحال لحاظ ہے اور صرف پادری فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے اور وہ بھی سخت مجبوری سے۔ صفحہ ۳۷۶ و صفحہ ۳۹۵

مسیح موعودؑ اور مولوی صاحبان

۱ - امرتسر کے مولوی - مولوی عبدالجبار غزنوی مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولوی احمد اللہ نے اس درخواست پر دستخط کرنے سے انکار کیا جو گورنمنٹ کو بمراد توسیع دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند اور یہ کہ کوئی شخص کسی کے مذہب پر ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اس پر وارد ہوتا ہے بھیجی جانی تھی - جس میں سراسر اسلام کی بھلائی تھی اور آئندہ آریوں اور پادریوں کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کا دروازہ بند ہو جاتا تھا - اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ مولوی اسلام اور اسلامی مصالح کے سخت مخالف ہیں -

ص ۳۹۵-۳۹۶ و ص ۴۰۰

۲ - مولویوں کا اعتراض کہ اس عاجز نے پادری صاحبوں اور آریوں کے بزرگوں کو پہلے گالیاں دیں اور ناچار اُن کو بھی کہنا پڑا - اس افتراء کا تفصیلی جواب کہ ہندوستان اور پنجاب میں ۵۴ برس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جارہی ہیں قرآن کریم کو بے جا ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنایا جا رہا ہے - بہت سی ایسی کتابیں ہیں جو میرے بلوغ سے بھی پہلے کی ہیں - پادری فنڈل اور صفدر علی اور پادری ٹھاکر داس اور ولیم ریواڑی اور پنڈت دیانند اور کنہیا لال الکھ دھاری کو میں نے یا کسی مسلمان نے گالیاں دی تھیں جس سے مشتعل ہو کر انہوں نے کتابیں لکھیں چھ کروڑ کتب اب تک اسلام کے ردّ و توہین میں تالیف ہو چکیں اور یہ مولوی کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں - ص ۳۹۶ - ۴۰۰

۳ - مولویوں سے خطاب - انہوں نے اس خیال سے مذکورہ بالا درخواست پر دستخط نہ کئے کہ یہ درخواست ہم پر مؤاخذہ کرنے کے لئے ہے - آپ نے فرمایا - تم مطمئن رہو کہ تمہارے جھوٹ اور بہتان کی وجہ سے ہم ہرگز نالش نہیں کرینگے - ص ۴۰۰

مسیح ناصریؑ

۱ - آپ نے نہ تمام دنیا کے بگاڑ کا ذکر کیا نہ رسالت عام کا دعویٰ کیا - آپ کی مخاطب صرف یہودی قوم تھی -

ص ۳۳۹

۲ - مسیحؑ کی بے بسی کا ذکر جسے عیسائیوں نے خدا بنایا - رامچندر کے مقابلہ میں جسے ہندوؤں نے خدا بنایا - حاشیہ ص ۲۵۴

۳ - مسیح ناصریؑ کی نبوت

(۱) وہ دلیل جو نبوت و رسالت کے مفہوم سے ایک سچے نبی کے لئے قائم ہوتی ہے وہ حضرت مسیحؑ کے لئے قائم نہیں ہو سکی - اگر قرآن ان کی نبوت بیان نہ کرتا تو ہمارے لئے کوئی بھی راہ

کھلی نہیں تھی کہ ہم اُن کو نبیوں کے سلسلہ میں
داخل کر سکیں ۔ ص ۳۷۱ - ۳۷۲

۴ - آپ پر افترا - یہ تعلیم کہ اُس نے کہا
مَیں خدا ہوں یا خدا کا حقیقی معنوں میں بیٹا
ہوں اور میری خودکشی سے لوگ گناہ سے
نجات پائیں گے - از روئے قرآن ابن مریم
پر یہ سب جھوٹے الزامات ہیں۔ ص ۳۷۱

۵ - یسوع مسیح کا چال چلن پادری فتح مسیح
کے نزدیک کیا تھا - ایک کھاؤ پیو شرابی
نہ زاہد نہ عابد نہ حق پرستار متکبر خودبین
خدائی کا دعویٰ کرنے والا - ص ۳۸۷

۶ - مسیح کے مصلوب ہونے کی علت غائی
دو امر ہو سکتے ہیں - اوّل تا اپنے ماننے
والوں کو گناہ کرنے پر دلیر کرے اور اپنے
کفارے کے سہارے سے خوب زور شور سے
فسق و فجور پھیلا دے - یہ تو شیطانی طریق
ہے اور ایسے لوگوں کی مثال کیمیا گروں سے
ص ۴۷۶ - ۴۷۸

دوم - اس قابل رحم بیٹے کے مصلوب
ہونے کی یہ علت غائی قرار دی جائے کہ
اس کی سولی پر ایمان لانے والے ہر قسم
کی بدکاری اور گناہ سے بچ جائیں - یہ
صورت بھی کھلے طور پر باطل ثابت ہوتی
ہے اور اس پر تفصیلی بحث ۔ بائبل کے
حوالہ جات جن میں انبیاء اور بزرگوں کی طرف
گناہ منسوب کئے گئے ہیں - اور یسوع کی
دادیوں اور نانیوں کا ذکر - اس سے ظاہر ہے
کہ وہ اس کے کفارہ پر ایمان نہیں لائے
تھے ۔ ص ۴۷۹ - ۴۸۶

مغفرت

ا - مغفرت لغت کی رُو سے ایسے ڈھانکنے
کو کہتے ہیں جس سے کسی آفت سے بچنا مقصود
ہو - مثلاً پانی درخت کے حق میں ایک
مغفرت کرنے والا عنصر ہے یعنی اُس کے
عیبوں کو ڈھانکتا ہے - ص ۲۵۷

ب - فاسق اور بدکار وہی ہے جو خدا تعالیٰ
سے مغفرت نہیں مانگتا - ص ۲۵۶

ن

نبی جمع انبیاء

ا - سنت اللہ اس طرح پر ہے کہ نبی
نیکوں کے لئے بشیر ہوتے ہیں - اور
بدوں کے لئے نذیر - ص ۴۳۷

ب - نبی اور استغفار دیکھو "استغفار"

ج - انبیاء کی معصیت اور نافرمانی پر ایک
سیکنڈ کے لئے بھی دل عزیمت نہیں
کر سکتے - اور ایسا کرنا ان کے لئے کبائر
ذنوب کی طرح ہے - ص ۴۴۶

د - اگر انبیاء تقویٰ کا نمونہ نہ دکھلا دیں
تو اور کون دکھلا دے جو خدا ترسی میں
سب سے بڑھ کر ہوتا ہے - وہی

وید

ہمارا یہی مذہب ہے کہ اگنی۔ وایو آدت وغیرہ یہ صرف فرضی اور خیالی نام ہیں۔ اگر اِن کا کچھ وجود ہوتا تو ان کی سوانح لکھی جاتیں وید کے مؤلف وہی معلوم ہوتے ہیں جن کے نام سکتوں کے سر پر موجود ہیں۔ ص ۳۹۸

ی

یسوع

ا۔ ہمارے درشت خطابات میں خدا تعالےٰ کا عاجز بندہ عیسیٰؑ جو نبی تھا اور جس کا قرآن میں ذکر ہے ہرگز مراد نہیں۔ بلکہ ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد ہے ص ۳۷۵ نیز دیکھو "مسیح موعودؑ و مسیح ناصریؑ"

ب۔ انجیل میں یسوع کا جھوٹ کہ اُسے سر دھرنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ کیا انجیل کی یہ بات صحیح ہے کہ اگر اس کے تمام کام لکھے جاتے تو وہ کتابیں دنیا میں سما نہ سکتیں۔ ص ۴۲۰ - ۴۲۱

ج۔ یسوع مسیح اور شیطان۔ شیطان کے یسوع کو آزمانے والے واقعہ سے مراد یہ ہے کہ دراصل اُسے مرگی کی بیماری تھی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا ذاتی تجربہ۔ خواب میں شیطان دیکھنا۔ اور آپ کا اُسے کہنا۔ دُور ہو اے شیطان تیرا مجھ میں حصّہ نہیں اور اس کا ایک شخص کے ساتھ جانا جسے میں جانتا تھا۔ اور دوسرے دن اُسے مرگی کا دورہ پڑنا۔ پس شیطان کی رفاقت کی تعبیر مرگی ہے۔ یہودیوں کا الزام کہ تُو بعلزبول کی مدد سے ایسا کرتا ہے اس کا مؤید ہے کیونکہ ایسے لوگ خود مرگی سے اچھے نہیں ہوتے۔ لیکن دوسروں کو اچھا کر سکتے ہیں۔ کبوتر کا اُترنا اور یہ کہنا کہ تُو میرا پیارا بیٹا ہے یہ بھی ایک مرگی کا دورہ تھا۔ اور اس کی تفصیل۔ ص ۴۸۳ - ۴۸۴

یوروپین فلاسفر اور انجیل

دیکھو زیر "انجیل اور یوروپین فلاسفر"

تمت